تاریخ اور شہریت

چھٹی جماعت

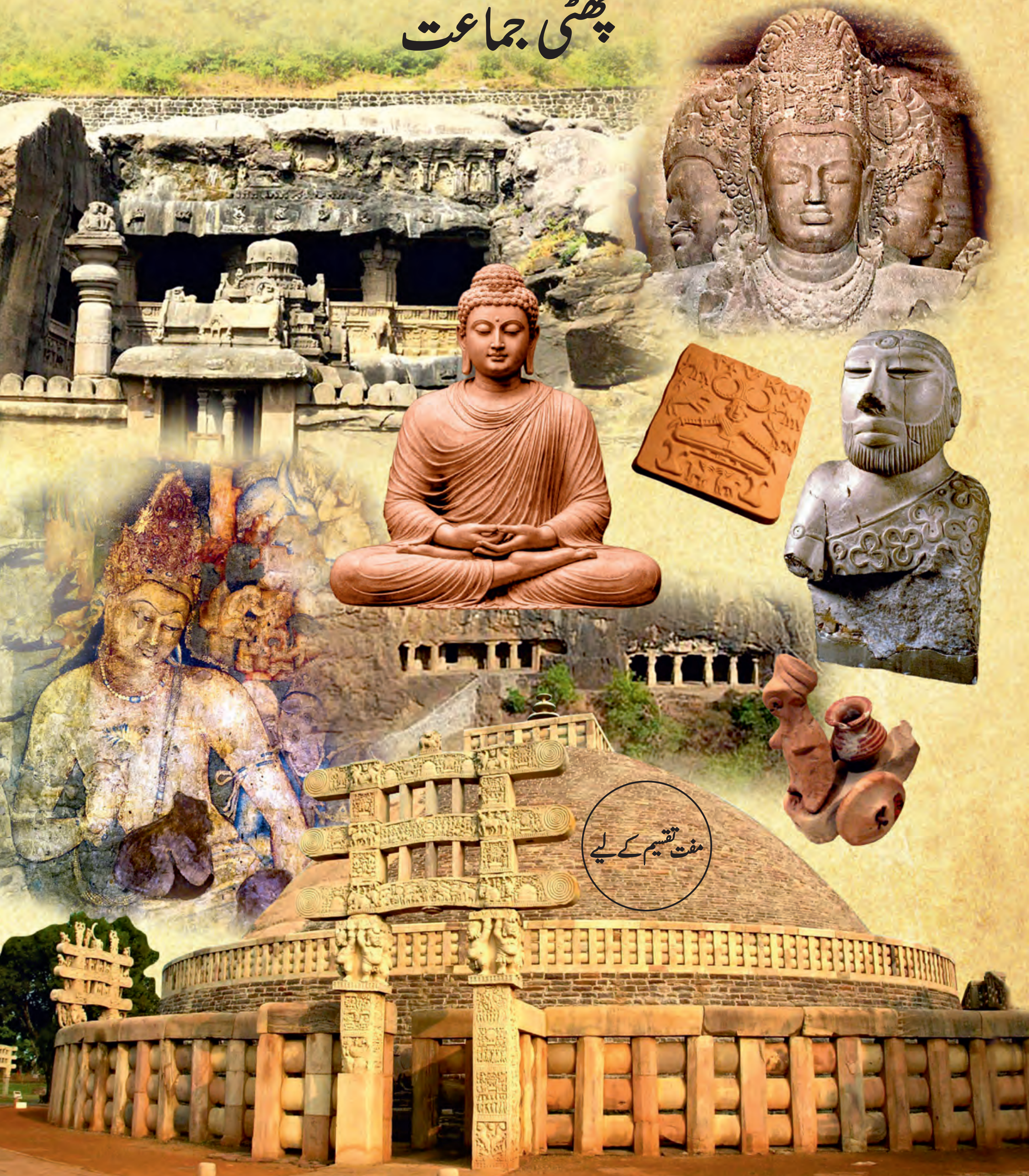

مفت تقسیم کے لیے

Tele MANAS

National Tele Mental Health Programme

14416

(ٹیلی مینٹل ہیلتھ اسسٹنس اینڈ نیٹ ورکنگ اکراس اسٹیٹس)

Tele MANAS (Tele Mental Health Assistance and Networking Across States)

(14416/1800-89-14416)

قومی ذہنی صحت پروگرام کے تحت 'ٹیلی مانس' مرکزی حکومت کی اسپانسر شدہ ایک اسکیم ہے جو ریاست مہاراشٹر میں شروع کی گئی ہے۔ یہ پروگرام اکتوبر 2022 سے جاری ہے۔ ٹیلی مانس کے تحت فون نمبر 14416 کے ذریعے ہفتے کے ساتوں دن، 24 گھنٹے ذہنی صحت سے متعلق جامع خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس پروگرام کے تحت مختلف ذہنی مسائل کے شکار افراد کے لیے ماہرین کے ذریعے مشورے اور علاج سے متعلق معلومات دستیاب ہے۔ ٹیلی مانس ہیلپ لائن پر کی جانے والی کال کے ذریعے دی گئی تمام معلومات مکمل رازداری میں رکھی جاتی ہے۔ والدین، طلبہ اور اساتذہ بلا جھجک اپنے مسائل اور پریشانیوں کے بارے میں فون پر بات کریں اور اس ہیلپ لائن سے دیگر لوگوں کو بھی فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

منودرپن ہیلپ لائن

منودرپن (8448440632) یہ مفت ٹیلی فون خدمات جولائی ۲۰۲۰ء سے وزارتِ تعلیم کی جانب سے نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ میں 'منودرپن سیل' کے ذریعے طلبہ، سرپرستوں اور اساتذہ کو نفسیاتی رہنمائی اور مدد دینے کے لیے ہفتے کے آٹھوں دن صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک فراہم کی جارہی ہیں۔ طلبہ، سرپرست اور اساتذہ ضروری رہنمائی اور مشاورت حاصل کرنے کے لیے اس ہیلپ لائن پر بھی فون کرسکتے ہیں۔

راجیہ شیکشنک سنشودھن و پرشکشن پریشد، مہاراشٹر، پونہ کی جانب سے تیار کردہ نصاب اور درسیات کے مطابق یہ درسی کتاب بنائی گئی ہے اور اس کے ذریعے اس کی جانچ کی گئی ہے۔
سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/ (پر۔نمبر۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴، مؤرّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کردہ رابطہ کار کمیٹی کی ۱۹/مئی ۲۰۲۶ء کو منعقدہ نشست میں اس درسی کتاب کو تعلیمی سال ۲۰۲۶-۲۰۲۷ء سے متعین کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔

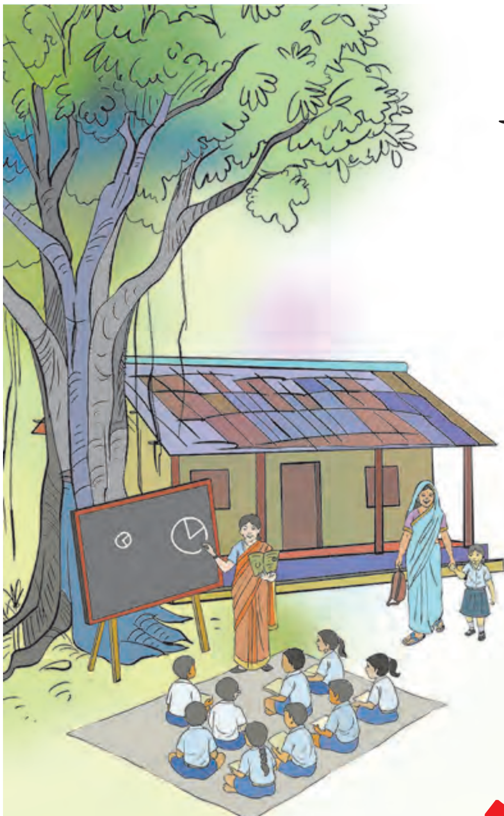

تاریخ اور شہریت

چھٹی جماعت

سمگر شِکشا

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پُستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ - ۴۱۱۰۰۴۔

سامنے درج Q.R. Code کو اسمارٹ فون کے ذریعے اسکین کرنے پر ہمیں ڈیجیٹل درسی کتاب اور درسی کتاب کے اسباق سے متعلق مفید سمعی، بصری اور سمعی بصری وسائل کی صورت میں مواد دستیاب ہوگا۔

پہلا ایڈیشن : ۲۰۲۶ء

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴
اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

تاریخ کمیٹی

ڈاکٹر شبھا نگنا اُترے، صدر
شری کشور پاٹل، رکن
شریمتی مگدھا لیلے، رکن
ڈاکٹر شیوانی لمیے، رکن
شری پنکج شندے، رکن
ڈاکٹر انوجا شندے، رکن
شری ارون انگلے، رکن
شریمتی سمن گائیکواڑ، رکن
شری کشل کمار سمریت، رکن
شری پرشانت شیوتکر، رکن
شری سہار دھس، رکن
ڈاکٹر سچن ڈینگلے، رکن
شری نلیش بنکر، رکن
شری شریکانت باپٹ، رکن
شری سومیش شرما، رکن
شری نناد تنڈولکر، رکن
ڈاکٹر سدھارتھ جادھو، رکن
ڈاکٹر وِجے مانے، رکن
شری شنکر کھرات، رکن
ڈاکٹر پرشم کولھے، رکن
ڈاکٹر راجانند پٹے بہادر، رکن
ڈاکٹر نلینی واگھمارے، رکن
شری رامیشور لوٹکے (نصاب رابطہ کار)
شری ارون جادھو (نصاب رابطہ کار)
شریمتی ورشا سرود، رکن سکریٹری

شہریت کمیٹی

ڈاکٹر ہرشد بھوسلے، صدر
ڈاکٹر پریا اِجھلکر، رکن
شری اویناش بگاڑے، رکن
شری چندر ہاس ہپّر کر، رکن
شری پرشانت جوشی، رکن
پروفیسر سنیتا دلوی، رکن
شری شام راؤت، رکن
ڈاکٹر شیواجی ریناپورے، رکن
شری کرشنا روکڑے، رکن
شریمتی اَنجلی ڈھمال، رکن
شری شیواجی کرالے، رکن
ڈاکٹر راجیش پاوڑے، رکن
شری بالو بھوسلے، رکن
ڈاکٹر سچترا گھوگرے-کاٹکر، رکن
ڈاکٹر وینکٹیش کھرات، رکن
ڈاکٹر جیوتی بوا، رکن
ڈاکٹر پربھاکر لونڈھے، رکن
ڈاکٹر نندکشور بوکاڑے، رکن
شری نارائن مدگلواڑ، رکن
شری دتّ تریہ راٹھوڑ، رکن
ڈاکٹر بالا صاحب کلچے، رکن
شری روندر جندے، رکن
ڈاکٹر سنہتا جوشی، رکن
ڈاکٹر نیہا اگاشے، رکن
شریمتی ورشا رانی بھوپلے (نصاب رابطہ کار)
شریمتی ورشا سرودے، رکن سکریٹری

مرکزی کمیٹی ارکان

ڈاکٹر مہیش کڑلاوے
شری پرشانت دویکر
شری موہن شیٹے
شریمتی پریتا گپتے

رابطہ کار اُردو

جناب خان نوید الحق انعام الحق، انچارج اسپیشل آفیسر برائے اُردو
جناب ناصر علی یعقوب علی شیخ، انچارج اسسٹنٹ آفیسر برائے اُردو

معیار جائزہ کار

ڈاکٹر منجری بھالے راؤ (تاریخ)
ایڈوکیٹ جے شری اوہاڑ (قانون)
ڈاکٹر سجیوت آپٹے (شہریت)
ڈاکٹر شرمشٹھا اوک (CWSN ماہر)

اُردو کمپوزنگ : آصف نثار سیّد، یسریٰ گرافکس، ۳۰۵، سوموار پیٹھ، پونہ
سرورق اور مصوری : شری دیودت بلکوڑے
پیپر : 70 جی ایس ایم، کریم واو
پرنٹ آرڈر :
پرنٹر :

مصنّفین

ڈاکٹر پریا گوہاڑ
ڈاکٹر پریمل سدھاکر
پروفیسر شیواجی موٹے گاؤکر

رابطہ کار مراٹھی

شریمتی سندیپ سرودے
(کارگزار اسپیشل آفیسر)
تاریخ اور شہریت، بال بھارتی

پروڈکشن

شریمتی میتالی شِتَپ، چیف پروڈکشن آفیسر
شری ششانک کنک دلے، پروڈکشن آفیسر

اُردو مترجمین

- جناب محمد ابراہیم حسین لکشمیشور
- جناب متین احمد غلام منظور خان
- جناب محمد اطہر فاضل محمد اکبر

ناشر

شری ہیمنت بابر
انچارج کنٹرولر، پاٹھیہ پستک نرمتی منڈل، پربھادیوی، ممبئی-۲۵۔

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:
انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع،
اور ان سب میں
اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتّحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

بھارت کا آئین

حصہ 4 الف

شہریوں کے بنیادی فرائض

اقتباس 51 الف

بنیادی فرائض – بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ –

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

(ج) بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفّظ کرے۔

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔

(ز) قدرتی ماحول کو محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے۔

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔

(ک) سرپرستوں کو چاہیے کہ چھے سے چودہ سال کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

راشٹر گیت

جَنَ گَنَ مَنَ - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدَھاتا۔

پَنجاب ، سِندُھ ، گُجرات ، مَراٹھا
دراوِڑ ، اُتکَل ، بَنگ ،

وِندھیہ ، ہِماچَل ، یَمُنا ، گنگا ،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ ،

تَو شُبھ نامے جاگے ، تَو شُبھ آشِس ماگے ،
گاہے تَو جَیَہ گاتھا ،

جَنَ گَنَ منگل دایَک جَیَہ ہے ،
بھارَت - بھاگیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے ، جَیَہ ہے ، جَیَہ ہے ،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا وطن ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

مَیں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

مَیں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ ان کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

राज्यगीत

जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।धृ।।

भिती न आम्हा तुझी मुळी ही गडगडणाऱ्या नभा
अस्मानाच्या सुलतानीला जबाब देती जिभा
सह्याद्रीचा सिंह गर्जतो शिव शंभू राजा
दरी दरीतून नाद गुंजला महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा ।।१।।

काळ्या छातीवरी कोरली, अभिमानाची लेणी
पोलादी मनगटे खेळती, खेळ जीवघेणी
दारिद्र्याच्या उन्हात शिजला
निढळाच्या घामाने भिजला
देश गौरवासाठी झिजला
दिल्लीचे ही तख्त राखितो, महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा, गर्जा महाराष्ट्र माझा
जय जय महाराष्ट्र माझा ।।२।।

پیش لفظ

’قومی تعلیمی نصاب ۲۰۲۰‘ کے مطابق ’ریاست مہاراشٹر میں اسکولی تعلیم کا نصاب ۲۰۲۶ء‘ تیار کیا گیا ہے۔ اس منظور شدہ نصاب کا نفاذ تعلیمی سال ۲۰۲۶-۲۷ء سے بتدریج شروع ہوا ہے۔ اس نصاب میں تیسری سے پانچویں جماعت تک تاریخ اور شہریت مضمون ’ہمارے آس پاس کی دنیا حصہ ۲‘ میں شامل ہے۔ چھٹی جماعت سے نصاب میں تاریخ اور شہریت کی ایک الگ درسی کتاب ہوگی۔ یہ درسی کتاب آپ کو پیش کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔

ہندوستانی علم کی روایت، پنچ کوش، اکیسویں صدی کی مہارتیں، کثیر الجہتی نقطۂ نظر اور عملی سرگرمیوں پر مبنی طالب علم پر مرکوز تدریسی و اکتسابی عمل کا وسیع نقطہ نظر سامنے رکھ کر یہ کتاب تیار کی گئی ہے۔ ابتدائی تعلیم کے اس مرحلے پر طلبہ میں کون سے اکتسابی محاصل پروان چڑھنے چاہئیں، اس کے پیش نظر اسباق میں مختلف سرگرمیوں، تجربات اور سرگرمیوں کو شامل کر کے مواد کو ایک نئے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد طلبہ میں اکتسابی محاصل کو راسخ کرنا ہے، اس لیے اس کتاب میں اس پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔

تاریخ کے حصے میں ’قدیم بھارت کی تاریخ‘ دی ہوئی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو اپنی تہذیب اور روایات کی ہمہ گیر معلومات حاصل ہو سکے اور ان میں سماجی ہم آہنگی کا شعور بیدار ہو۔ قدیم بھارت کی تاریخ انسانی ارتقا، تہذیبی ترقی اور شائستگی کی شاندار روایت کی عکاس ہے۔ اس درسی کتاب کے تاریخ کے حصے میں طبعی ذرائع، کتبوں، سکوں، ادبی حوالوں اور غیر ملکی مسافروں کے سفرناموں جیسے تاریخی ذرائع کی مدد سے قدیم ہندوستان کی تاریخ کو سمجھنے کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ حجری دَور کی خانہ بدوش حالت سے لے کر مستحکم زراعت، بستیوں اور شہری تہذیب تک کا سفر اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ ہڑپا تہذیب، ویدک دور، مہاجنپدوں کا عروج، موریہ، شنگ، ساتواہن، گپت وغیرہ مختلف شاہی خاندانوں کی سیاسی، سماجی اور معاشی تاریخ کو آسان اور معلوماتی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس دور کی انتظامیہ، معیشت اور سماجی ڈھانچے کا باہمی تعلق واضح کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فنون، طرزِ تعمیر، ادب، سائنس، ریاضی، آیوروید، فلسفہ اور مذہب جیسے ثقافتی پہلوؤں کے ذریعے قدیم ہندوستانی تہذیب کی خصوصیات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ قدیم بھارت کا اثر صرف برصغیر تک محدود نہ رہ کر ایشیا اور قدیم دنیا پر کس طرح پڑا، اس پر بھی غور کیا گیا ہے۔ تجارت، مذہب اور فنون کے ذریعے بھارت کے چین، جنوب مشرقی ایشیا، وسطٰی ایشیا اور بحیرۂ روم کے خطوں کے ساتھ تعلقات واضح کیے گئے ہیں۔ درسی کتاب کو مکالماتی بنانے کی کوشش کرتے ہوئے، مختلف خانوں کے ذریعے طلبہ کو مزید متحرک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ طلبہ میں تاریخ کے تئیں تجسّس پیدا کرنا، ماضی کی سمجھ میں اضافہ کرنا اور بھارت کے شاندار ورثے کا احساس دلانا اس درسی کتاب کا بنیادی مقصد ہے۔

شہریت کے حصے میں ’مقامی حکومتی اداروں‘ کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے ترقیاتی منصوبوں میں مقامی عوام کی شمولیت، خواتین کی شرکت اور ان کی شمولیت سے ہونے والی تبدیلیوں کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے ملک کا نظام حکومت آئین، قوانین اور ضوابط کے مطابق چلتا ہے، یہ طلبہ کو آسان زبان میں سمجھایا گیا ہے۔ اسباق کے خانوں میں دی ہوئی معلومات طلبہ کے سیکھنے کے عمل کو مزید مؤثر بنا سکتی ہے۔ اساتذہ کے لیے الگ ہدایات دی ہوئی ہیں۔ تدریس کو زیادہ سے زیادہ عملی بنانے کے لیے منصوبے دیے ہوئے ہیں۔ جمہوری عمل میں فعال حصہ لینے والے ایک باشعور شہری کو تیار کرنے کے لیے اس سبق کا مواد اہم ثابت ہوگا۔

کتاب کو زیادہ سے زیادہ غلطیوں سے پاک اور معیاری بنانے کے لیے، مہاراشٹر کے تمام حصوں سے منتخب اساتذہ، نیز چند ماہرین تعلیم اور مضامین کے ماہرین سے اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ان کی تجاویز اور آرا پر غور کرنے کے بعد اس درسی کتاب کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ ادارے کی تاریخ کمیٹی اور شہریت کمیٹی کے ممبران، مصنّفین، مترجمین اور مصوروں نے انتہائی لگن سے اس درسی کتاب کو تیار کیا ہے۔ ادارہ ان سب کا تہ دل سے مشکور ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور والدین اس درسی کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔ تاریخ اور شہریت کے پرلطف مطالعے کے لیے نیک خواہشات!

(انورادھا اوک)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پونہ۔

تاریخ: یکم مئی ۲۰۲۶ء

بھارتی سَور: ویشاکھ ۱۱، شکے ۱۹۴۸، یومِ مہاراشٹر

تاریخ - چھٹی جماعت - نصابی اہداف، نصابی صلاحیتیں اور آموزشی ماحصل

نصابی ہدف CG-1 : انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ذرائع کو سمجھنا اوران کی بامعنی تشریح کرنا۔

نمبر شمار	آموزشی صلاحیت	آموزشی ماحصل	صفحہ نمبر
۱۔	**تاریخ کے ماخذ** C-1.1 : انسانی زندگی کے تاریخی، ثقافتی، جغرافیائی اور سماجی-سیاسی پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے مختلف ماخذ (بنیادی اور ثانوی) جمع کرتا ہے اوران کی تشریح کرتا ہے۔	• قدیم دور میں انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے تاریخ کے ماخذ واضح کر کے مختلف معلومات جمع کرتا ہے اوران کی تشریح کرتا ہے۔	۱،۲،۳،۴،۵،۶،۷
		الف) قدیم تاریخ کے بنیادی ماخذ بتاتا ہے۔	۲،۳،۴،۵،۶،۷
		ب) تاریخ کے ثانوی ماخذ بتاتا ہے۔	۲،۳،۴،۵،۶،۷
		ج) تاریخ کے مادّی ماخذ کے نام بتا کر معلومات سمجھتا ہے۔	۲،۳،۴،۵،۶،۷
		د) تاریخ کے تحریری ماخذ کی شناخت کر کے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سمجھتا ہے۔	۲،۳،۴،۵،۶،۷
		ہ) تاریخ کے زبانی ماخذ کی شناخت کر کے معلومات سمجھتا ہے۔	۲،۴،۵،۶،۷
		و) تاریخ کے مطالعے کے مختلف (مادی/تحریری/زبانی) ماخذ کی درجہ بندی کرتا ہے۔	۲،۳،۴،۵،۶،۷
		• مہاراشٹر کے مختلف کھدائی کے مقامات، تاریخی مقامات اور عجائب گھروں کے نام بتا کر انھیں مہاراشٹر کے نقشے میں دکھاتا ہے، ان کی معلومات بتاتا ہے، ان کے تحفظ و بقا کی اہمیت کو سمجھتا ہے اور انھیں انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے جوڑتا ہے۔	۵،۶،۷،۱۳،۱۴،۱۵
		الف) مہاراشٹر کے مختلف کھدائی کے مقامات اور تاریخی مقامات بتا کر انھیں مہاراشٹر کے نقشے میں دکھاتا ہے۔	۱۳،۱۴،۱۵
		ب) مہاراشٹر کے مختلف عجائب گھروں کی سیر کر کے معلومات لکھتا ہے۔	۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵
	C-1.2 : مواد، جدول، اشکال اور نقشوں کی صورت میں دی ہوئی انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق معلومات کی پیشکش اور تجزیہ کرتا ہے۔	• مواد، جدول، اشکال اور نقشوں کا مشاہدہ کر کے قدیم دور کی انسانی زندگی کے پہلوؤں سے متعلق معلومات جمع کرتا ہے اوران کی درجہ بندی کرتا ہے۔	۸،۹،۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵
		الف) انسانی زندگی کے پہلوؤں سے متعلق مواد کی معلومات جمع کر کے درجہ بندی سمجھتا ہے۔	۸،۹،۱۰، ۱۲،۱۳،۱۴،۱۵
		ب) انسانی زندگی کے پہلوؤں سے متعلق معلومات اشکال کی مدد سے جمع کر کے درجہ بندی کے ذریعے سمجھتا ہے۔	۸،۱۰،۱۴
		ج) طبعی اور تاریخی نقشوں کا مشاہدہ کر کے انسانی زندگی سے متعلق تاریخی لحاظ سے اہم مقامات کو نقشے پر دکھاتا ہے اوراس بنیاد پر معلومات جمع کر کے درجہ بندی کے ذریعے سمجھتا ہے۔	۹،۱۴،۱۵
		د) انسانی زندگی کے پہلوؤں کی معلومات جدول کی مدد سے جمع کر کے درجہ بندی کے ذریعے سمجھتا ہے۔	۸،۱۰،۱۳،۱۴،۱۵

نصابی ہدف CG-1 : انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ذرائع کو سمجھنا اوران کی درست تشریح کرنا۔
CG-2 : کچھ مخصوص مثالوں اوران کے حوالے، نیز بعض تاریخی واقعات کی مدد سے انسانی تہذیب میں تسلسل اور تبدیلی کے عمل کا جائزہ لینا۔

نمبر شمار	آموزشی صلاحیت	آموزشی ماحصل	صفحہ نمبر
۲۔	**ماقبل تاریخ کا دور** C-1.1 : انسانی زندگی کے تاریخی، ثقافتی، جغرافیائی اور سماجی و سیاسی پہلوؤں کو سمجھنے کے لیے معلومات کے متعدد ماخذ (بنیادی اور ثانوی) جمع کرتا ہے اوران کی تشریح کرتا ہے۔ C-2.1 : ماضی کی اہم تبدیلیوں اور سماج پران کے واضح اثرات کا تجزیہ کرتا ہے۔	• مہاراشٹر کے مختلف کھدائی کے مقامات، تاریخی مقامات اور عجائب گھروں کے نام بتا کر انھیں مہاراشٹر کے نقشے میں دکھاتا ہے، ان کی معلومات بتاتا ہے، ان کے تحفظ و بقا کی اہمیت کو سمجھتا ہے اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے ان کا ربط جوڑتا ہے۔	۱۳،۱۴،۱۵
		ج) مہاراشٹر کے مختلف تاریخی مقامات کو نقشے میں دکھا کر معلومات بتاتا ہے اوران کے تحفظ و بقا کی اہمیت کو سمجھتا ہے۔	۶، ۱۵
		• قدیم دور کی انسانی تہذیب کی معلومات کی بنیاد پر مختلف تبدیلیوں کی کھوج لگا کر قدیم بھارت کے تہذیبی سفر پر مرتب ہونے والے اثرات کو واضح کر کے انسانی تہذیب میں تسلسل اور تبدیلی کے عمل کو سمجھتا ہے۔	۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵
		الف) مختلف جغرافیائی خصوصیات کا قدیم بھارت کے تہذیبی سفر پر ہونے والا اثر واضح کرتا ہے۔	۹،۱۰،۱۶،۱۷،۱۸
		ب) 'ماقبل تاریخ کے زمانے' کے تصور کو سمجھ کر ماقبل تاریخ اور تاریخی دور، ان دونوں ادوار میں انسانی تہذیب کے سفر اور تبدیلیوں کی معلومات بتاتا ہے۔ حجری عہد اور تانبے کے عہد کا مفہوم اور معلومات بتا کر اس وقت کی انسانی زندگی میں ہونے والی تبدیلیوں کا سماج پر مرتب ہونے والا اثر واضح کرتا ہے۔	۱۰،۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵
		الف) حجری عہد کا مفہوم بتا کر مہاراشٹر میں حجری عہد کے مقامات نقشے میں دکھاتا ہے۔	۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵
		ب) قدیم حجری عہد، وسطی حجری عہد اور جدید حجری عہد کی معلومات بتا کر ان کا موازنہ کرتا ہے۔	۱۰، ۱۱، ۱۵
		ج) قدیم حجری عہد، وسطی حجری عہد اور جدید حجری عہد کی انسانی زندگی میں ہونے والی تبدیلیاں بتاتا ہے۔	۱۱،۱۲،۱۳،۱۴،۱۵
		د) تانبا اور پتھر کے عہد کا مفہوم واضح کرتا ہے۔	۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵
		ہ) مہاراشٹر میں تانبا اور پتھر کے عہد کے مقامات جیسے ساولدا، جوروے، انعام گاؤں، دائم آباد وغیرہ کو نقشے میں دکھا کر ان کی اہمیت بتاتا ہے۔	۱۳،۱۴،۱۵
		و) تانبے اور پتھر کے دور کی خصوصیات بتاتا ہے۔	۱۳،۱۴،۱۵

		• انسانی معاشرے کی ترقی کے ایسے مختلف مراحل کو سمجھ کر انسانی بستی، تہذیب، ثقافت وغیرہ کے حوالے سے وقت کے ساتھ ہونے والی مختلف تبدیلیوں کے انسانی سماج پر ہونے والے اثرات کا تجزیہ کرتا ہے۔	۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵
CG-2 : کچھ مخصوص مثالوں اور ان کے حوالے، نیز بعض تاریخی واقعات کی مدد سے انسانی تہذیب میں تسلسل اور تبدیلی کے عمل کا جائزہ لینا۔			
۳۔	**ہڑپا تہذیب** C-2.1 : ماضی کی اہم تبدیلیاں اور ان کے سماج پر ہونے والے واضح اثرات کا تجزیہ کرتا ہے۔	• قدیم زمانے میں ہڑپا تہذیب کے کھدائی کے مقامات نقشے میں دکھاتا ہے، عوامی زندگی کی خصوصیات واضح کرتا ہے اور اس تہذیب کے زوال کے اسباب بتاتا ہے۔ الف) ہڑپا تہذیب کا دور بتاتا ہے۔ ب) ہڑپا تہذیب کے مقامات اور ہم عصر عالمی تہذیب کے مقامات نقشے میں دکھاتا ہے۔ ج) ہڑپا تہذیب کی شہری منصوبہ بندی کی خصوصیات بتا کر عوامی زندگی میں ہوئی تبدیلیوں کو واضح کرتا ہے۔ د) ہڑپا تہذیب کے زوال کی وجوہات واضح کرتا ہے۔	۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ ۱۷، ۲۴ ۱۷، ۱۸، ۲۵ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ ۲۲، ۲۳، ۲۴
۴۔	**ویدک تہذیب** C-2.1 : ماضی کی اہم تبدیلیاں اور ان کے سماج پر ہونے والے واضح اثرات کا تجزیہ کرتا ہے۔	• ویدک تہذیب کی ادبی، سیاسی، سماجی اور ثقافتی زندگی میں آنے والی تبدیلیوں کو واضح کرتا ہے۔ الف) ویدک ادب کے نام بتا کر بھارتی تہذیب وثقافت میں ان کی اہمیت بتاتا ہے۔ ب) ویدک دور کی سیاسی، سماجی، مذہبی، معاشی، ثقافتی زندگی اور آشرم کے نظام وغیرہ کی معلومات بتاتا ہے۔	۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲
نصابی ہدف CG-7 الف): بھارت کے مالا مال اور شاندار ماضی اور حال کو سمجھنا۔ اس کے قابلِ فخر تہذیبی تنوع میں اتحاد، کثرت پسندی، ورثہ، روایات، ادب، فنون، فنِ تعمیر، فلسفہ، علم طب، سائنس اور انسانیت کی بھلائی کے لیے کیے ہوئے دیگر کارناموں کو جاننا۔ ب): جغرافیائی تنوع کے باوجود اتحاد کے لیے ضروری اکائیوں کے ذریعے 'بھارتی' ہونے کے مطلب اور اس کی اہمیت کو محسوس کرنا۔			
۵۔	**مختلف مذاہب کی تعلیمات** C-7.3 : بھارتی روایات کے مطابق برادریوں اور سماجی گروہوں کی شمولیت، اور ثقافتی عناصر کے ذریعے مرتب ہونے والے اس کے عالمی اثرات کو جانتا ہے۔	• قدیم دور کی مختلف برادریوں کے لباس، رہن سہن، طرزِ زندگی، رویوں، ثقافت، روایات، تعلیم اور پیشوں سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔ الف) قدیم بھارتی روایات کا دنیا کی مختلف برادریوں پر مرتب ہونے والا اثر بتاتا ہے۔ ب) قدیم بھارت کے مختلف مذہبی رجحانات اور ان کے نظریات کو واضح کرتا ہے۔	۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲ ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲ ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲
نصابی ہدف CG-4 : سماجی، ثقافتی اور سیاسی اداروں کے افعال کا سماج پر مرتب ہونے والا اثر، نیز افراد اور اجتماعی ادارے سماج کی تشکیل کس طرح کرتے ہیں، یہ سمجھنا۔			
۶۔	**جنپد اور مہاجنپد** C-4.1 : طالب علم اپنے اطراف یا علاقے کے مختلف سماجی، تہذیبی، معاشی اور سیاسی اداروں کے کاموں کے بارے میں معلومات جمع کرتا ہے، ان معلومات کو منظّم کرتا ہے اور ان کا مفہوم اخذ کرتا ہے۔ انسانی معاشرے کے لیے ان کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔	• مابعد ویدک دور سماجی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی اداروں کے افعال اور جن پدوں کی معلومات جمع کر کے انسانی معاشرے کے لیے ان کی اہمیت بتاتا ہے۔ الف) مابعد ویدک دور کے سماجی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی اداروں کی معلومات جمع کر کے اس وقت کی انسانی زندگی میں ان کی اہمیت بتاتا ہے۔ ب) قدیم بھارت کے جن پد بتا کر ان کی خصوصیات اور اہمیت مثالوں کے ساتھ بتاتا ہے۔ ج) قدیم بھارت کے مختلف مہاجن پدوں کی خدمات بتا کر ان کا موازنہ کرتا ہے۔	۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸ ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸ ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸ ۴۵، ۴۸
نصابی ہدف CG-4 : سماجی، ثقافتی اور سیاسی اداروں کے افعال کا سماج پر مرتب ہونے والا اثر، نیز افراد اور اجتماعی ادارے سماج کی تشکیل کس طرح کرتے ہیں، یہ سمجھنا۔			
	موریہ دور کا بھارت C-4.2 : عام طور پر کوئی فرد/گروہ/برادری سماج پر سماجی، ثقافتی اور سیاسی اداروں کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔	ا) قدیم دور کی مختلف سلطنتوں، شخصیات اور سماج کا اس وقت کے سماج پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیتا ہے۔ الف) موریہ سلطنت کے قیام اور توسیع میں چندر گپت موریہ اور سمراٹ بندوسار کی خدمات کو واضح کرتا ہے۔ ب) سمراٹ اشوک کی کلنگ جنگ کی معلومات اور نتائج بتا کر تجزیہ کرتا ہے۔ ج) سمراٹ اشوک کی کلنگ جنگ، تبلیغِ مذہب اور فلاحِ عامہ کے کاموں کے تعلق سے ان کا کردار بتاتا ہے۔ د) سمراٹ اشوک کے مذہب کی تبلیغ کے کاموں کا تجزیہ کرتا ہے۔ ہ) سمراٹ اشوک کے فلاحِ عامہ کے کاموں کی اہمیت بتاتا ہے۔ و) موریہ دور کے انتظامِ حکومت اور عوامی زندگی کی معلومات بتاتا ہے۔ ز) موریہ دور کے فن، طرزِ تعمیر اور ادب کی معلومات بتا کر بھارت کی قومی علامتوں اور موریہ عہد کے فنِ تعمیر کے درمیان باہمی تعلق بتاتا ہے۔	۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶ ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۵، ۵۶ ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۵۶ ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۵۶ ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۵۶ ۵۳، ۵۵، ۵۶ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶ ۵۴، ۵۵، ۵۶

<table>
<tr><td colspan="4">نصابی ہدف CG-3: مختلف سماجی، تاریخی واقعات یا حادثات کے اسباب اور نتائج کے درمیان تعلق تلاش کرنا اور انہیں انسانی زندگی کے مجموعی اثرات سے جوڑنا۔
نصابی ہدف CG-7 الف): بھارت کے مالا مال اور شاندار ماضی اور حال کو سمجھنا۔ اس کے قابلِ فخر ثقافتی تنوع میں اتحاد، کثرت پسندی، ورثہ، روایات، ادب، فنون، فنِ تعمیر، فلسفہ، علم طب، سائنس اور انسانیت کی بھلائی کے لیے کیے ہوئے دیگر کارناموں کو جاننا۔ ب): جغرافیائی تنوع کے باوجود اتحاد کے لیے ضروری اکائیوں کے ذریعے 'بھارتی' ہونے کے مطلب اور اس کی اہمیت کو محسوس کرنا۔</td></tr>
<tr><td rowspan="12">۸۔</td><td rowspan="12">قدیم بھارت اور مہاراشٹر کی ریاستیں اور راج گھرانے
C-7.4 : قدیم بھارت اور مہاراشٹر کی اہم سلطنتوں اور راج گھرانوں سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔
C-3.2 : سماجی گروہوں اور برادریوں کے درمیان، ان کے علاقے اور دنیا کے دیگر حصوں میں ہم آہنگی اور تصادم کے اسباب اور انسانی معاشرے پر ان کے اثرات کو پہچانتا ہے۔</td><td>ا) قدیم بھارت اور مہاراشٹر کی اہم ریاستوں اور راج گھرانوں (شنگ، کانو، ساتواہن، شک، کشان، گپت، وردھن وغیرہ) کا کردار واضح کرتا ہے۔</td><td>۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>الف) شنگ سلطنت کی توسیع واضح کر کے اس کی یونانی ریاستوں کے خلاف پالیسی کا تجزیہ کرتا ہے۔</td><td>۵۷، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>ب) کانو سلطنت کی توسیع واضح کرتا ہے۔</td><td>۵۸، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>ج) قدیم مہاراشٹر اور بھارت میں ساتواہن راج گھرانے کے نمایاں کردار کو واضح کرتا ہے۔</td><td>۵۹، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>د) بھارتی سکہ سازی میں انڈو-گریک کے اختراعی کردار کو واضح کرتا ہے۔</td><td>۵۸، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>ہ) شک سلطنت کی توسیع واضح کرتا ہے۔</td><td>۵۹، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>و) کشان سلطنت کی توسیع، نظامِ حکومت، اور ان پر بھارتی ثقافت کے اثرات کو واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۰، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>ز) گپت سلطنت کے دور کی سیاسی، معاشی، اور سماجی زندگی کی پہچان واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۱، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>ح) سمراٹ ہرش وردھن کا سلطنت کی توسیع میں کردار واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۲، ۶۳، ۶۴</td></tr>
<tr><td>ط) سیاسی اقتدار اور ثقافتی میدان میں کشانوں کا کردار واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۰، ۶۱، ۶۴</td></tr>
<tr><td>ی) غیر ملکی حملوں کی وجہ سے بھارتیوں کی جنگی حکمت عملی، غذا، رسم و رواج اور روایات میں ہونے والی تبدیلیوں کو بتا کر ان کے نتائج واضح کرتا ہے۔</td><td>۵۷، ۵۸، ۶۰</td></tr>
<tr><td colspan="2"></td></tr>
<tr><td colspan="4">نصابی ہدف CG-7 الف): بھارت کے مالا مال اور شاندار ماضی اور حال کو سمجھنا۔ اس کے قابلِ فخر ثقافتی تنوع میں اتحاد، کثرت پسندی، ورثہ، روایات، ادب، فنون، فنِ تعمیر، فلسفہ، علم طب، سائنس اور انسانیت کی بھلائی کے لیے کیے ہوئے دیگر کارناموں کو جاننا۔ ب): جغرافیائی تنوع کے باوجود اتحاد کے لیے ضروری اکائیوں کے ذریعے 'بھارتی' ہونے کے مطلب اور اس کی اہمیت کو محسوس کرنا۔</td></tr>
<tr><td rowspan="8">۹۔</td><td rowspan="8">قدیم بھارت کا ثقافتی ورثہ
C-7.1 : بھارت کے شاندار اور متنوع ثقافتی عناصر، زبان، فن، فلسفیانہ تصورات، اقدار، لباس، غذا، روایات، تہوار، تجارت و کاروبار، نیز آیوروید اور یوگ جیسی صحت سے متعلق عادات کے درمیان مماثلت کو پہچان کر کثرت میں وحدت کو واضح کرتا ہے۔
C-7.3 : بھارتی روایات کے مطابق برادریوں اور سماجی گروہوں کی شمولیت اور ثقافتی عناصر کے مرتب ہونے والے عالمی اثرات کو جانتا ہے۔</td><td>ا) قدیم بھارتی تہذیب کے شاندار اور متنوع ثقافتی عناصر کو سمجھ کر ان میں موجود یکسانیت کو پہچانتا ہے اور کثرت میں وحدت کو واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۹، ۷۰</td></tr>
<tr><td>الف) قدیم بھارت کی ثقافتی زندگی میں زبان، فن، روایات، لباس، غذا وغیرہ جیسے عناصر کی معلومات مثالوں کے ساتھ واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۵، ۶۶، ۶۷، ۷۲، ۷۳</td></tr>
<tr><td>ب) قدیم بھارت کی معاشی زندگی میں تجارت اور کاروبار کے عناصر کی معلومات معہ مثال واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۹</td></tr>
<tr><td>ج) قدیم بھارت میں علمِ طب کی شاخ میں آیوروید، یوگ اور صحت سے متعلق عادات جیسے عناصر کی معلومات درجہ بندی کے ساتھ واضح کرتا ہے۔</td><td>۶۹، ۷۰، ۷۲</td></tr>
<tr><td>د) قدیم بھارت کے مختلف خطوں اور مہاراشٹر کے ثقافتی عناصر کے درمیان یکسانیت اور فرق کو واضح کر کے تنوع میں اتحاد کو مثالوں کے ساتھ بتاتا ہے۔</td><td>۷۰، ۷۱</td></tr>
<tr><td>ا) قدیم دور کی مختلف برادریوں، ان کے لباس، رہن سہن، طرزِ زندگی، رویوں، ثقافت، روایات، تعلیم اور پیشوں سے واقفیت حاصل کرتا ہے۔</td><td>۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳</td></tr>
<tr><td>ج) بھارت کی قدیم یونیورسٹیوں کی معلومات جمع کر کے انھیں سمجھتا ہے۔</td><td>۷۱، ۷۲، ۷۳</td></tr>
<tr><td>د) قدیم بھارتی تجارت انتہائی شاندار اور ترقی یافتہ تھی۔ وجوہات کے ساتھ اس کی تشریح کرتا ہے۔</td><td>۶۹</td></tr>
<tr><td colspan="4">CG-2 : کچھ مخصوص مثالوں اور ان کے حوالے، نیز بعض تاریخی واقعات کی مدد سے انسانی تہذیب میں تسلسل اور تبدیلی کے عمل کا کھوج لگانا۔
نصابی ہدف CG-3: مختلف سماجی، تاریخی واقعات یا حادثات کے اسباب اور نتائج کے درمیان تعلق تلاش کرنا اور انھیں انسانی زندگی کے مجموعی اثرات سے جوڑنا۔</td></tr>
<tr><td rowspan="7">۱۰۔</td><td rowspan="7">قدیم بھارت اور دنیا:
C-2.2 : انسانی سماج کے مخصوص رشتے، رسم و رواج اور افعال نیز سماج میں ہونے والی بڑی تبدیلیاں برقرار رہتی ہیں۔ ایسی مخصوص باتوں کی اشاعت کے عناصر کو پہچانتا ہے۔
C-3.2 : سماجی گروہوں اور برادریوں کے درمیان، ان کے اپنے علاقے اور دنیا کے دیگر حصوں میں ہم آہنگی اور تصادم کے اسباب اور انسانی سماج پر ان کے اثرات کو پہچانتا ہے۔</td><td>ا) انسانی زندگی کے مخصوص رشتے، رسم و رواج اور افعال، نیز معاشرے میں ہونے والی بڑی تبدیلیاں برقرار رہتی ہیں، یہ بتا کر ایرانی اور یونانی تہذیبوں کے ملاپ کے عناصر بتاتا ہے۔</td><td>۷۴، ۷۵</td></tr>
<tr><td>الف) ایرانی تہذیب کے بھارت پر مرتب ہونے والے مثبت اور منفی اثرات بتاتا ہے۔</td><td>۷۴، ۷۵، ۷۶</td></tr>
<tr><td>ب) یونانی تعلقات کے بھارت پر مرتب ہونے والے مثبت اور منفی اثرات بتاتا ہے۔</td><td>۷۶، ۷۷</td></tr>
<tr><td>۲۔ اپنے اطراف موجود انسانی زندگی کے تنوع کو واضح کر کے متعدد قدیم تہذیبوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونے والا رابطہ اور مختلف خطوں کے درمیان باہمی ہم آہنگی اور تصادم کو سمجھ کر، ان کے انسانی زندگی پر مرتب ہونے والے دوررس اثرات کو واضح کرتا ہے۔</td><td>۷۸، ۷۹، ۸۱</td></tr>
<tr><td>الف) بھارت اور پڑوسی ممالک کے باہمی تعلقات کو واضح کرتا ہے۔</td><td>۷۸، ۷۹، ۸۱</td></tr>
<tr><td>ب) برصغیرِ ہند اور ایران، یونان کے درمیان تعلقات کو واضح کر کے مغربی ایشیائی ممالک کی سلطنتوں کی توسیع کے باعث برصغیرِ ہند پر مرتب ہونے والے سیاسی، سماجی، معاشی، تجارتی، مواصلاتی (نقل و حمل)، انتظامی اور تعلیمی اثرات بیان کرتا ہے۔</td><td>۸۰، ۸۱</td></tr>
<tr><td>ج) سکندر کے بھارت پر حملے کی وجہ سے سماجی اور سیاسی حالات میں ہونے والی تبدیلیاں بتاتا ہے۔</td><td>۷۶، ۷۷، ۸۱</td></tr>
</table>

اساتذہ درسی کتاب استعمال کرتے وقت...

- قومی تعلیمی پالیسی کا بنیادی مقصد ریاست کے تمام طلبہ کے اکتسابی محاصل کو بہتر بنانا ہے، اس لیے درسی کتاب کے ابتدائی صفحات میں دیے ہوئے اکتسابی محاصل کو تدریس کے دوران پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔
- ہر سبق کا تدریسی منصوبہ بناتے وقت آموزشی ماحصل کے مطابق سبق کے آموزشی تجربات اور مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کریں۔
- اسباق میں کثیر بین المضامین ربط کے نقطہ نظر سے مختلف آموزشی تجربات تجویز کیے ہوئے ہیں، ان پر مجموعی طور پر غور کریں۔ طلبہ کو یہ احساس دلائیں کہ مختلف مضامین کی مدد سے جامع انداز میں مطالعہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔
- قدیم ہندوستان کی تاریخ پڑھانے کا مقصد طلبہ کو اپنی تہذیب اور روایات کی ہمہ گیر معلومات فراہم کرنا اور سماجی اور قومی ہم آہنگی کا شعور بیدار کرنا ہے۔ اساتذہ اس مقصد کو ذہن میں رکھ کر تدریس کی منصوبہ بندی کریں۔
- مختلف سرگرمیوں کی مدد سے مضمون کی تفہیم پختہ کی جا سکتی ہے۔
- مواد کا بوجھ نہ بڑھے، اس لیے درسی کتاب میں ہر نکتے کی تفصیلی معلومات فراہم کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اساتذہ طلبہ کو مطالعے سے قبل مختلف حوالوں کی مدد سے اضافی معلومات فراہم کریں۔
- قدیم بھارت کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے اپنے ثقافتی ورثے پر فخر کا جذبہ پیدا ہونے کے لیے مختلف قسم کی قدیم اشیا، سکے، قدیم تعمیرات کی مثالوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کے وسائل کی طلبہ کو رہنمائی کریں۔ درسی کتاب کی معلومات کے علاوہ مزید معلومات جمع کرنے کے لیے انھیں ترغیب دیں۔
- ہڑپا تہذیب کے دور سے ہی بھارت کے دور دراز کے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات بھارت کی امارت میں معاون تھے، اساتذہ طلبہ کو بین الاقوامی تجارت کی نوعیت کے بارے میں مختصراً سمجھائیں۔ طلبہ کے ذہن نشین کرائیں کہ اس طرح کی تجارت اور بین الاقوامی تعلقات ان باتوں کے بغیر ممکن نہیں ہوتے۔
- رامائن اور مہابھارت جیسی رزمیہ نظموں پر مبنی ڈرامے و رقص کی روایت جنوب مشرقی ایشیا ممالک انڈونیشیا، کمبوڈیا میں آج بھی قائم ہے۔ وہاں کے قدیم مجسّموں میں بھی ان کہانیوں کی شمولیت نظر آتی ہے۔ اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے طلبہ کو منصوبے دیں۔
- شہریت مضمون کی ابتدا کرنے سے پہلے ہمارے ملک کے نظامِ حکومت کو واضح کریں۔ وفاقی حکومت، ریاستی حکومت اور مقامی حکومت کی نوعیت مختصراً سمجھائیں۔
- ہندوستان میں غذا کے تنوع کو ظاہر کرنے کے لیے 'ہماری سماجی زندگی' سبق میں بھارت کے نقشے کے خاکے کا استعمال کیا گیا ہے۔
- مقامی انتظامیہ کے بارے میں ریاستی حکومت کے اپنے انفرادی قوانین ہیں۔ طلبہ کو ان قوانین کی تفصیلی معلومات دینا مقصود نہیں ہے۔ البتہ یہ بتانا ہے کہ ہمارے ملک کا نظام آئین اور قوانین اور اُصولوں کے تحت چلتا ہے۔ مختلف مثالوں کے ذریعے قانون کی بالادستی کے فائدے بتائیں۔
- ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں آئینی ترمیم کے ذریعے مقامی حکومتی اداروں کو بااختیار بنایا گیا ہے، اسے سامنے رکھ کر طلبہ کو مقامی حکومتی اداروں کی حیثیت میں آئی ہوئی تبدیلیاں بتائیں۔
- مقامی حکومتی اداروں میں خواتین کی شمولیت اور ان کے تعاون سے ہونے والی تبدیلیوں کا خاص طور پر ذکر کریں۔
- برطانوی دورِ حکومت میں مقامی حکومت کو 'مقامی خود مختار ادارے' کہا جاتا تھا۔ آزادی کے بعد چونکہ ہر سطح پر خود مختاری ہے، اس لیے اب انھیں 'مقامی حکومتی ادارے' کہا جاتا ہے۔
- مخصوص ضروریات کے حامل طلبہ کی درس و تدریس کے لیے اشاراتی علامات کی زبان (Sign Language) اور دیگر معاون تدریسی طریقوں کا استعمال کریں۔ مخصوص ضروریات کے حامل طلبہ کو جس طریقے سے بھی ممکن ہو انھیں اظہار کرنے کا موقع دیں۔

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۱۔	تاریخ کے ماخذ	۱
۲۔	ماقبل تاریخ کا زمانہ	۸
۳۔	ہڑپّا تہذیب	۱۶
۴۔	ویدک تہذیب	۲۶
۵۔	مختلف مذاہب کی تعلیمات	۳۳
۶۔	جنپد اور مہاجنپد	۴۳
۷۔	موریہ دَور کا بھارت	۴۹
۸۔	قدیم بھارت اور مہاراشٹر کی حکومتیں اور راج گھرانے	۵۷
۹۔	قدیم بھارت کا ثقافتی ورثہ	۶۵
۱۰۔	قدیم بھارت اور دنیا	۷۴

۱ تاریخ کے ماخذ

۱ء۱ تاریخ کی ترتیب
۱ء۲ مادی ماخذ
۱ء۳ تحریری ماخذ
۱ء۴ زبانی ماخذ
۱ء۵ قدیم بھارت کی تاریخ کے ماخذ
۱ء۶ مہاراشٹر کے عجائب گھر اور ثقافتی مقام

ہمارے ملک کی تاریخ بہت پرانی ہے، لیکن ہمیں یہ کیسے معلوم ہوئی؟ ہمارے آبا و اجداد کیسے رہتے تھے؟ ان کی زندگی میں جو واقعات پیش آئے، ان کی تہذیب، سماج اور حکومت کا مطالعہ کیسے کیا جاتا ہے؟

کیا آپ کے دل میں بھی ایسے سوالات آتے ہیں؟ اپنے سوال لکھیے۔

آیئے تصوّر کریں۔

آپ ایک قلعے میں گھوم رہے ہیں۔ اچانک آپ کو زمین پر ایک سکہ ملتا ہے یا کسی دیوار پر کندہ عبارت نظر آتی ہے یا کسی درخت کی جڑ کے پاس مٹی کے برتن کا ٹکڑا ملتا ہے تو آپ کے دل میں سوال اُٹھے گا: یہ کس زمانے کی چیز ہوگی؟ اس کا مطلب کیا ہے؟ یہ چیز ہمیں ماضی کے بارے میں کیا بتاتی ہے؟

انھی سوالوں کے جواب ڈھونڈنے کے لیے ہم تاریخ کے مختلف ماخذ یعنی ذرائع کا مطالعہ کرتے ہیں۔

یہی وہ جادوئی چابی ہے جس کی مدد سے ہم ہزاروں سال پہلے کے لوگوں کی زندگی میں جھانک سکتے ہیں۔

پانچویں جماعت میں آپ نے اس موضوع کے بارے میں کچھ سیکھا تھا۔ ہم تاریخ میں جو کچھ پڑھتے ہیں وہ ثبوتوں کی بنیاد پر لکھا جاتا ہے۔ جن چیزوں سے تاریخی ثبوت ملتے ہیں وہ تاریخ کی معلومات حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔

۱ء۱ تاریخ کی ترتیب

تاریخ کو ترتیب دینا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی معمے کے ٹکڑوں کو جوڑنا۔ ماضی کے سکے، کتبے، تصویریں، مٹی کے برتن یہ سب اس معمے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں۔ جب مؤرّخ ان ٹکڑوں کو صحیح طریقے سے جوڑتے ہیں تو ہمارے ماضی کی ایک خوب صورت تصویر سامنے آتی ہے۔

تحقیق کے ذرائع کی مدد سے ہم ماضی کے واقعات، خیالات، تہذیب اور طرزِ زندگی کو جان سکتے ہیں۔ ان ماخذ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: بنیادی ماخذ، ثانوی ماخذ اور زبانی ماخذ۔

ہمارے آبا و اجداد کی استعمال کردہ چیزیں، کندہ عبارتیں، تعمیر کردہ عمارتیں اور اس دور کے رسم و رواج، روایات، عوامی فنون، عوامی ادب اور تاریخی دستاویزات؛ ان تمام ذرائع سے ہم اپنی تاریخ دریافت کر سکتے ہیں۔ ان سب کو 'تاریخ کے ماخذ' کہتے ہیں۔

بنیادی ماخذ	ثانوی ماخذ	زبانی ماخذ
یہ ذرائع براہ راست اس دور سے تعلق رکھتے ہیں۔	ان ذرائع میں بنیادی ذرائع کا مطالعہ کرکے معلومات دی گئی ہوتی ہیں۔	ان میں ماضی کے واقعات، روایات یا تجربات زبانی صورت میں نسل در نسل محفوظ رہتے ہیں۔
مثلاً: کتبے، تانبے کی تختیاں، سکّے، اصل دستاویزات (بھوج پتر، معاہدے، خطوط وغیرہ) پرانی چیزیں، ہتھیار، قدیم عمارتیں، مندر وغیرہ۔	مثلاً: تاریخ سے متعلق کتابیں، تحریریں، مقالے، دستاویزی فلمیں، ماہرین کے خطبات، انسائیکلوپیڈیا وغیرہ۔	مثلاً: لوک کتھا، اساطیری کہانیاں، لوک گیت، اووی، بھارو‌ڈ، لاؤنی، پوواڑا، لوک ناٹک، کیرتن، تماشا، وغیرہ۔ بہادری کے قصے اور روزمیے، دیہاتیوں اور بزرگوں کی یادیں اور تجربات، سفرنامے، تاجروں یا فوجیوں کی سنائی ہوئی کہانیاں۔
اہمیت: یہ اس دور کی مستند معلومات فراہم کرتے ہیں۔	اہمیت: ان سے تاریخ کی مناسب معلومات ملتی ہے اور یہ محققین کے تجزیے پر مبنی ہیں۔	اہمیت: تحریری ثبوت نہ ہونے کی صورت میں عوامی زندگی، روایات اور ثقافت کو سمجھنے کے لیے زبانی ماخذ استعمال ہوتے ہیں۔

۲ء۱ ماڈی ماخذ

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

آپ کے گھر کی پرانی چیزیں آپ کے خاندان کی تاریخ بیان کرتی ہیں۔ مثلاً فوٹو البم، پرانے برتن، پرانی تصویریں یا دادی کے بکس میں رکھا شادی کا جوڑا۔ یہ سب ایک صندوق میں محفوظ کیجیے۔ ہم اسے 'وراثتی (تاریخی) صندوق' کا نام دیں گے۔ یہ چیزیں کس طرح کی تاریخ بیان کرتی ہیں؟ جماعت میں بتائیے۔

یہ چیزیں تاریخ کے ماڈی ماخذ ہیں۔ **ماڈی ماخذ وہ ہیں جنھیں ہم آنکھوں سے دیکھ اور ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں۔** ان وسائل کا استعمال تاریخ کا مطالعہ کرنے میں بہت اہم ہوتا ہے۔ **ماڈی ماخذ اس دَور کے لوگوں کی زندگی، تہذیب، روایات، کھیل، فن اور علم کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔ ان ماخذوں کو تاریخی تحقیق میں بنیادی ماخذ مانا جاتا ہے۔** قدیم زمانے میں انسان کی استعمال کردہ بہت سی چیزیں آج بھی ملتی ہیں؛ کتبے، تانبے کی تختیاں، پرانے سکّے، ہتھیار، برتن، دھات کے مجسّمے، قدیم عمارتیں، قلعے، مندر، آبی ذخائر وغیرہ۔ یہ سب 'ماڈی ماخذ' ہیں۔ یہ ماخذ آج بھی آثار قدیمہ کے عجائب گھروں اور تاریخی مقامات پر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کھدائی میں ملنے والے ٹھیکروں (مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے)، ان کو بنانے میں استعمال کی جانے والی مٹی، ان پر چڑھایا گیا لیپ اور رنگین

مادّی ماخذ

نقش و نگار یا فن پارے ان سب کی بنیاد پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن کس دور کے ہوں گے اور کس مقصد کے لیے استعمال کیے جاتے رہے ہوں گے۔ غلّے، پھلوں کے بیج اور جانوروں کی ہڈیوں کے باقیات کی مدد سے اس دور کی غذائی عادات کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ کندہ کتبے اس وقت کی انتظامی، مذہبی اور سماجی حالات کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اس عہد کے ہتھیار، حفاظتی فصیلیں، شاہی محلات، قدیم عمارتوں کے مطالعے سے اس وقت کے دفاعی نظام، جنگی طریقوں اور فنِ تعمیر کا علم ہوتا ہے۔ اسی طرح پرانے سکوں یا مہروں کی بنیاد پر اس دَور کی معیشت، حکمرانوں کے نام، مذہبی روایات اور فنونِ لطیفہ پر روشنی پڑتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دَور کی انسانی زندگی کی تاریخ کو سمجھنے کے لیے مادّی ماخذ بہت اہم ہیں۔

۳ء۱ تحریری ماخذ

لکھی ہوئی صورت میں جو ذرائع دستیاب ہیں انھیں 'تحریری ماخذ' کہتے ہیں۔ ان سے اس دور کی زبان، رسم الخط، تہذیب، حکومت کے اصول، سماجی ڈھانچے اور مذہبی و سماجی نظریات کی معلومات ملتی ہے۔

مفت تقسیم کے لیے

پتھر کے زمانے یعنی ماقبل تاریخ میں انسان لکھنا نہیں جانتا تھا۔ اس دور کی معلومات مادّی ماخذ سے حاصل کی جاتی ہے۔ جیسے جیسے انسان کی سوچ اور زبان ترقی پانے لگی اس نے اپنے تجربات تصویروں اور نشانوں کے ذریعے بیان کرنا شروع کیا۔ یہی تحریر کی ابتدا تھی۔ فنِ تحریر کو مستقبل میں فروغ کے لیے کافی وقت لگا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

تاریخ لکھنے کے لیے جس دور کے تحریری ثبوت ملتے ہیں اسے ہم 'تاریخی دور' کہتے ہیں۔ جس دور میں رسم الخط کا آغاز اور فروغ نہیں ہوا تھا اسے 'ماقبل تاریخ کا زمانہ' کہتے ہیں۔

قدیم دَور میں تاجر، مسافر، راجا اور مفکرین اپنے تجربات، واقعات یا احکامات لکھ کر رکھتے تھے۔ انھی تحریری ماخذوں سے ہمیں اس دور کے رسم الخط، زبان، تحریری طریقے اور لوگوں کے خیالات، روایات اور طرزِ زندگی کی معلومات ملتی ہے۔ اس میں اس دور کی تحریر کی بنیاد پر مختلف ادوار کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ان ذرائع کی مدد سے تاریخ داں تجزیہ کرکے ان ادوار کی تاریخ لکھتے ہیں۔ مختلف عجائب گھر، کتب خانے اور مندروں میں قدیم زمانے کے تحریری ماخذ دیکھنے کو ملتے ہیں۔

آ یئے یہ کر کے دیکھیں۔

اپنے دادا دادی، نانا نانی یا خاندان کے بزرگوں سے بات چیت کیجیے۔ ان کے بچپن کی یادیں، گاؤں / شہر کی کہانیاں، تہوار- تقریب، انھیں درپیش آنے والے کوئی تاریخی واقعے کے بارے میں معلوم کیجیے اور بیاض میں لکھیے۔ آپ کو احساس ہوگا کہ تاریخ کتنی زندہ اور دلچسپ ہے!

۱.۴ زبانی ماخذ

زبانی ماخذ وہ معلومات ہیں جو لکھی نہیں جاتیں بلکہ زبانی طور پر بیان کی جاتی ہیں۔ یہ ماخذ سماج کی یادداشت سے نسل در نسل آگے بڑھتے ہیں۔ اس میں عوامی کہانیاں، اساطیری کہانیاں، دیومالائی قصے، گیت (اووی)، پوواڑے (جوشیلے گیت)، کہاوتیں اور عوامی گیت شامل ہیں۔ بعض اوقات کسی معاشرے کی تاریخ، طرزِ زندگی، سماجی واقعات اور تہواروں کی معلومات نسل درنسل زبانی طور پر منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اگرچہ کچھ قصے کہانیاں خیالی ہو سکتے ہیں، لیکن ان کے پیچھے کوئی نہ کوئی سماجی یا تاریخی حوالہ چھپا ہوتا ہے۔ زبانی روایات انسانوں اور گروہوں کی سوچ بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اسی لیے تاریخ دان ان ماخذ کو جانچ کر اور دوسری چیزوں سے موازنہ کر کے تاریخ لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

۱.۵ قدیم بھارت کی تاریخ کے ماخذ

قدیم دَور یعنی پتھر کے زمانے سے لے کر آٹھویں صدی عیسوی تک کا عرصہ۔ پتھر کے زمانے کی تاریخ آثار قدیمہ کی کھدائی سے حاصل مادی ماخذ پر منحصر ہے۔ اس کے بعد کے دور میں تحریری ماخذ کی بہت اہمیت ہے۔

بھارتی تاریخ کے سب سے قدیم ماخذ وید ہیں۔ شروع میں وید تحریری صورت میں نہیں تھے۔ انھیں زبانی یاد کرنے کا طریقہ قدیم بھارتیوں نے اپنایا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ویدوں کو تحریر کیا گیا۔ رِگ وید، یجر وید، سام وید اور اَتھرو وید؛ ان چار ویدوں میں دیوتاؤں کی ستائش، یگیہ کے طریقے اور سماجی زندگی کی معلومات ملتی ہیں۔ وید کے بعد براہمن ترنتھ، آرنیک اور اُپنشد لکھی گئی۔ اس کے ذریعے قدیم بھارت کے ماہرین کی شناخت ہوتی ہے۔ نیز رامائن اور مہابھارت کے رزمیے بھی قدیم بھارتی تاریخ کے اہم ماخذ ہیں۔

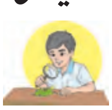

آیئے تلاش کریں۔

سنگھم ادب تامل زبان کا سب سے قدیم ادب ہے۔
اس کے بارے میں معلومات تلاش کر کے لکھیے۔

قدیم بھارت میں جین اور بودھ فلسفے کی بنیاد پر بڑے پیمانے پر تحریری ادب تیار ہوا۔ بدھ مت کی بودھ گرنتھوں کو 'تِپِٹک' کے نام سے جانا جاتا ہے جن میں گوتم بدھ کی تعلیمات، بھکشوؤں کے لیے اصول اور فلسفیانہ بحثیں شامل ہیں۔ یہ کتابیں پالی جیسی عوامی زبان میں لکھی ہوئی ہیں۔ جین مذہب کی کتابوں کو آگم ادب کہا جاتا ہے جن میں وردھمان مہاویر کی تعلیمات اور 'اہنسا' (عدم تشدد) کی اہمیت بیان کی ہوئی ہے۔ یہ کتابیں اَردھ ماگدھی جیسی عوامی زبان میں تحریر ہیں۔ ان مذہبی کتابوں کے علاوہ کچھ کتابیں حکومتی انتظامیہ، اخلاقی اصولوں، قوانین اور سماجی نظام کے بارے میں بھی لکھی گئی تھیں۔ تحریری معلومات صرف کتابوں تک محدود نہیں تھی بلکہ یہ پتھروں، تامرپتروں اور دیواروں پر بھی کندہ ملتی ہیں۔ سمراٹ اشوک نے بہت سے کتبے تیار کروائے تاکہ مذہب اور سماجی اصولوں کے بارے میں اپنے خیالات عوام تک پہنچا سکیں۔ یہ تحریریں زیادہ تر براہمی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں۔ کچھ تحریریں 'کھروشتی' اور 'اریمائیک' رسم الخط میں بھی ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ زمین کے عطیات اور محصول کی معافی کے احکامات تامرپتر پر کندہ کروائے جاتے تھے۔ ان ریکارڈز سے اس زمانے کے نظامِ حکومت کی معلومات ملتی ہے۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

ذیل کی جدول کی مدد سے اپنا، اپنے دوستوں یا گھر والوں کا نام براہمی رسم الخط میں لکھنے کی کوشش کیجیے۔

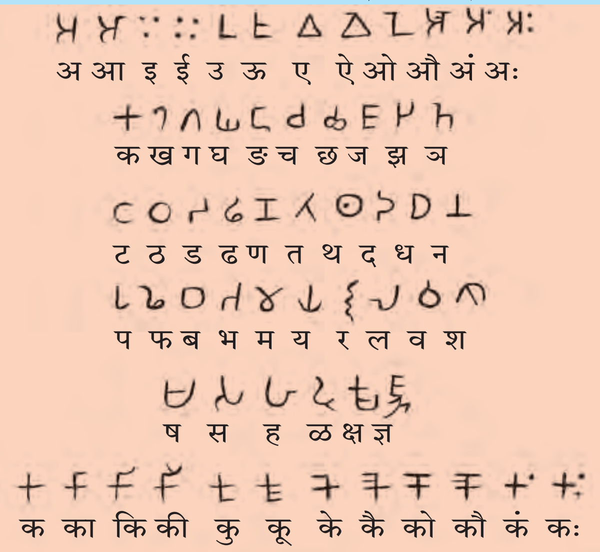

قدیم بھارت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے غیر ملکی سیاحوں کے لکھے ہوئے سفر نامے بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ انھوں نے یہاں کے تعلیمی نظام، مذہبی زندگی، عوامی زندگی وغیرہ کی تفصیلی معلومات دی ہے، جس کی وجہ سے ہمیں یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اس وقت کی بھارتی زندگی کیسی تھی۔

۶ء۱ مہاراشٹر کے عجائب گھر اور تاریخی مقامات

■ مہاراشٹر کے عجائب گھر:

تاریخی عجائب گھروں میں تاریخ کے ماخذ کو جمع کیا جاتا ہے اور ان کی نمائش کی جاتی ہے۔ مہاراشٹر میں کئی مشہور عجائب گھر موجود ہیں۔ وہاں ہمیں قدیم زمانے کی چیزیں، سکے، ہتھیار، فنِ مصوری، مجسّمے، مخطوطات، لباس، دستکاری اور دیگر تاریخی چیزیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مہاراشٹر کے ممبئی میں واقع 'چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم' بہت مشہور ہے۔ یہاں بھارت کی تاریخ سے متعلق بے شمار چیزیں موجود ہیں۔ اسی طرح پونہ کے 'ڈیکن کالج پوسٹ گریجویٹ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ' کے عجائب گھر میں ما قبل تاریخ زمانے کی چیزیں دیکھی جاسکتی ہیں۔ 'راجا دینکر کیلکر میوزیم' میں روزمرہ استعمال کی مختلف چیزیں، زیورات، ہتھیار، موسیقی کے آلات، کپڑے اور فن پارے موجود ہیں۔ یہ چیزیں قدیم دور کے لوگوں کے طرزِ زندگی کی جھلک دکھاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ناگپور کا سینٹرل میوزیم، چھترپتی سنبھاجی نگر کا چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم، کولھاپور کا شری چھترپتی شاہو میوزیم اور ستارا کا شری چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم اور ضلع ناشک کے

چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم

ترمبکیشور کے قریب انجنیری میں واقع 'شانتی کرشن میوزیم آف منی اینڈ ہسٹری' وغیرہ تاریخی لحاظ سے اہم عجائب گھروں کی چند مثالیں ہیں۔

■ مہاراشٹر کے تاریخی مقامات

مہاراشٹر ایک شاندار تاریخی اور ثقافتی روایات کی ریاست ہے۔ یہاں بہت سے اہم تاریخی مقامات موجود ہیں جنھیں اقوامِ متحدہ کے ادارے یونیسکو نے عالمی سطح پر تسلیم کیا ہے اور ریاستی حکومت نے انھیں محفوظ قرار دیا ہے۔ یہ مقامات ہماری تاریخ کی شاندار علامتیں ہیں۔ سب سے مشہور تاریخی مقامات اجنتا اور

اجنتا کے غار

ایلورے کے غار ہیں۔ انھیں ۱۹۸۳ء میں یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ ممبئی کے قریب گھاراپوری (ایلیفینٹا) کے غار اور کانہیری کے غار بھی بہت مشہور ہیں۔ گھاراپوری گپھاؤں کو عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں ۱۹۸۷ء میں شامل کیا گیا۔ ممبئی کے خاص طرزِ تعمیر (آرٹ ڈیکو) کے حامل ۷۶ عمارتوں کو یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے کی فہرست میں ۲۰۱۸ء میں شامل کیا گیا۔

ممبئی کا چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس کا عظیم الشان ریلوے اسٹیشن برطانوی دور کے 'گوتھک' طرزِ تعمیر کی بہترین مثال ہے۔ ۱۹۹۷ء میں اسے عالمی ثقافتی مقام قرار دیا گیا۔

'مغربی گھاٹ' کے نام سے پہچانا جانے والا سہیادری پہاڑی سلسلہ حیاتیاتی تنوّع سے مالا مال ہے۔ یونیسکو نے ۲۰۱۲ء میں اسے قدرتی ورثے کے مقام کا درجہ دیا۔ یہاں کئی کمیاب

جانور، پرندے اور نباتات پائے جاتے ہیں۔ یونیسکو نے حال ہی میں 'مراٹھا ملٹری لینڈ اسکیپ' کے نام سے بارہ قلعوں کو عالمی ثقافتی مقام کا درجہ دیا جن میں سے گیارہ مہاراشٹر میں ہیں۔ جنجی کا قلعہ ریاست تامل ناڈو میں ہے۔ یہ مراٹھا سلطنت کی فوجی مہارت، فنِ تعمیر اور ثقافتی ورثے کی علامات ہیں۔

مہاراشٹر کے یہ ثقافتی / تاریخی مقامات ہماری ثقافت، تاریخ اور روایات کی علامتیں ہیں۔ یہ مقامات تاریخی سیاحت کا مرکز ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے سے ہمیں اپنے ثقافتی اور تاریخی ورثے پر فخر محسوس ہوتا ہے۔

آپ کی کیا رائے ہے؟

ثقافتی / تاریخی مقامات کی دیکھ بھال کرنا ہم سب کی ذمے داری ہے۔ آپ اس میں کیا کردار ادا کریں گے؟

مشق

سوال ۱ (الف) دیے ہوئے متبادل میں سے مناسب متبادل کا انتخاب کر کے بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ وردھمان مہاویر کی تعلیمات .... گرنتھ میں ملتی ہیں۔

(الف) اپنشد (ب) تِپٹک

(ج) آگم ادب (د) سنگھم ادب

۲۔ بھارتی تاریخ کے سب سے قدیم ذرائع .... ہیں۔

(الف) ارنیک (ب) وید

(ج) براہمن گرنتھ (د) اپنشد

(ب) مناسب جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
۱) تحریری ماخذ	الف) لوک گیت
۲) مادّی ماخذ	ب) غیر ملکی سیاحوں کے لکھے ہوئے سفر نامے
۳) زبانی ماخذ	ج) سکے، ہتھیار

سوال ۲ (الف) تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

تاریخی ماخذ

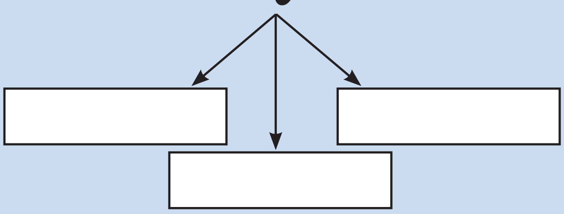

(ب) تصاویر کون سے ماخذ سے متعلق ہیں، لکھیے۔

سوال ۳ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ تاریخ کے تحریری اور زبانی ماخذ میں فرق واضح کیجیے۔

۲۔ مادّی ماخذ کے نام لکھ کر تاریخ کے مطالعے میں ان کی اہمیت بیان کیجیے۔

۳۔ آج کے کون سے ماخذ مستقبل کی نسلوں کو تاریخ بتا سکیں گے؟

سوال ۴

الف) کسی پرانی چیز مثلاً مجسّمے، شاہی مہر، سکے، برتن، زیورات، دستاویز، کھلونوں وغیرہ سے انسانی زندگی میں ہونے والی کون سی تبدیلیوں کی معلومات ملتی ہے، لکھیے۔

ب) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

شہر/مقام کا نام	عجائب گھر کا نام	خصوصیات
ممبئی	....	....
....	راجا دینکر کیلکر میوزیم	....
....	....	ما قبل تاریخ زمانے کی چیزوں کا عجائب گھر

سوال ۵ 'مراٹھا ملٹری لینڈ اسکیپ' کے ۱۲ قلعوں کے نام انٹرنیٹ سے تلاش کیجیے۔

پ	ر	ت	ا	پ	گ	ڑھ	ر	ا	ئے	گ	ڑھ
ہ	ر	ی	ش	چ	ن	د	ر	گ	ڈ	س	م
س	ن	د	ھ	و	د	ر	گ	ج	ن	ج	ی
س	و	ر	ن	د	ر	گ	و	س	ء	ی	ط
ش	ی	و	ن	ی	ر	ی	کھ	ے	گ	ڈ	ظ
و	ج	ے	د	ر	گ	س	ا	ل	ہ	ی	ر
ا	و	چ	ت	گ	ڈ	ک	ن	ل	ا	ب	ا
ک	م	ل	گ	ڈ	ت	و	د	و	ا	ع	غ
ر	ا	ج	گ	ڑھ	ح	خ	ے	ہ	ر	ز	ژ
ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ر	گ	ی	ے	ب
پ	ن	ہ	ا	ل	ہ	ا	ی	ڑھ	ر	م	ن
س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل

۱۔ رائے گڑھ
۲۔ ....
۳۔ ....
۴۔ ....
۵۔ ....
۶۔ ....
۷۔ ....
۸۔ ....
۹۔ ....
۱۰۔ ....
۱۱۔ ....
۱۲۔ ....

عمل

- تہوار - تقریب سے متعلق لوک گیت، کہانیاں، پواڑے، بھاروڈ، اووی جمع کیجیے اور پیش درس میں پیش کیجیے۔
- مہاراشٹر کے 'تاریخی / ثقافتی مقامات' کی تصویریں بنائیے اور 'ثقافتی دیوار' تیار کیجیے۔

سرگرمی

- آپ کے گاؤں/ضلع کے قریب موجود عجائب گھر جا کر معائنہ کیجیے اور روداد تیار کر کے لکھیے۔

***

٢ ماقبل تاریخ کا زمانہ

- ٢٫١ قدیم بھارت - جغرافیائی پس منظر
- ٢٫٢ ماقبل کا تاریخ زمانہ
- ٢٫٣ وسطیٰ حجری عہد سے جدید حجری عہد
- ٢٫٤ تانبے اور پتھر کا عہد
- ٢٫٥ مہاراشٹر میں کھدائی کے مقامات

پیارے طلبہ! ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیجیے اور تصور کیجیے کہ آپ ایک ایسے دور میں رہ رہے ہیں جہاں نہ موبائل ہے نہ گاڑیاں، نہ کھلونے اور نہ تو گھر، نہ گاؤں، نہ اسکول اور نہ ہی سڑکیں!

بتائیے تو بھلا!

- اگر آپ ایسے دور میں رہتے تو آپ کی روزمرہ زندگی کیسی ہوتی؟
- آپ کہاں رہتے؟
- ایسی جگہوں پر شدید سردی سے بچنے اور گرمی حاصل کرنے کے لیے آپ کیا کرتے؟
- کھانا کیسے پکاتے؟
- اگر کوئی جنگلی جانور آپ کی طرف آتا ہوا دکھائی دیتا تو آپ کیا کرتے؟

لاکھوں ہزاروں سال پہلے ابتدائی انسانوں (ادی مانو) کے دور میں انھیں ایسے ہی حالات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ آج ہم جو کچھ بھی دیکھتے ہیں، جن سہولیات کا مزہ لیتے ہیں، انھیں حاصل کرنے میں لاکھوں سال لگ گئے۔ اس دور کے مختلف مراحل میں انسان کی خانہ بدوشی سے مستحکم زندگی تک، جنگلوں سے گاؤں تک اور پھر ایک ترقی یافتہ تہذیب تک کی حیرت انگیز تاریخ پوشیدہ ہے۔ آیئے، انسان کی اس بالکل ابتدائی حالت کے بارے میں مرحلہ وار معلومات حاصل کریں۔

کیا آپ کو یاد ہے؟

اس سے پہلے آپ نے انسان کے ارتقائی مراحل اور ابتدائی انسان کی زندگی، خوراک کے طریقے، ہتھیاروں اور فن وغیرہ کے بارے میں مطالعہ کیا تھا۔ اس میں سے آپ کو کیا کیا یاد ہے، جماعت میں اس کا اعادہ کیجیے۔

٢٫١ قدیم بھارت - جغرافیائی پس منظر

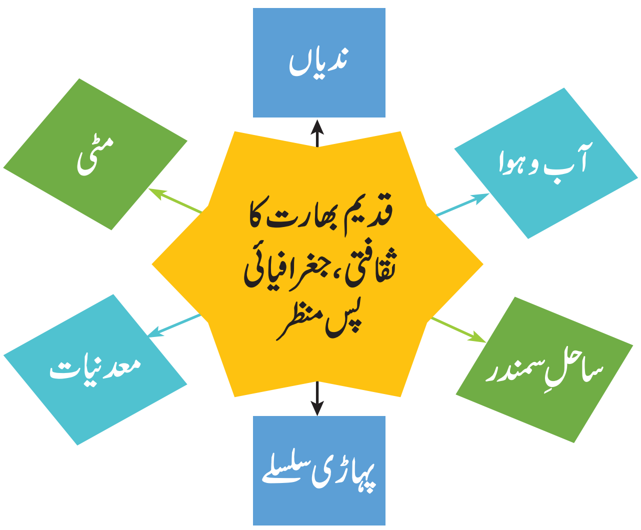

انسانی تاریخ کی ترقی میں متعلقہ علاقوں کے جغرافیائی حالات کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ جس علاقے میں انسان رہتا

ہے وہاں کے پہاڑ، ندیاں، آب و ہوا، زمین اور قدرتی وسائل انسانی گروہوں کی طرزِ زندگی کا تعین کرتے ہیں۔کون سی فصلیں اگائی جائیں، کون سے جانور پالے جائیں، کہاں بستیاں بسائی جائیں اور آمدورفت کیسی ہو، یہ سب اس علاقے کی جغرافیائی خصوصیات پر منحصر ہوتا ہے۔قدیم بھارت میں انسانی تہذیب کی ترقی مختلف شکلوں میں ہوئی۔اس کی سب سے بڑی وجہ بھارت کا جغرافیائی تنوع ہے۔

بھارت ایک بہت بڑا ملک ہے جو مختلف جغرافیائی خصوصیات سے مالا مال ہے۔شمال کی طرف آنے والی طوفانی ہواؤں، آندھیوں اور شدت کی سردی (منجمد کردینے والی سردی) جیسی قدرتی آفتوں سے ہمالیہ کے اونچے پہاڑی سلسلے ہماری حفاظت کرتے ہیں۔شمالی بھارت کی آب و ہوا سرد اور خشک ہوتی ہے، جبکہ جنوبی بھارت کی آب و ہوا گرم اور مرطوب ہوتی ہے۔اسی لیے کھیتی باڑی کے طریقوں، فصلوں اور انسانوں کے طرزِ زندگی میں تنوع دکھائی دیتا ہے۔

بھارت کے دریاؤں کے ذریعے تیار شدہ زرخیز مٹی کی وجہ

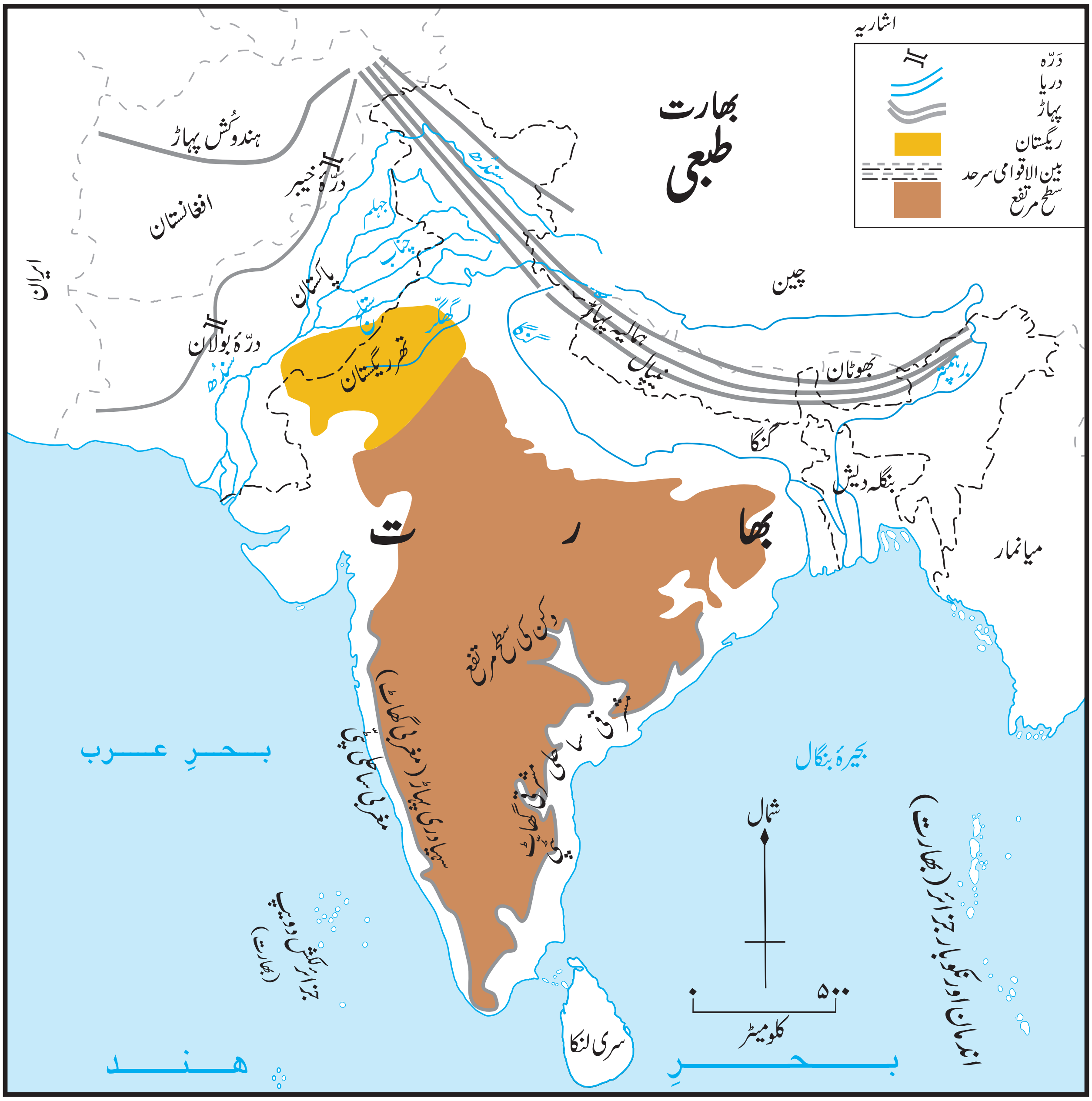

سے قدیم زمانے میں زراعت کی ترقی ہوئی۔ وسطی بھارت کی وسیع سطح مرتفع اور گنگا جمنا کا دوآبہ بھارت میں کھیتی باڑی کے لیے سب سے زیادہ سازگار ثابت ہوئے۔

دکن کی سطح مرتفع معدنیات سے مالا مال ہونے کی وجہ سے یہاں دھاتوں کے کام، مٹی کے برتن بنانے کے کام اور تانبے-پتھر کی تہذیبوں کی ترقی ہوئی۔ قدیم مہاراشٹر میں تانبے-پتھر کے عہد کی بستیوں، کھیتی باڑی اور طرزِ زندگی کے لیے گوداوری، کرشنا جیسے دریا اور ان کی معاون ندیاں بنیاد ثابت ہوئیں۔

بھارت کے مغربی کنارے پر بحرِ عرب اور مشرق میں خلیج بنگال ہونے کی وجہ سے قدیم دور سے ہی سمندری تجارت کو فروغ ملا۔ اس وجہ سے دور دراز کے علاقوں کے لوگوں اور تہذیبوں کے ساتھ بھارتیوں کا رابطہ ہوا۔ ان مختلف جغرافیائی خصوصیات کی وجہ سے بھارت میں کئی تہذیبیں، روایات اور طرزِ زندگی وجود میں آئے۔

۲ء۲ ماقبل تاریخ کا زمانہ

گزشتہ سال ہم نے پڑھا تھا کہ 'ایپ' بندر کی کچھ نسلوں کے ارتقا کے نتیجے میں ابتدائی انسان وجود میں آیا۔ ابتدا کے انسان کو 'ابتدائی انسان' (ادی مانو) کہتے ہیں۔

کہانی ہے کہ ہمالیہ میں ایک پراسرار اور بڑے بالوں والا جانور رہتا ہے جسے 'یتی' کہا جاتا ہے۔ اسے 'برفانی انسان' بھی کہتے ہیں۔ کئی بار اس علاقے میں بڑے پیروں کے نشانات دیکھے جانے کا ذکر آیا ہے لیکن تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ یہ قدموں کے نشانات ہمالیہ کے بھالوؤں یا دوسرے جانوروں کے ہیں۔ پھر بھی ماہرینِ بشریات ان کہانیوں کا مطالعہ کرتے ہیں کیوں کہ ایسی کہانیاں تہذیب، روایت اور لوگوں کے تخیل کے بارے میں بہت کچھ بتاتی ہیں۔

ابتدائی انسان کی زندگی بہت کٹھن تھی۔ چوں کہ وہ خانہ بدوش حالت میں تھا، اس لیے وہ ہمیشہ غذا اور پانی کی تلاش میں گھومتا رہتا تھا۔ خوراک کے لیے وہ شکار کرتا تھا۔ پھل اور جڑیں جمع کرتا تھا۔ اس کے ہتھیار لکڑی، پتھر یا ہڈیوں سے بنے ہوتے تھے۔ ابتدائی انسان اشاروں، مختلف قسم کی آوازوں یا چہرے کے تاثرات کی مدد سے ایک دوسرے سے بات چیت کرتا ہوگا۔

اس عہد کو '**ماقبل تاریخ کا زمانہ**' کہا جاتا ہے۔ گزشتہ سبق میں آپ نے پڑھا تھا کہ جس دور میں رسم الخط کی ایجاد یا ترقی نہیں ہوئی تھی اس دور کو 'ماقبل تاریخ کا زمانہ' کہتے ہیں۔

اس دور میں انسان نے نمایاں ترقی کی۔ اس کی زندگی کا مطالعہ بنیادی طور پر پتھر کے ہتھیاروں، ہڈیوں، مٹی کے برتنوں اور غاروں کی تصاویر کے ثبوتوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ انسان کے اوزاروں، طرز زندگی، کھانے پینے کے طریقوں اور بستیوں کی شکلوں میں تبدیلیاں آتی گئیں۔

انسان کی ارتقا کے اہم مراحل :

ہنرمند انسان (ہوموہیبلس) ← سیدھی پشت والا انسان (ہومو اریکٹس) ← طاقتور انسان (نینڈرتھل مین) ← عقل مند انسان (ہوموسیپین) ← ترقی یافتہ عقل مند انسان (ہوموسیپین سیپین)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ کو ایک دلچسپ بات معلوم ہے؟ ایک دیومالائی

■ **حجری عہد**

جس دور کے ہتھیاروں میں بنیادی طور پر پتھر کے ہتھیار ملتے ہیں، اس دور کو ہم 'حجری عہد' کہتے ہیں۔

آیئے غور کریں۔

پتھر کے دور کے انسان نے پتھر کا استعمال کون کون سے کاموں کے لیے کیا ہوگا؟

انسان نے پتھر کے ٹکڑوں کو تراش کر توڑنے والے ہتھیار بنائے ہوں گے۔ وہ سخت چھلکے والے پھلوں کو توڑنے یا اندر کا گودا (مغز) نکالنے کے لیے، ہڈیاں توڑنے کے لیے ان ہتھیاروں کا استعمال کرتا ہوگا۔ پتھر کو خاص شکل دینا اس کی ذہنی ترقی کی پہلی سیڑھی تھی۔ ہتھیاروں کی شکل اور ان کی اقسام کی بنیاد پر پتھر کے دور کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: پتھر کا قدیم زمانہ، پتھر کا وُسطیٰ زمانہ اور پتھر کا جدید زمانہ۔

■ **قدیم حجری عہد**

اس دور کا انسان پوری طرح قدرت پر منحصر تھا۔ وہ غاروں میں یا بڑے درختوں کی شاخوں پر رہ کر اپنی حفاظت کرتا تھا۔ اس دور کے ابتدائی ہتھیار بھدے اور بے ڈول تھے۔ جن کا استعمال وہ شکار کرنے، کھرچنے اور کھودنے جیسے کاموں کے لیے کرتا تھا۔ انسانی تاریخ کی سب سے اہم ایجاد یعنی 'آگ کی دریافت' اسی دور میں ہوئی۔

آیئے غور کریں۔

آگ کا استعمال سیکھنے سے انسان کی زندگی میں کیا تبدیلیاں آئی ہوں گی؟ سوچیے اور لکھیے۔

- غذا پکانے لگے جس سے اسے ہضم کرنا آسان ہوگیا۔
- ....
- ....
- ....

مفت تقسیم کے لیے

قدیم حجری عہد کے ہتھیار ندیوں یا نالوں کے کناروں پر ملتے ہیں۔ مہاراشٹر میں اس دور کے مقامات میں ناشک کے قریب گنگاپور اور نیواسا کے قریب چِرکی-نیواسا کے مقامات بہت مشہور ہیں۔

۲ء۳ وسطیٰ حجری عہد سے جدید حجری عہد تک

■ **وُسطیٰ حجری دور**

اس دور میں ذہین انسان نے پہاڑوں کی چٹانوں سے بنی قدرتی غاروں اور چٹانی پناہ گاہوں میں رہائش اختیار کی۔ چٹانی پناہ گاہ کا مطلب پہاڑ کا آگے نکلا ہوا حصہ ہے۔ وہاں وہ گروہ بنا کر رہنے لگا۔ اس دور میں پتھر کے ہتھیار بنانے کی تکنیک میں کافی ترقی ہوئی۔ ہتھیاروں کی شکل چھوٹی ہوگئی۔ اب وہ مختلف قسم کے پتھر استعمال کرنے لگا۔ یہ ہتھیار شکار، مچھلیاں پکڑنے، کٹائی اور توڑنے جیسے مختلف کاموں کے لیے مفید تھے۔ وہ سینگوں اور ہڈیوں کو رگڑ کر دھار دار ہتھیار بنانے لگا۔ انسان نے کتا، بکری اور بھیڑ جیسے جانوروں کو پالتو بنانا شروع کیا۔ انسان سے مانوس ہونے والا پہلا جانور کتا تھا! ماہی گیری کی شروعات بھی اسی دور میں ہوئی۔ آگے چل کر وہ غاروں میں یا عارضی خیمے لگا کر رہنے لگا۔ یہ دور خانہ بدوشی کی زندگی سے مستقل زندگی کی طرف جانے کا درمیانی سفر تھا۔ مہاراشٹر کے جلگاؤں ضلع میں واقع 'پاٹنے' وسطیٰ حجری عہد کا ایک اہم مقام ہے۔

بتایئے تو بھلا!

دی ہوئی تصویر کا مشاہدہ کیجیے۔ اس پر جماعت میں بات چیت کیجیے۔

قدرتی گپھا

■ جدید حجری عہد

اس عہد میں ہتھیار بنانے کی تکنیک میں مزید ترقی ہوئی۔ اس میں 'کلہاڑی' نامی ایک نئے پتھر کے ہتھیار کا اضافہ ہوا۔ قدیم پتھر کے دور میں کلہاڑی کے پھل کی شکل کے ہتھیار تھے، لیکن اب انسان نے اس میں دستہ (ڈنڈا) لگانے کی ترکیب دریافت کر لی تھی۔ اسے جدید کلہاڑی کی ابتدائی شکل کہہ سکتے ہیں۔

جدید حجری عہد کی کلہاڑی

اس عہد کی سب سے بڑی تبدیلی زراعت کی تکنیک میں ہونے والی ترقی تھی۔ وسطیٰ حجری عہد میں انسان قدرتی طور پر اُگنے والے اناج کی کٹائی کرنا سیکھ گیا تھا۔ جدید حجری عہد میں اس نے مناسب موسم میں بیج بونا شروع کیا۔ اس عہد میں بوائی سے لے کر کٹائی تک اسے ایک ہی جگہ رہنا پڑتا تھا۔ اس لیے وہ کچھ وقت کے لیے ایک ہی جگہ رہنے لگا۔ اسی میں سے آہستہ آہستہ گاؤں اور بستیاں وجود میں آئیں۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

قدیم حجری عہد، وسطیٰ حجری عہد اور جدید حجری عہد میں انسان کی طرزِ زندگی میں ہونے والی تبدیلیوں کو ظاہر کرنے والی ایک تقابلی جدول بنائیے۔

زراعت کی دریافت جدید حجری عہد کا اہم واقعہ ہے۔ اس عہد میں انسان نے اناج، دودھ پیدا کرنے کا فن سیکھ لیا تھا۔ زراعت شروع کرنے کا سہرا عورتوں کو دیا جاتا ہے۔ نوک دار لکڑی کی مدد سے عورتیں ہی بیج بونے کا کام کرتی رہی ہوں گی۔ بوائی کے لیے استعمال ہونے والی نوک دار لکڑی کو کافی وزن مل سکے اور زمین میں گہرائی تک کھودا جا سکے، اس لیے ان لکڑیوں کے بیچ میں سوراخ والے پتھر لگائے جاتے تھے۔ کچھ قبائل میں عورتیں اب بھی اسی طرح بوائی کرتی ہیں۔ ضرورت کے مطابق اناج ملنے سے انسان کا روزانہ بھٹکنا رک گیا۔ زراعت سے ملنے

نکیلے ڈنڈے کے ذریعے بوائی کرتیں عورتیں

والے استحکام کی وجہ سے اُگایا ہوا اناج لمبے عرصے تک ذخیرہ کرنا ممکن ہو گیا۔ گروہ میں سب کی ضرورت پوری ہونے کے بعد بھی بچ جانے والا اناج ملنے لگا۔ اس کی وجہ سے، گروہ کے کچھ مرد و خواتین کو نئی چیزوں کی دریافت کرنے، اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی بنیاد پر نئی مہارتیں تیار کرنے کے لیے کافی وقت ملنے لگا۔ زندگی میں استحکام آنے کی وجہ سے ہی انسان کئی شعبوں میں ترقی کر سکا۔

زراعت کے ساتھ ساتھ انسان نے جانوروں کو پالنا سیکھا۔ کچھ جانوروں کا استعمال محنت کے کاموں اور بوجھ اٹھانے کے لیے کیا گیا۔

زراعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ مٹی کے برتن بنانے کا فن بھی وجود میں آیا۔ انسان مختلف شکلوں اور رنگوں کے برتن بنا کر ان پر خوبصورت نقش و نگار بنانے لگا۔ کپڑا بننے کا فن بھی انسان نے اسی وقت سیکھا۔ لکڑی کی کشتیاں بنا کر پانی پر سفر کرنے کی تکنیک اسی جدید حجری عہد میں سیکھا۔

جدید حجری عہد میں زراعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان ندیوں کے کنارے واقع زرخیز علاقوں میں آباد ہونے لگا۔ اس کی خانہ بدوشی رک گئی۔ خاندان کا ادارہ اسی عہد میں تشکیل پانے لگا۔

۲٫۴ تانبے اور پتھر کا عہد

انسان نے تانبے جیسی دھات دریافت کی۔ تانبے کا استعمال شروع ہوا۔ تاہم اس دور میں پتھر کے ہتھیاروں کا استعمال بھی کیا جا رہا تھا۔ اس لیے اس دور کو 'تانبے اور پتھر کا عہد' کہا جاتا ہے۔ اس عہد میں پہیے کی ایجاد ہوئی۔ پہیے کی وجہ سے آمدورفت تیز اور آسان ہو گئی۔ اس دور میں بڑے پیمانے پر زمین پر کھیتی کی جانے لگی۔

سامان لانا لے جانا بھی شروع ہوا۔ تجارت میں اضافہ ہوا۔ اس عہد میں تجارت و کاروبار بڑھا۔ اسی طرح ہنر پر مبنی لکڑی کا کام، دھات کا کام جیسے پیشے شروع ہوئے۔ اس سے تجارتی مراکز قائم ہوئے اور ان کی توسیع ہو کر شہر وجود میں آئے۔

تانبے-پتھر کے عہد کا انسان گیہوں، جوار، چاول، دالیں اور کپاس کی پیداوار اُگا رہا تھا۔ وہ کچھ حد تک شکار اور ماہی گیری بھی کرتا تھا، لیکن اب یہ اس کی روزی روٹی کا بنیادی ذریعہ نہیں تھے۔ کھیتی باڑی کے لیے مددگار ثابت ہونے والے جانوروں کو پالنا بھی اس کی زندگی کا ایک اہم حصہ بن گیا۔

اس دور میں مردہ شخص کو گھر کے اندر یا گھر کے آنگن میں ہی دفن کیا جاتا تھا۔ تدفین کے وقت کبھی کبھی مردے کے پاس اس کے روزمرہ استعمال کی چیزیں اور برتن رکھے ہوئے بھی ملتے ہیں۔

۲٫۵ مہاراشٹر میں کھدائی کے مقامات

مہاراشٹر میں تانبے-پتھر کی تہذیب کے مقامات تاپی، گوداوری، کرشنا، بھیما، پرورا وغیرہ ندیوں کے کناروں پر ملے ہیں۔ یہاں کھدائی میں پتھر کے ہتھیار، مٹی کے برتن، تانبے کی چیزیں اور اناج ذخیرہ کرنے کے لیے ہاتھ سے بنے ہوئے بڑے مٹکے بطور ثبوت ملے ہیں۔

اہم کھدائی کے مقامات	کھدائی میں ملنے والے اہم ثبوت
دائم آباد (ضلع — اہلیانگر): دائم آباد مہاراشٹر کا سب سے مشہور اور تحقیقی لحاظ سے اہم مقام ہے۔ اس مقام کی دریافت بھارتی آثارِ قدیمہ کے محکمے کے بی۔ پی۔ بوپرڈیکر نے کی۔	کانسے (Bronze) کی چار چیزیں ملیں۔ ان میں گاڑی میں جتا ہوا بیل، بھینسا، گینڈا اور ہاتھی شامل ہیں۔ انھیں 'دائم آباد برانزیں' کہا جاتا ہے۔
انعام گاؤں (ضلع - پونہ) یہ ترقی یافتہ تانبے-پتھر عہد کے گاؤں - بستی کی بہترین مثال ہے۔ اس کی کھدائی ماہرین آثارِ قدیمہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ سانکلیا، ڈاکٹر زیڈ۔ ڈی۔ انصاری اور ڈاکٹر ایم۔ کے۔ ڈھولیکر نے کی۔	گیہوں، جو، چاول، دالوں، باجرا اور تل کی کاشت کے ثبوت ملے۔ پالتو جانوروں کی ہڈیاں، جنگلی جانوروں کے شکار اور ماہی گیری کے ثبوت ملے۔ اسی طرح جنگلی جانوروں کے شکاروں (مثلاً ہرن، نیل گائے، خنزیر) اور ماہی گیری کے ثبوت ملے۔ پہیے پر بنے لال اور کالے رنگ کے جیومیٹریکل شکلوں والے مٹی کے برتن ملے۔ خاص بات: دو مٹکوں کے منہ ایک دوسرے سے جوڑ کر ان میں بچوں کی تدفین کے ثبوت ملے۔

اہم کھدائی کے مقامات	کھدائی میں ملنے والے اہم ثبوت
جوروے (ضلع – اہلیانگر) جوروے تہذیب مہاراشٹر کی سب سے پرانی اور مشہور تانبے-پتھر کی تہذیب ہے۔ اس تہذیب کے ثبوت سب سے پہلے جوروے میں ملے۔ اس مقام کی کھدائی ماہرینِ آثارِ قدیمہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ سانکلیا اور ڈاکٹر شان۔ بھا۔ دیو نے کی۔	لال اور کالے رنگ کے مٹی کے منقش برتن، تانبے کے کڑے، موتی۔ گھروں کی گول یا مستطیل ساخت، اناج ذخیرہ کرنے کے لیے مٹی کی کوٹھڑیاں، جوار کی کاشت کے ثبوت ملے۔
ساولدا (ضلع – نندربار) ساولدا تہذیب مہاراشٹر کی قدیم کسانوں کی تہذیب ہے۔ ساولدا مقام کی کھدائی کا کام ماہرِ آثارِ قدیمہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ سانکلیا نے کی۔	لال رنگ کے مٹی کے برتن، ان پر سیاہ رنگ کا نقش و نگار نظر آتا ہے۔
نیواسا (ضلع – اہلیانگر) نیواسا مہاراشٹر میں تانبے – پتھر کی تہذیب کی کھدائی کا ایک اہم مقام ہے۔ اس کی دریافت بھارتی آثارِ قدیمہ کے سابق ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر ایم۔ این۔ دیشپانڈے نے کی۔	مٹی کے رنگین برتن، پتھر کی کلہاڑیاں، تانبے کے زیورات، گائے، بکری، بھیڑ اور بیل جیسے جانوروں کی باقیات ملیں۔

آیئے تلاش کریں۔

انٹرنیٹ کی مدد سے معلوم کیجیے کہ مہاراشٹر میں کھدائی کے درج بالا مقامات کون سی ندیوں کے کنارے واقع ہیں؟

مشق

سوال ۱ الف) نام لکھیے۔

۱۔ بھارت کی معدنیات سے مالا مال سطح مرتفع ....

۲۔ بھارت میں زراعت کے لیے سب سے زیادہ سازگار علاقہ ....

۳۔ وہ دور جس میں رسم الخط کی ایجاد یا ترقی نہیں ہوئی تھی ....

۴۔ دائم آباد کھدائی کے مقام کو دریافت کرنے والے بھارتی آثار قدیمہ کے سروے کنندہ ....

ب) درست جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
۱۔ قدیم حجری عہد	الف) بڑے دھار دار ہتھیار
۲۔ وسطیٰ حجری عہد	ب) پہیے کی ایجاد
۳۔ جدید حجری عہد	ج) زراعت کی تکنیک میں ترقی
۴۔ تانبے اور پتھر کا عہد	د) آگ کی ایجاد

سوال ۲ درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	خصوصیات	وسطی عہد	جدید حجری عہد
۱۔	مکان	غار	....
۲۔	پیشہ	....	زراعت، مویشی پالن
۳۔	آلات/ وسائل	چھوٹی جسامت کے ہتھیار	....
۴۔	فنون	....	مٹی کے رنگین برتن
۵۔	طرزِ زندگی	خانہ بدوش	....

ب) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط؟ غلط بیانات کو درست کر کے لکھیے۔

۱۔ جوروے میں کانسے کی دھات کی چار چیزیں ملیں۔

....

۲۔ نیواسا میں جوروے ثقافت کے پہلے شواہد ملے۔

....

۳۔ مہاراشٹر کے ابتدائی کسانوں کی ایک پرانی تانبے اور پتھر کی تہذیب انعام گاؤں میں ہے۔

....

....

سوال ۳ الف) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ جدید حجری عہد میں انسان کی طرز زندگی کیسے بدلی؟

۲۔ تانبے اور پتھر کے عہد کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

ب) درج ذیل ہر عہد کی دو دو خصوصیات لکھیے۔

۱۔ قدیم حجری عہد

۲۔ وسطی حجری عہد

سوال ۴ درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ اگر جدید حجری عہد کے انسان نے زراعت کی تکنیک دریافت نہ کی ہوتی، تو آج کی انسانی زندگی کیسی ہوتی؟ وجہ کے ساتھ جواب دیں۔

۲۔ جدید حجری عہد میں کون سی ٹیکنالوجی تیار ہوئی، جس سے انسان کی روزمرہ زندگی بدل گئی؟

سوال ۵ آپ کو ایک نیا گھر خریدنا ہے۔ اس کے لیے آپ کون کون سی ضروریاتِ زندگی کا خیال رکھتے ہوئے نیا گھر خریدیں گے؟

مثال کے طور پر: پانی

عمل۔

- ایک ہنرمند کاریگر پہیے کی مدد سے مٹی کے برتن بناتے وقت کون کون سے کام کرتا ہے، یہ جاننے کے لیے انھیں اسکول میں مدعو کر کے ان کا انٹرویو لیجیے۔ کچھ چیزیں آپ خود بنا کر دیکھیے۔
- ہمارے ملک کی ترقی میں جغرافیائی حالات کا اہم کردار ہے۔ اس بارے میں درج ذیل نکات کی بنیاد پر کاپی میں معلومات لکھیے۔

۱۔ بھارت کے پہاڑی سلسلے

۲۔ بھارت کی ندیاں

۳۔ بھارت کو حاصل سمندری ساحل

سرگرمی

۱۔ مہاراشٹر میں کھدائی کے مقامات کو مہاراشٹر کے نقشے میں دکھائیے۔

۲۔ اگر میں ابتدائی انسان ہوتا تو... کہاں رہتا؟ کیا کھاتا؟ اس پر مبنی ایک ڈراما یا رول پلے پیش کیجیے۔

***

۳ ہڑپّا تہذیب

۳ء۱ عرصہ

۳ء۲ مقام اور وسعت

۳ء۳ عوامی زندگی

۳ء۴ ہڑپا تہذیب کے زوال کے اسباب

برصغیر میں تقریباً ۴۵۰۰ سال پہلے ایک شہری تہذیب پروان چڑھی۔ اسے ہم 'ہڑپا تہذیب' کہتے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ تہذیب اتنی ترقی یافتہ تھی کہ ان شہروں میں صاف ستھری اور چوڑی سڑکیں، شہر کی بہترین منصوبہ بندی، خوشحال تجارت اور فنِ تحریر کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ہزاروں سال پہلے ہمارے آبا و اجداد کا طرزِ زندگی انتہائی منظّم اور ترقی یافتہ تھا، یہ ہمیں ہڑپا تہذیب سے معلوم ہوتا ہے۔

بتائیے تو بھلا!

کیا آپ شہری تہذیب کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں؟ اس پر جماعت میں بات چیت کیجیے۔

- ہڑپا دور میں شہروں کی منصوبہ بندی کیسی تھی؟
- لوگوں کا معیارِ زندگی کیسا تھا؟
- تجارتی نظام اور کھیتی باڑی کی تکنیک کس طرح کی تھی؟
- ان شہروں کا زوال کیوں اور کیسے ہوا؟

آیئے، ان تمام سوالوں کے جواب سمجھنے کے لیے تاریخ کے جھروکے سے سیدھے ہڑپا تہذیب کے دور میں جھانک کر دیکھتے ہیں۔

''تہذیب' کا مطلب ہے قدرتی وسائل کی بنیاد پر ترقی پانے والا طرزِ زندگی۔' اس جملے سے آپ کیا سمجھتے ہیں، اس پر جماعت میں بات چیت کیجیے۔

تہذیب ایک سماجی اور ثقافتی نظام ہوتی ہے۔ ہم نے گزشتہ سبق میں جانا کہ ندیوں کے کنارے تہذیبیں کس طرح وجود میں آئیں۔ وہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے شہری تہذیب میں تبدیل ہوگئیں۔ ان میں سے ہی ایک قدیم اور ترقی یافتہ تہذیب 'ہڑپا تہذیب' ہے۔ اس تہذیب کے بہت سے مقامات دریائے سندُھ کی وادی میں ملے۔ اس لیے اسے 'وادی سندُھ کی تہذیب' بھی کہا جاتا ہے۔ علمِ آثارِ قدیمہ میں کسی تہذیب کے ثبوت دکھانے والی پہلی کھدائی جس شہر میں ہوتی ہے، اسی شہر کا نام اس تہذیب کو دیا جاتا ہے۔ پنجاب میں دریائے راوی کے کنارے 'ہڑپا' کے مقام پر ۱۹۲۱ء میں پہلی بار کھدائی شروع ہوئی، اس لیے اس تہذیب کو 'ہڑپا تہذیب' کا نام ملا۔

دریا کنارے کی تہذیب

جدید حجری عہد میں انسانی زندگی زیادہ تر زراعت پر منحصر تھی۔ اس وجہ سے ایک مستقل زندگی کی ابتدا ہوئی۔ انسان نے دیہی بستیاں قائم کیں۔ **انسان نے دیہی بستی کہاں بسائی ہوگی؟** جہاں وافر مقدار میں پانی، زرخیز زمین اور آمد و رفت/ نقل و حمل کا نظام موجود ہو، ایسی جگہوں پر یعنی ندیوں کے کناروں پر بستیاں قائم کی گئیں۔ دنیا کی قدیم تہذیبیں ٹائیگرس - یوفریٹس (میسوپوٹیمیا) نیل (مصر)، ہویانگ ہو (چین) اور سندُھ (ہڑپا) جیسی ندیوں کے پاس ہی پروان چڑھیں۔

۳ء۱ عرصہ

تصور کیجیے کہ ہم ہزاروں سال پرانے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہڑپا تہذیب کی تاریخ صرف ایک دور کی تعریف نہیں ہے بلکہ یہ انسانی تہذیب کی تاریخ کا ایک سفر ہے۔ اس دور میں مختلف واقعات پیش آئے، سماجی اور ثقافتی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور یہ تہذیب مرحلہ وار خوشحال ہوتی گئی۔ لیکن بعد میں مختلف آفتوں کا سامنا کرنے کی وجہ سے اس تہذیب کا زوال ہوتا گیا۔ یعنی اس تہذیب کے دور میں مختلف تبدیلیاں آئیں جس کی وجہ سے ہڑپا تہذیب کی ترقی، عروج اور آخرکار زوال ہوا۔

آیئے ہم ہڑپا تہذیب کے تین اہم مراحل کا جائزہ لیں۔

ہڑپا تہذیب کا دور عام طور پر ذیل کے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

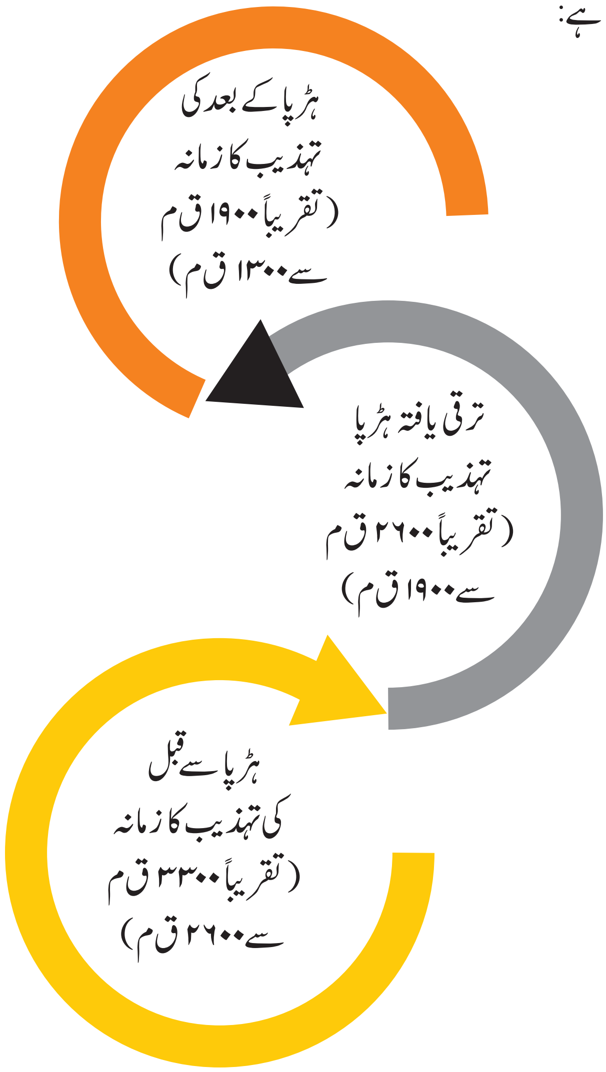

ہڑپا کی تہذیب کی دیہی بستیاں - اس ابتدائی دور کو (تقریباً ۳۳۰۰ ق م سے ۲۶۰۰ ق م) ہڑپا تہذیب سے قبل کا دور کہا جاتا ہے۔ اس میں آہستہ آہستہ گاؤں سے شہر کی طرف ترقی ہوتی گئی اور 'شہریانے' کے عمل کی ابتدا ہوئی۔

ترقی یافتہ ہڑپا تہذیب کا دور - یہ خوشحال دور (تقریباً ۲۶۰۰ ق م سے ۱۹۰۰ ق م) وادیِ سندھ کی تہذیب کا 'سنہرا دور' مانا جاتا ہے۔ اس میں شہروں کی تشکیل، انتظام، تجارت، دستکاری اور سنگ تراشی کی ترقی ہوئی۔ موہنجوداڑو، ہڑپا، دھولاویرا اور لوتھل جیسے تہذیب کے اہم مراکز اسی وقت ترقی پائے۔

ہڑپا تہذیب کے زوال کا دور - ہڑپا کے بعد کی تہذیب کے زمانے (تقریباً ۱۹۰۰ ق م سے ۱۳۰۰ ق م) میں اس تہذیب کا آہستہ آہستہ زوال شروع ہوگیا۔ وہاں کے اہم مراکز تباہ ہوگئے۔ کچھ مقامات پر تہذیب کے باقیات ملے جس سے تہذیب کی بدلتی ہوئی شکل کے بارے میں معلومات ملتی ہے۔

آیئے تلاش کریں۔

'ہڑپا تہذیب' کے نقشے میں دیکھیے کہ قدیم بھارت میں ہڑپا تہذیب کا پھیلاؤ کہاں تک تھا۔ ہڑپا، موہنجوداڑو، لوتھل، کالی بنگن، دھولاویرا، راکھی گڑھی یہ شہر کس حصے میں ہیں؟ اندراج کیجیے کہ یہ مقامات آج کے دور میں کس علاقے میں ہیں۔

۳ء۲ مقام اور وسعت

ہڑپا تہذیب کی اہم آبادی دریائے سندھ اور اس کی معاون ندیوں کے کناروں پر تھی۔ ان ندیوں کے کنارے کی زرخیز زمین کی وجہ سے زراعت کو فروغ ملا۔ ندیوں کے کنارے بستیاں قائم ہوئیں۔ ان میں ہڑپا، موہنجوداڑو، کالی بنگن، لوتھل، دھولاویرا، راکھی گڑھی، بناولی اور چھوڑو وغیرہ اہم مقامات

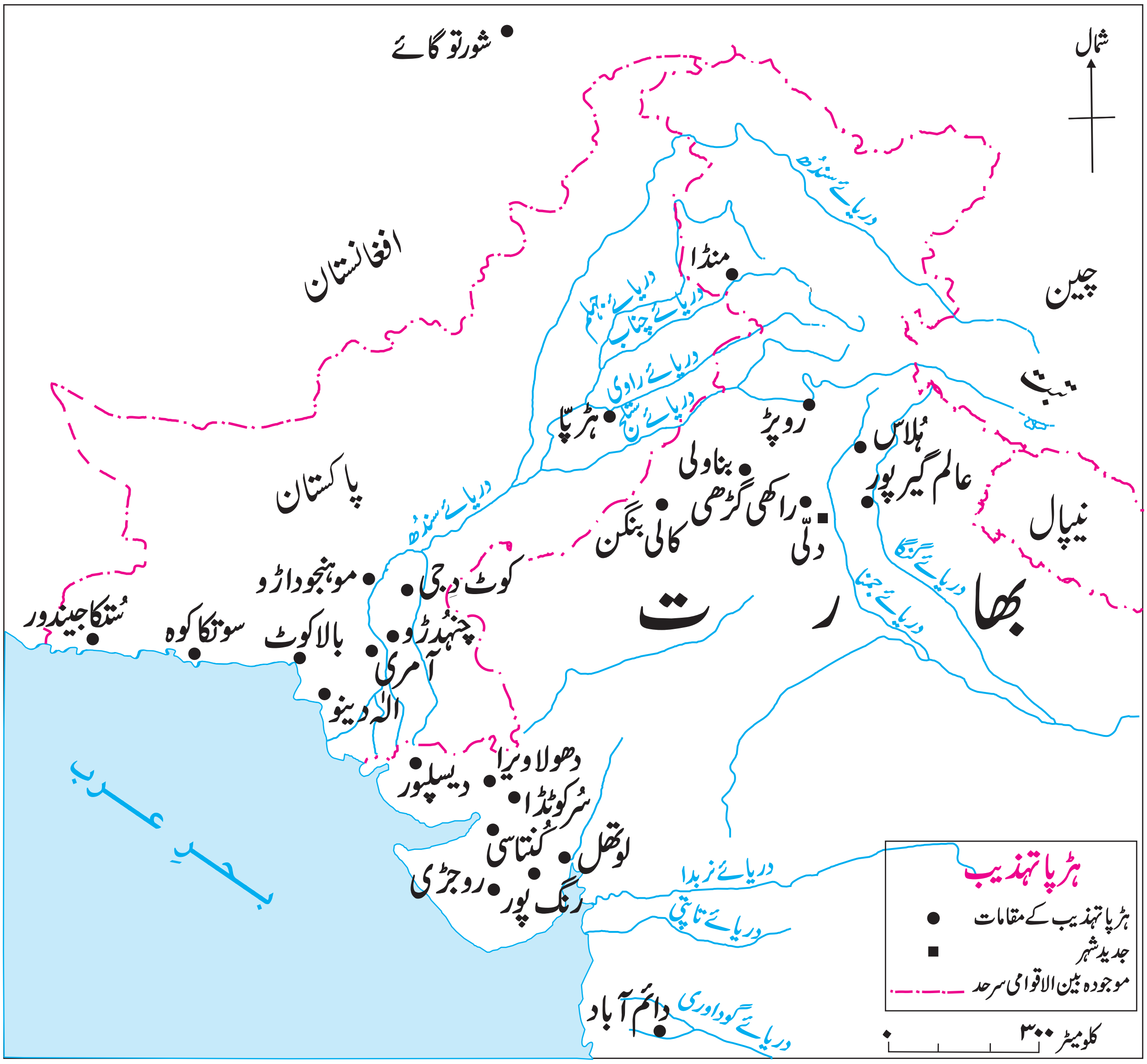

ہیں۔ ہڑپا تہذیب کی جغرافیائی وسعت تقریباً ۱۵ لاکھ مربع کلومیٹر تھی۔ ہڑپا تہذیب کا پھیلاؤ شمال میں جموں کشمیر کے مانڈا سے لے کر بھارت کے مغربی ساحل پر گجرات کے دھولاویرا اور لوتھل، نیز مہاراشٹر میں احمد نگر (آج کا اہلیانگر) کے قریب دائم آباد تک پھیلا ہوا تھا۔ مغرب میں بلوچستان (آج کا پاکستان) تک یہ تہذیب پہنچی ہوئی تھی جبکہ مشرق میں اس کا پھیلاؤ اُترپردیش کے عالمگیر پور تک تھا۔ دور دراز کے علاقوں کے ساتھ تجارت ہڑپا تہذیب کے پھیلاؤ کی اہم وجہ تھی۔

۳٫۳ عوامی زندگی

ہڑپا تہذیب کے مقامات کی کھدائی میں ملنے والے ثبوتوں سے وہاں کی عوامی زندگی کی معلومات ملتی ہے۔ جو مادّی ثبوت سامنے آئے ہیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ ان کا طرزِ زندگی بہت منظّم تھا۔ شہر کی بہترین منصوبہ بندی، کشادہ سڑکیں، مکانات کی تعمیر، گندے پانی کی نکاسی کا بہترین نظام، تحریر والی مہریں، اعلیٰ معیار کے مٹی کے برتن اور مختلف قسم کے کھلونے، ہڑپا تہذیب کی خصوصیات ہیں۔

طرزِ زندگی اور مکانات کی تعمیر :

ہڑپا تہذیب کے لوگوں کے گھر پکی اینٹوں کے بنے ہوتے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہڑپا تہذیب کے لوگوں نے اپنے گھروں کی تعمیر کے لیے جو طریقہ استعمال کیا تھا، اسے 'انگلش بانڈ' طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس طریقے میں آڑی اور کھڑی اینٹوں کو اس مخصوص انداز میں چُنا جاتا تھا جس سے دیواریں زیادہ مضبوط اور پائیدار بنتی تھیں۔ ایک اینٹ کا تناسب عام طور پر 1:2:4 ہوتا تھا۔ انھوں نے یہ طریقہ اس لیے استعمال کیا تا کہ وہ اپنے گھروں کو سیلاب، زلزلے اور ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رکھ سکیں۔

گھروں کے بیچ میں آنگن، اس کے چاروں طرف کمرے، اور داخلی دروازے کے پاس کنواں اور بیت الخلا ہوتا تھا۔ پانی کی فراہمی اور گندے پانی کی نکاسی کا نظام بہت بہترین تھا۔ ہر گھر سے گندا پانی باہر نکالنے کے لیے مٹی کے پکے ہوئے پائپوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ایک خاص بات یہ تھی کہ سڑکوں کی نالیاں اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں اور وہ اچھی طرح ڈھکی ہوتی تھیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ عوامی صحت کے بارے میں کتنے باشعور تھے۔

آپ کی کیا رائے ہے؟

ہڑپا تہذیب سے لے کر 'سوچھ بھارت ابھیان' تک سوچا جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ صفائی ایک بنیادی ضرورت ہے۔

بتایئے تو بھلا!

آپ کے گاؤں یا شہر میں صاف صفائی کس طرح برقرار رکھی جاتی ہے، اس کی معلومات دیجیے۔

ہڑپا دور کے شہروں کی سڑکوں کا جال متوازی اور ایک دوسرے کو قائمۃ الزاویہ پر کاٹتا ہوا بچھایا گیا تھا جس کی وجہ سے بننے والی چوکور کھلی جگہوں پر گھر بنائے جاتے تھے۔ شہر کے دو یا اس سے زیادہ حصے ہوتے تھے۔ ان میں 'کوٹ' (قلعہ) کے نام سے پہچانے جانے والے حصے میں شاید شہر کے حکمراں رہتے ہوں گے۔ یہ کوٹ کسی قلعے کے 'بالا قلعہ' کی طرح اونچائی پر بنا ہوتا تھا۔ اس کے ارد گرد کے شہر میں عام لوگ رہتے ہوں گے۔ ہر حصے کی الگ سے دیوار (قلعہ بندی) کی گئی ہوتی تھی۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

'بالا قلعہ' کا مطلب کسی قلعے کا سب سے اندرونی اور محفوظ حصہ ہوتا ہے، جسے قلعے کا دل مانا جاتا ہے۔ یہ عام طور پر قلعے کی سب سے اونچی جگہ پر بنایا جاتا ہے تا کہ آس پاس کے علاقے پر نظر رکھنا آسان ہو اور دشمن کے حملے کے وقت یہ آخری حفاظتی ٹھکانا ثابت ہو۔ بالا قلعے میں محل، دربار، اسلحہ خانہ، اناج کا گودام اور عبادت گاہ جیسے اہم مقامات ہوتے تھے۔ رائے گڑھ، راج گڑھ قلعوں میں یہ بالا قلعے بہت اہمیت کے مقام تھے۔ ان میں سے کسی بالا قلعے کی تصویر اپنی بیاض میں بنایئے۔

موہنجوداڑو کا 'عظیم غسل خانہ' اس دور کے طرزِ تعمیر کا ایک خاص نمونہ ہے۔ دانشوروں کا ماننا ہے کہ اس تالاب اور اس کے

موہنجوداڑو کا عظیم غسل خانہ

آس پاس کے علاقے میں بنیادی طور پر کچھ مذہبی رسومات ادا کی جاتی ہوں گی۔ اس میں ایک بڑا حوض ہے جس کی لمبائی تقریباً ۱۲ میٹر، چوڑائی ۷ میٹر اور گہرائی ۲ء۵ میٹر ہے۔ یہ پکی اینٹوں سے بنا ہوا تھا اور پانی کی نکاسی کے لیے مناسب نالیوں کا انتظام تھا۔ اس کے ارد گرد چھوٹے کمرے تھے۔

خوراک کے طریقے

گیہوں، جَو، مٹر، تل، راگی، مسور اور مختلف قسم کی دالیں لوگوں کی غذا کا اہم حصہ تھیں۔ دودھ، گوشت اور مچھلیاں بھی کچھ جگہوں پر کھائی جاتی تھیں۔ کھانا پکانے کے لیے وہ مٹی کے برتن استعمال کرتے تھے۔ کچھ برتنوں پر خوبصورت رنگ و نقاشی بھی ہوتی تھی۔ یہ نقاشی لال رنگ کے برتنوں پر کالے رنگ سے کی جاتی تھی۔ ان پر مچھلیوں کے چھلکے، ایک دوسرے میں گتھے دائرے اور پیپل کے پتوں جیسی علامتیں بنی ہوتی تھیں۔

برتن

آیئے بات چیت کریں۔

گیہوں، چنا، چاول، جَو، مسور، اُڑد، باجرا وغیرہ میں سے کون سا اناج ہڑپا تہذیب کے دور میں تھا اور کون کون سا اناج نہیں تھا، اس پر اپنی جماعت میں بات چیت کیجیے۔

کپڑے اور زیورات:

ہڑپا تہذیب کے لوگوں کے کپڑے اور زیورات اس دور کی ٹیکنالوجی، حسن کے ذوق اور طرز زندگی کی معلومات دیتے ہیں۔ انھوں نے کپاس اور ریشم کے دھاگوں سے کپڑے تیار کیے تھے۔

ہڑپا تہذیب کے زیور

آثارِ قدیمہ کی کھدائی میں ملے ہوئے آثار کی بنیاد پر ان کے لباس کے بارے میں اندازے قائم کیے جاسکتے ہیں۔ مرد اور عورتوں کے پہناوے میں گھٹنوں تک کا لباس اور شال شامل تھی۔ وہ زیورات بنانے میں بہت ماہر تھے۔ وہ مٹی، رنگ برنگے پتھروں، سیپ، تانبے، چاندی اور سونے کے موتی بناتے تھے۔ دوسرے ملکوں خاص طور پر میسوپوٹیمیا میں ان کی بڑی مانگ تھی۔ وہ ہار، بالیاں، بازوبند، چوڑیاں، انگوٹھیاں اور کمر بند کا استعمال کرتے تھے۔

پیشے اور تجارت:

ہڑپا تہذیب کے لوگ زراعت کرکے مختلف فصلیں (خاص طور پر گیہوں اور جو) اُگاتے تھے۔ انھیں کپاس کے بارے میں معلوم تھا۔ کاریگر لوہا، کانسہ، مٹی، سونے سے چیزیں بنانا اور کپڑا بُننا جیسے پیشوں سے وابستہ تھے۔ وہ مٹی کے بہترین برتن بناتے تھے۔ انھیں کشتی رانی معلوم تھی اس لیے دور دراز کی تجارت ممکن تھی۔

مفت تقسیم کے لیے

کیا آپ جانتے ہیں؟

کالی بنگن میں دنیا کی سب سے پرانی ہل چلائی ہوئی کھیتی کی زمین ملی ہے۔ کالی بنگن کا یہ علاقہ موجودہ ریاست راجستھان کے ضلع ہنومان گڑھ میں واقع گھگر دریا کے کنارے واقع ہے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ کالی بنگن کے کسان زراعت میں ترقی یافتہ تھے۔ انھوں نے گیہوں، ستو، چنا جیسے کئی اناج کی فصل اُگائی تھی۔ آج بھی کالی بنگن (راجستھان) کے علاقے میں کھیت جوتنے کے لیے اونٹ استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے نشانات ہڑپا دور کے نشانات سے ملتے جلتے ہیں۔

کالن بنگن کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ یہاں اگنی کنڈ بھی ملے ہیں جو شاید مذہبی رسومات کے لیے استعمال ہوتے تھے۔ ہڑپا تہذیب کی طرح یہاں بھی گندے پانی کی نکاسی کا نظام، اینٹ کے گھر اور مہروں کے نمونے ملے ہیں۔

ہڑپا تہذیب کے لوگوں نے صرف پڑوسی شہروں سے ہی نہیں، بلکہ دور دراز کے ملکوں میسوپوٹیمیا (موجودہ عراق)، مصر علاقوں کے ساتھ چیزوں کی لین دین قائم کی تھی۔ وہ موتی، زیورات، مٹی کے برتن اور کپاس فروخت کرتے تھے اور بدلے میں دھاتیں اور قیمتی پتھر لاتے تھے۔ ان میں فائنس (نیلے اور ہرے کانچ جیسا مادّہ) اور عقیق (سرخ پتھر) کے لمبے موتیوں کی خاص اہمیت تھی۔ ہڑپا میں تیار ہونے والی فائنس کی چوڑیاں، منکے اور زیورات جنوبی میسوپوٹیمیا کے علاقے سُمیر میں بڑے پیمانے پر بھیجے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ عقیق (سرخ پتھر) سرخ رنگ کا موتی میسوپوٹیمیا میں فروخت کیا جاتا تھا۔ وہاں اسے زیورات اور مذہبی چیزوں کی تشکیل میں استعمال کیا جاتا۔ اس تجارت سے ہڑپا تہذیب کی معاشی ترقی ہوئی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اِنّا دیوی سُمیر تہذیب کی ایک اہم دیوی تھی۔ میسوپوٹیمیا کی عظیم داستانوں میں دیومالائی کہانیوں سے ہمیں ہڑپا کے زمانے کی تجارت کے متعلق اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اِنّا دیوی اپنی شان و شوکت کی علامت کے طور پر لاجورد (لپیس لازولی) کا استعمال کرتی تھی۔ لاجورد نیلے رنگ کا

ایک قیمتی پتھر ہے۔ قدیم زمانے میں لاجورد کو انتہائی نایاب اور قیمتی مانا جاتا تھا۔ اس کی کانیں افغانستان میں تھیں۔ ہڑپا تہذیب کے تاجر اس کی تجارت کیا کرتے تھے۔ میسوپوٹیمیا

میں اس پتھر کی بہت زیادہ مانگ تھی۔ اپنّا دیوی کی کہانی میں لاجورد کا ذکر، قدیم میسوپوٹیمیا اور ہڑپا تہذیب کے درمیان تجارتی تعلقات، ثقافتی تبادلے اور مذہبی روایات کو جوڑنے والی ایک اہم کڑی ہے۔ دیومالائی کہانیوں کو تاریخ کا ایک اہم ماخذ تسلیم کیا جاتا ہے کیوں کہ ان میں اس دور کے سماج، ثقافت، مذہب اور سیاسی حالات کی عکاسی ہوتی ہے۔ ان کہانیوں میں حقیقی تاریخی واقعات، شخصیات یا مقامات کے حوالے موجود ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ تاریخ کے مطالعے کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔

اس دور کا لوتھل شہر ایک اہم بندرگاہ تھا۔ یہاں ایک بہت بڑی گودی (جہازوں کے ٹھہرنے کی جگہ) ملی ہے۔ ہڑپا کی تجارت بحرِ عرب کے ساحل سے ایران کی خلیج تک چلتی تھی۔ ہڑپا کے لوگوں کی مہریں خاص طور پر تجارت کے لیے استعمال کی جاتی ہوں گی۔ ان مہروں پر بیل، ہاتھی، بھینس، گینڈے اور شیر جیسے جانوروں کی تصویریں اور کبھی کبھی انسانی شکلیں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔

بتائیے تو بھلا!

تصویر میں دی ہوئی ہڑپا کے زمانے کی مہر دیکھیے، اس پر ایک سینگ والے خیالی جانور (یونیکورن) کی تصویر نظر آ رہی ہے۔ کیا آپ نے کسی چیز یا عمارت پر ایسے خیالی جانور دیکھے ہیں؟

فن اور تفریح

ہڑپا تہذیب کے لوگ فن سے محبت کرنے والے اور ماہر کاریگر تھے۔ انھوں نے مٹی، دھات اور قیمتی پتھروں کا استعمال کر کے کئی خوبصورت چیزیں بنائیں۔ ہڑپا تہذیب سے کانسے کا ایک مجسمہ ملا ہے جسے 'رقاصہ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہڑپا کے لوگوں نے جانوروں کی شکلیں، کھلونے اور مہریں بھی بنائی تھیں۔ ہڑپا تہذیب کی ایک بہت مشہور اور اہم چیز وہاں ملنے والا ایک انوکھا مجسمہ ہے۔ یہ مجسمہ موہنجوداڑو کے مقام پر کھدائی کے دوران ملا تھا جسے دلّی کے نیشنل میوزیم میں رکھا گیا

ہڑپا تہذیب کا فنی نمونہ

ہے۔ یہ مجسمہ ایک پرسکون، پُراسرار اور قابلِ احترام شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسے 'راجا-مذہبی پیشوا' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ہڑپا تہذیب کے مٹی کے کھلونے

آثارِ قدیمہ کی کھدائی میں ملنے والی چیزوں سے پتا چلتا ہے کہ بچوں کے لیے خاص کھلونے بنائے جاتے تھے۔ یہ کھلونے مٹی کے بنے ہوتے تھے۔ ان میں بیل، کتا اور ہاتھی جیسے جانوروں کے ماڈل، اور پہیوں والی گاڑی، لٹو اور سیٹی شامل تھے۔

۳ء۴ ہڑپا تہذیب کے زوال کے اسباب

ہڑپا تہذیب بھارت کی ایک بہت ترقی یافتہ اور خوشحال تہذیب تھی۔ لیکن کچھ عرصے بعد اس تہذیب کا آہستہ آہستہ زوال شروع ہوگیا۔ اس زوال کے پیچھے کیا اسباب تھے، اس پر تحقیق کی گئی ہے۔ سب سے اہم وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ شاید ندیوں کے بہاؤ میں تبدیلی آ گئی تھی۔ ندی کا راستہ بدلنے کی وجہ سے پانی کی کمی پیدا ہوگئی۔ اس سے زراعت اور عام زندگی پر برا اثر پڑا۔ دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ سیلاب، قحط یا زلزلہ جیسی قدرتی آفتوں کی وجہ سے شہر تباہ ہو گئے ہوں گے۔ ایک اور اہم وجہ یہ ہے کہ ۲۳۰۰ء قبل مسیح کے آس پاس سُمیری تجارت کم ہونے لگی اور یہیں سے ہڑپا تہذیب کے زوال کا آغاز ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سارگون سلطنتِ اَکّد کا ایک طاقتور راجا تھا۔ اس کے دَور میں میسوپوٹیمیا اور ہڑپا تہذیب کے درمیان سمندری تجارت کے ثبوت ملتے ہیں۔ اس تجارت کے ذریعے لاجورد، سونا، چاندی، تانبا، موتی جیسی قیمتی چیزوں کا لین دین ہوتا تھا لیکن سارگون کے دور کے بعد میسوپوٹیمیا میں سیاسی عدم استحکام پیدا ہوگیا۔ اس کا اثر ہڑپا تہذیب کی تجارت پر بھی ہوا جس کی وجہ سے سارگون کے زمانے کی تجارت آہستہ آہستہ رک گئی۔ نتیجتاً ہڑپا تہذیب کے شہروں کی معیشت گرنے لگی، صنعت و حرفت کم ہو گئی اور لوگوں نے شہر چھوڑ کر چھوٹے گاؤوں کی طرف ہجرت کرنا شروع کردیا۔

ہڑپا تہذیب کا اثر لمبے عرصے تک قائم رہا۔ اگرچہ آج ہڑپا تہذیب کے شہر ختم ہو چکے ہیں پھر بھی ان کی باقیات سے ہمیں اس وقت کی تاریخ، روایات اور طرزِ زندگی کے بارے میں اہم معلومات ملتی ہے۔ اس تہذیب سے ہم فطرت کے ساتھ ہم آہنگی، صاف صفائی، نظم و ضبط اور سادہ زندگی کی اہمیت سیکھ سکتے ہیں۔ اسی لیے ہڑپا صرف ایک قدیم تہذیب ہی نہیں ہے بلکہ ہماری ثقافت کا ایک قابلِ فخر ورثہ ہے۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

ہڑپا تہذیب کے شہروں کے کیا نام تھے؟ وہ شہر کیسے تھے؟ وہاں کون سے فن پارے ملے ہیں؟ کون سی چیزوں کی تجارت ہوتی تھی؟ وغیرہ معلومات درج ذیل سطور میں لکھیے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

مشق

سوال ۱ الف) دیے ہوئے متبادل کی مدد سے خالی جگہیں پر کیجیے۔

۱۔ ہڑپا تہذیب کی دریافت .... دریا کے کنارے ہوئی۔

الف) گنگا ب) جمنا

ج) سندھ د) گوداوری

۲۔ ہڑپا تہذیب کا عظیم غسل خانہ .... مقام پر ملا۔

الف) دھولاویرا ب) لوتھل

ج) کالی بنگن د) موہنجوداڑو

۳۔ ہڑپا تہذیب کے ....شہر میں گودی (بندرگاہ) ملی ہے۔

الف) لوتھل ب) راکھی گڑھی

ج) بناولی د) دھولاویرا

ب) صحیح ہیں یا غلط، لکھیے۔

۱۔ دور دراز کے علاقوں کے ساتھ ہونے والی تجارت ہڑپا تہذیب کے پھیلاؤ کی اہم وجہ تھی۔ ☐

۲۔ ہڑپا تہذیب کے لوگ عوامی صحت کے بارے میں باشعور نہیں تھے۔ ☐

۳۔ ہڑپا تہذیب کے زوال کا ایک سبب تجارت کا سست پڑنا تھا۔ ☐

سوال ۲ الف) تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

ہڑپا تہذیب کی خصوصیات

ب) معمے سے کھدائی میں حاصل شدہ شہروں کے نام لکھیے۔

م	و	ہ	ن	ج	و	د	ا	ڑ	و
ر	چ	ڑ	ع	ر	ت	ی	ح	ے	ہ
ا	ل	پ	ک	ل	و	تھ	ل	م	ا
ک	د	پ	ش	س	م	ن	م	ص	ث
ی	ر	ا	کھ	ی	گ	ڑھ	ی	ر	غ
گ	دھ	و	ل	ا	و	ی	ر	ا	ڑ
م	ے	س	و	پ	و	ٹ	م	ی	ا
ق	پ	چ	ب	ن	ا	و	ل	ی	س

سوال ۳ الف) نوٹ لکھیے۔

۱۔ موہنجوداڑو کا عظیم غسل خانہ

۲۔ ہڑپا تہذیب کے کپڑے اور زیورات

۳۔ ہڑپا تہذیب کے فن اور تفریح

سوال ۴) سبق میں دیے ہوئے نقشے کا مشاہدہ کرکے سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ بھارت کی ریاست راجستھان کی ہڑپا تہذیب کے کسی ایک مقام کا نام لکھیے۔

۲۔ بھارت کی بین الاقوامی سرحد کے باہر ہڑپا تہذیب کے کسی ایک مقام کا نام لکھیے۔

۳۔ 'مانڈا' ہڑپا تہذیب کا مقام کس ندی کے کنارے ہے؟

۴۔ 'دائم آباد' ہڑپا تہذیب کا مقام موجودہ دور میں بھارت کی کس ریاست میں ہے؟

سوال ۵ درج ذیل سوالوں کے تفصیلی جواب لکھیے ۔

ا۔ ہڑپا تہذیب کی منظّم شہری منصوبہ بندی آج کے شہروں کی منصوبہ بندی کے لیے مثالی کیسے ثابت ہوسکتی ہے؟ واضح کیجیے۔

۲۔ ہڑپا تہذیب کے شہروں کی معیشت زوال پذیر کیوں ہونے لگی؟

عمل

- ہڑپا تہذیب کی کھدائی کے کسی مقام کا ماڈل تیار کیجیے۔
- آپ کے مقامی ماحول کے راستوں کی تشکیل اور ہڑپا تہذیب کے راستوں کی تشکیل کے موضوع پر جماعت میں بات چیت کیجیے۔

سرگرمی

ا۔ ہڑپا دور کے منصوبہ بند شہروں، مکانات، سڑکوں، پانی کے انتظام اور گندے پانی کی نکاسی کے نظام کا ایک ماڈل تیار کیجیے۔

۲۔ حکومتِ مہاراشٹر کی ویب سائٹ
https://water.maharashtra.gov.in/en/scheme/sant-gadgebaba-gram-swachhta-abhiyan/
سے ’سنت گاڈگے بابا گرام سوچھتا ابھیان‘ (دیہی صفائی مہم) کے بارے میں معلومات حاصل کرکے اسے اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

***

۴ ویدک تہذیب

۴٫۱ ویدک ادب	۴٫۲ ویدک دور کی عوامی زندگی

کیا آپ نے کبھی 'سوڈوکو' کھیل کھیلا ہے؟

سوڈوکو کھیل منطق اور اعداد کے علم کا سنگم ہے۔ یہ کھیل جدید دور میں بنایا گیا ہے۔ درج ذیل چوکون میں ۱ سے ۹ تک ہندسے اس طرح بھریے کہ ہر کھڑی اور آڑی قطار میں ہر ہندسہ ایک ہی بار آئے۔

۸		۳		۷		۲	۴	
۱				۲	۵		۷	۸
		۵	۶			۹		
۲			۹				۶	
	۹	۸				۵	۳	
	۳				۸			۷
		۱			۲	۴		
۹	۵		۷	۴				۱
	۸	۶		۳		۷		۹

اب ذرا سوچیے، ہزاروں سال پہلے، جب نہ کمپیوٹر تھا، نہ کیلکو لیٹر، تب وید دور کے شنکر اچاریہ شری بھارتی کرشن تیرتھ نے ویدک ریاضی نامی کتاب میں کچھ اُصول ترتیب دیے ہیں جس سے بڑے بڑے اعداد کی ضرب منٹوں میں نہیں بلکہ سیکنڈوں میں زبانی حل کی جاسکتی تھی۔

ہمیں 98×99 کی مثال حل کرنا ہے۔

ویدک ریاضی میں اس کا ایک ضابطہ ہے: 'निखिलं नवतश्चरमं दशत:' (سب کو نو سے اور آخری کو دس سے گھٹائیں)۔
اس کے مطابق:

مرحلہ ۱

98 − 100 (بنیاد) = −02

99 − 100 (بنیاد) = −01

مرحلہ ۲

98 ↘↗ −02
99 ↗↘ −01

- - - - - - - - - - - - - - -

اس لیے حاصل ضرب 9702

ترچھی تفریق کیجیے، آپ کو یکساں جواب ملے گا۔ جواب ہے 97، اسے بائیں جانب لکھیے اور $(-02) \times (-01) = 02$ یہ جواب عدد 97 کے آگے لکھیے۔

جواب : $98 \times 99 = 9702$

جس زمانے میں بجلی، کمپیوٹر یا موبائل نہیں تھے، اس زمانے میں علم اور سائنس سے مالا مال تہذیب ہمارے ملک میں تھی۔ ویدک تہذیب ہماری بھارت کی قدیم اور شاندار تہذیب ہے۔ 'وید' گرنتھ میں اس زمانے کے لوگ کیا سیکھتے تھے، ان کا طرزِ زندگی کیسا تھا، اس کا بہت خوبصورت بیان ملتا ہے۔

ویدک تہذیب کے لوگوں کو علم کیسے حاصل ہوا ہوگا؟

وید کا مطلب کیا ہے؟

کیا ان کا معاشرتی ڈھانچا آج بھی موجود ہے؟

ریاضی، سائنس، یوگا، آیوروید جیسے بے شمار موضوعات کا علم انھیں کیسے حاصل ہوا؟

آیئے، ہم معلوم کرتے ہیں کہ یہ علم کہاں سے آیا اور ہمیں کیا بتا کر گیا۔

۴ء۱ ویدک ادب

'وِدْ' کا مطلب ہے جاننا۔ اسی سے اسم 'وید' بنا۔ اس کا مطلب 'علم' ہے۔ ویدک ادب کو بھارت کے قدیم ترین ادب میں سب سے اہم مقام حاصل ہے۔ یہ ادب بنیادی طور پر ویدوں میں جمع کیا گیا ہے۔ یہ وید قدیم دور کے علم، مذہب، فلسفہ اور طرز زندگی کا اہم ذریعہ ہیں۔ ویدوں میں موجود 'رِچا' (دیوتاؤں کی تعریف) رشیوں نے تخلیق کیے۔ ویدوں کے کچھ 'سوُکت' عورتوں نے بھی تخلیق کیے ہیں۔

رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھروا وید یہ چار وید ہیں۔ وید سنسکرت زبان میں لکھے گئے ہیں۔ ان کا تعلق بنیادی طور پر منتر، تعریف، مذہبی رسومات، فلسفے اور سماجی زندگی سے ہے۔ رگ وید سب سے قدیم وید ہے۔

ان چار ویدوں کو 'سنہتا' کہا جاتا ہے۔ ان سنہتاؤں کی بنیاد پر ہر وید کے لیے براہمن گرنتھ، آرنیک، اور اُپنشدیں لکھی گئیں۔ ویدک ادب میں یہ تمام شامل ہیں۔

براہمن گرنتھ - براہمن گرنتھ ویدوں کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ گرنتھ بنیادی طور پر یگیہ، پوجا اور مذہبی رسومات سے متعلق ہیں۔ یگیہ کیسے کیا جائے، کون سے منتر پڑھے جائیں اور ان کا کیا مطلب ہے، اس کی تفصیل اس میں دی ہوئی ہے۔

آرنیک - 'آرنیک' لفظ 'آرنیہ' یعنی جنگل سے بنا ہے۔ کیونکہ یہ گرنتھ جنگلوں میں رہ کر سادھوؤں اور دانشوروں نے لکھے تھے۔ ان گرنتھوں میں یگیہ کے گہرے معنی، دھیان، سادھنا

دی ہوئی جدول کو ایک ساتھ پڑھیے۔ ان چار ویدوں کے اہم موضوعات، ان کی خصوصیات اور اہمیت آپ کو آسانی سے سمجھ میں آجائے گی۔

رگ وید	یجر وید	سام وید	اتھروا وید
مرکزی موضوع - منتر، دیوتاؤں کا تعریفی کلام	مرکزی موضوع - یگیہ، ہون، مذہبی رسومات	مرکزی موضوع : منتر پڑھنا	مرکزی موضوع : طرزِ زندگی، زراعت، علاج معالجہ
خصوصیت : اگنی، اندر، ورون جیسے دیوتاؤں کی تعریف والے شلوک	خصوصیت : یگیہ کا عمل، ہون کا طریقہ	خصوصیت : منتر کو سر تال میں گانا۔	خصوصیت : علاج معالجہ، گھریلو ہون کا طریقہ
اہمیت : قدیم وید، دیوتاؤں کی تعریف اور یگیہ کی اہمیت سکھاتا ہے۔	اہمیت : مذہبی رسومات، مذہبی آرا و افکار سکھاتا ہے۔	اہمیت : موسیقی اور منتر کی مشق	اہمیت : صحت، ادویات، گھریلو نسخے، زندگی کے لیے مفید علم کی فکر کو پروان چڑھاتا ہے۔

اور روح کے بارے میں فلسفیانہ خیالات پیش کیے گئے ہیں۔

اپنشد – لفظ 'اپنشد' کا مطلب ہے گرو کے پاس بیٹھ کر علم حاصل کرنا۔ ان گرنتھوں میں روح، پرماتما، کائنات اور فلسفے کا علم دیا گیا ہے۔ اپنشدوں میں روزمرہ زندگی سے آگے بڑھ کر عملی علم پر زور دیا گیا ہے۔

بتائیے تو بھلا!

۱۔ اس وید میں بنیادی طور پر دیوتاؤں کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اس میں فطری دیوتاؤں کا ذکر ہے۔

جواب : ....

۲۔ اس وید میں یگیہ کرنے کے طریقے اور رسمیں دی ہوئی ہیں۔

جواب : ....

۳۔ اس وید میں درج تعریفی کلام سر تال میں گایا جاتا ہے۔ اس کے شلوکوں کو موسیقی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

جواب : ....

۴۔ اس وید کو 'عام لوگوں کی زندگی سے جڑا ہوا وید' مانا جاتا ہے، کیوں کہ اس میں صحت اور گھریلو علاج کی معلومات دی ہوئی ہے۔

جواب : ....

۴٫۲ ویدک دور کی عوامی زندگی

ویدک دور کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ماقبل ویدک دور (جسے رگ وید دور بھی کہا جاتا ہے) اور مابعد ویدک دور۔

ماقبل ویدک دور کا زمانہ عموماً ۱۵۰۰ ق م سے ۱۰۰۰ ق م مانا جاتا ہے۔ اس دور کی معلومات خاص طور پر رگ وید سے ملتی ہے۔ اس دور کے لوگوں کا پیشہ مویشی پالن تھا اور آہستہ آہستہ زراعت کا آغاز ہوا۔ اس دور میں گائے اہم سرمایے کی نشانی تھی۔

مابعد ویدک دَور ۱۰۰۰ ق م سے ٦۰۰ ق م مانا جاتا ہے۔ اس دور میں ویدک لوگوں نے گنگا ندی کی وادی کی طرف ہجرت کی اور وہیں مستقل طور پر آباد ہو گئے۔ زراعت، تجارت اور دستکاری کے عروج کے ساتھ ان کی زندگی نے ترقی کی۔ اسی دور میں شہروں کا آغاز ہوا۔

ویدک دور

ماقبل ویدک دور	مابعد ویدک دور
تقریباً ۱۵۰۰ قبل مسیح سے ۱۰۰۰ قبل مسیح تک	تقریباً ۱۰۰۰ قبل مسیح سے ٦۰۰ قبل مسیح تک

خاندان اور سماج کی تشکیل

ویدک دور میں سماج کی سب سے چھوٹی اکائی خاندان تھا۔ ہر خاندان میں دادا، دادی، والدین، بچے اور دیگر رشتے دار ایک ساتھ رہتے تھے۔ آج کی طرح اس دور کا سماج بھی پدرسری تھا۔ یعنی خاندان کے فیصلے کرنے کا حق خاندان کے مرد سربراہ کے پاس ہوتا تھا۔ خاندان کے سربراہ کو 'گرہ پتی' کہا جاتا تھا۔ خاندان کے تمام افراد سربراہ کے احکامات کی تعمیل کرتے تھے۔ کئی خاندان مل کر ایک گاؤں بنتا تھا اور ایسے کئی گاؤں مل کر ایک 'جَن' (ریاست) بنتا تھا۔ گاؤں کے مُکھیا کو 'گرامنی' اور ریاست کے سربراہ کو 'راجا' کہا جاتا تھا۔ سماج کے تمام افراد پر مذہب، سچائی اور انصاف پر عمل کرنا لازمی تھا۔ لوگ باہمی تعاون اور محبت سے رہتے تھے۔ براہمن، کشتریہ، وَیشیہ اور شودر چار طبقات تھے۔

تعلیم

ویدک دور میں تعلیم کو سماج کی انتہائی اہم چیز مانا جاتا تھا۔ طالب علموں کو گروکل (مدارس/اسکول) کے ذریعے تعلیم دی جاتی تھی، جس کا مطلب گرو (استاد) کے آشرم میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا تھا۔ طالب علموں کو گرو کے آشرم میں سخت نظم و ضبط کی زندگی گزارنا سکھایا جاتا تھا۔ گرو انھیں ایک مثالی زندگی گزارنے میں رہنمائی کرتے تھے۔ طالب علموں کو وید، ریاضی، فلکیات، آیوروید، موسیقی، اخلاقیات اور جنگی فنون جیسے مضامین

گروکل

کی تعلیم دی جاتی تھی۔ تعلیم کا مقصد محض علم حاصل کرنا نہیں تھا، بلکہ عاجزی، نظم وضبط، مذہب اور خود پر قابو پانا جیسی اقدار کو اپنانا تھا۔

آیئے غور کریں۔

اگر آپ گروکل میں پڑھ رہے ہوتے، تو آپ کا روز کا معمول کیسا ہوتا؟ اس پر ایک مضمون لکھیے۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

قدیم بھارتی ادب کی کہانیاں تاریخ اور ثقافت کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لیے بہت کارآمد ہوتی ہیں۔ ان سے سماج کی تشکیل اور اس دور کی اہم اخلاقی قدروں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ آپ بھی کچھ ایسی کہانیاں تلاش کیجیے اور اپنی جماعت میں ڈرامے کی شکل میں پیش کیجیے۔

آشرم کا نظام

قدیم بھارت کی ویدک تہذیب میں آشرم کا نظام موجود تھا۔ اس نظام میں انسان کی زندگی کے چار مثالی مراحل تسلیم کیے گئے ہیں۔ ہر مرحلے میں انسان کے کچھ خاص فرائض اور مقاصد طے کیے جاتے۔

چار مراحل

برہمچریہ مرحلہ- یہ زندگی کا پہلا مرحلہ مانا جاتا تھا۔ اس میں بچے کو گرو کی نگرانی میں رہ کر تعلیم حاصل کرنی ہوتی تھی۔ اس مرحلے میں طلبہ دل لگا کر علم حاصل کرتے تھے۔

گرہستھ مرحلہ- تعلیم مکمل ہونے کے بعد انسان شادی شدہ خاندانی زندگی میں داخل ہوتا تھا۔ اس میں شادی، خاندانی اور سماجی ذمے داریوں کو پورا کرنا شامل تھا۔

وان پرستھ مرحلہ - گرہستھ آشرم میں ذمے داریاں نبھانے کے بعد انسان کا ایک خاص عمر میں اپنے خاندان سے تھوڑا دور جا کر دھیان، تپسیا اور فلسفیانہ غور وفکر کرنا متوقع تھا۔

سنیاس مرحلہ - اسے زندگی کا آخری مرحلہ مانا جاتا۔ اس مرحلے میں توقع کی جاتی تھی کہ انسان دنیا کے رشتوں کو چھوڑ کر زندگی کا حقیقی مطلب سمجھے، ایک ہی مقام پر زیادہ دیر تک نہ رہے۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

'آشرم کے نظام' پر مبنی زندگی کے چار مراحل کی معلومات دینے والا ایک دیواری پوسٹر بنایئے۔ ہر مرحلے کی تصویر، اس کے فرائض اور اہمیت کی معلومات لکھ کر جماعت میں دکھایئے۔

ویدک دور کے لوگوں کی زندگی سادہ لیکن نظم وضبط پر مبنی تھی۔ انھیں سچائی، صبر اور سخاوت جیسی اقدار پر عمل کرنے کی اہمیت سکھائی جاتی تھی۔ سماج میں اتحاد، تعاون اور ایک دوسرے سے پیار کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ لوگ تہوار، یگیہ اور گیت-موسیقی کے ذریعے اپنی خوشیوں کا اظہار کرتے تھے۔ اناج ضائع نہ کرنا، غریبوں کی مدد کرنا اور نظم وضبط سے زندگی گزارنا اخلاقی فرائض میں شامل تھے۔ اخلاقیات کے ذریعے سماج میں مثبت تربیت کے فروغ کا نظام قائم ہوتا ہے اور انھی کی بنیاد پر انسان کی شخصیت پختہ ہوتی ہے۔ ویدک طرزِ زندگی فطرت سے ہم آہنگ اور محنت کش تھی۔

آپ کی کیا رائے ہے؟

آشرم نظام کی وجہ سے انسان کی زندگی میں منصوبہ بندی، نظم وضبط، صبر اور فرائض کا احساس پیدا ہونے میں مدد ملتی ہے۔

روزمرہ زندگی

ویدک دور کے لوگوں کی خوراک سادہ اور غذائیت سے بھرپور ہوتی تھی۔ ان کا انحصار زراعت اور جانور پالنے پر تھا، اس لیے ان کی خوراک میں اناج، دودھ، دہی، گھی، پھل اور سبزیاں وغیرہ شامل ہوتے تھے۔ وہ گیہوں، چاول، اور باجرے کی پیداوار حاصل کرتے تھے۔ نباتاتی غذا کا بھی رواج تھا۔ وہ موسم کے لحاظ سے پھل کھاتے تھے۔ صحت بخش غذا کا استعمال کرنے اور کھانا صحیح وقت پر ہی کھانے پر زور دیا جاتا تھا۔ ان کی غذا مجموعی طور پر صحت بخش اور باقاعدگی پر مبنی تھی۔

آئیے غور کریں۔

آپ کے روزمرہ کے معمول میں صبح اٹھنے کا وقت، خوراک، ورزش، مطالعہ، اور آرام کے اوقات میں باقاعدگی ہونی چاہیے۔ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ویدک دور کی عوامی زندگی میں صحت کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ قدیم بھارتی طبّی سائنس میں بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بڑھانے کے لیے متوازن غذا، یوگا اور جسمانی و ذہنی صحت پر زور دیا جاتا تھا۔ اس وجہ سے لوگ لمبی عمر پاتے اور صحت مند زندگی گزارتے تھے۔

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

خاندان میں کسی ایک دن کی خوراک کی آپ خود منصوبہ بندی کیجیے۔ ان میں سے کون سی چیز زیادہ صحت بخش ہے اور کیوں؟ اس پر خاندان کے افراد کے ساتھ بات چیت کیجیے۔

تفریح کے لحاظ سے ویدک دور کے لوگ موسیقی، رقص، گلوکاری، قصہ گوئی اور فلسفیانہ گفتگو میں دلچسپی لیتے تھے۔ تیراندازی، رتھ کی دوڑ، کُشتی اور چوسر جیسے کھیل انھیں پسند تھے۔ تہوار اور مذہبی اجتماعات سماجی اتحاد اور تفریح کو برقرار رکھنے کا اہم ذریعہ ہوتے تھے۔

ویدک دور میں موسیقی کا بہت اہم مقام تھا۔ موسیقی صرف تفریح کا ذریعہ نہیں تھی، بلکہ ویدوں کو پڑھنے میں سُروں کی بہت اہمیت تھی۔ موسیقی کو مذہبی، روحانی اور سماجی زندگی کا ایک لازمی حصہ مانا جاتا تھا۔ منتر پڑھنے کے لیے سُروں کا علم ہونا ضروری تھا۔ 'سام وید' کا خاص تعلق موسیقی سے تھا۔ اس دور میں وینا، مردنگ، شنکھ اور بانسری جیسے ساز استعمال کیے جاتے تھے۔ ان سازوں کا استعمال یگیہ، رقص اور مذہبی رسومات کے لیے کیا جاتا تھا۔ مرد اور عورتیں دونوں گانے اور رقص میں حصہ لیتے تھے۔ ویدک دور کی موسیقی بھکتی، خوشی اور روحانیت کی علامت تھی۔ اسی سے آگے چل کر بھارتی کلاسیکی موسیقی کی روایت پروان چڑھی۔

عورتوں کا مقام: ماقبل ویدک دور میں عورتوں کا سماج میں برابر کا مقام تھا۔ انھیں تعلیم حاصل کرنے کا پورا حق تھا۔ انھیں مردوں کی طرح وید پڑھنے کی آزادی تھی۔ بہت سی عورتیں مشہور دانشور (وِدوشی) تھیں۔ لوپا مُدرا، گھوشا، گارگی، میترئی اور اَپلا اُس دور کی مشہور دانشور عورتیں تھیں۔ عورتیں مذہبی رسومات اور یگیہ میں فعال حصہ لیتی تھیں۔ البتہ مابعد ویدک دور میں سماج زیادہ پدرسری بن گیا، عورتوں کی تعلیم پر پابندیاں عائد ہوئیں اور عورتوں کی آزادی کم ہوگئی۔ آہستہ آہستہ ان پر پابندیاں بڑھتی گئیں۔ خاندان اور سماج میں ان کا مقام ثانوی ہوتا گیا۔

معاشی زندگی: اس دور کے لوگوں کی معاشی زندگی بنیادی طور پر **زراعت** اور **مویشی پالن** پر منحصر تھی۔ وہ گیہوں، جو، چاول اور دیگر اناج کی فصلیں اُگایا کرتے تھے۔ ویدک دور میں پالتو جانوروں کو بے حد اہم مقام حاصل تھا۔ گائے، بیل، گھوڑے، بھیڑیں اور بکریاں اہم جانور تھے۔ گائے لین دین کا

ذریعہ تھی۔ گھوڑوں کا استعمال جنگ اور یگیہ کے افعال میں ہوتا تھا اور بیلوں کا استعمال کھیت جوتنے اور حمل و نقل کے لیے ہوتا تھا۔

زراعت کے علاوہ کئی پیشے رائج تھے۔ دھاتوں کا کام، مٹی کے برتن بنانا، کپڑا بُننا، سونے کا کام اور رتھ بنانا چند اہم صنعتیں تھیں۔ تجارت نے آہستہ آہستہ ترقی کی۔ چیزوں کے تبادلے (بارٹر) کا نظام رائج تھا۔ کچھ مقامات پر چھوٹے بازار آباد ہوگئے تھے۔ کشتی رانی اور ندی کے راستے تجارت کرنے کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ پیشہ ور اور کاریگر سماجی نظام میں اہم عناصر تھے۔ ان کی آزاد تنظیموں کو 'شرینی' کہا جاتا تھا۔ ان تنظیموں کے سربراہ کو 'شریشٹھی' کہتے تھے۔

مذہبی زندگی: ویدک دور کے لوگوں کا مذہب فطرت کی پوجا پر مبنی تھا۔ ویدک لوگوں نے فطرت کے مختلف عناصر کو دیوتاؤں کا درجہ دیا تھا۔ مثلاً آگ، ورون، ہوا، سورج، صبح، زمین اور چاند۔ اِندر کو سب سے طاقتور دیوتا مانا جاتا تھا۔ ان کا ماننا تھا کہ یگیہ میں دی جانے والی قربانی (آہوتی) آگ کے ذریعے دیوتاؤں تک پہنچتی ہے۔ یگیہ میں اناج، گھی اور کھانے پینے کی چیزوں کی آہوتی دی جاتی تھی۔ ویدک منتروں کو پڑھ کر دیوتاؤں کو خوش کیا جاتا تھا۔ ان کے مذہب کی بنیاد سچائی، انصاف اور قدرتی چکر کو برقرار رکھنے پر قائم تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارتی بحریہ کے نشان پر لکھا ہوا نعرہ 'शं नो वरुणः' اپنشد کے ایک شلوک پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب ہے پانی کے دیوتا (ورون) ہماری حفاظت کریں۔ بحریہ نے اس جملے کے ذریعے پانی کے نگراں اور سمندری راہبر ورون دیوتا کو خراج پیش کیا ہے۔ آزادی ملنے کے بعد بحریہ کے صدر کے لیے badge طے کرتے وقت اُس وقت کے گورنر جنرل سی. راج گوپالا چاری نے یہ فقرہ تجویز کیا تھا۔ بھارتی بحریہ کا نیا بیاج چھترپتی شیواجی مہاراج کی شاہی مہر سے متاثر ہے۔

سیاسی نظام: ویدک دور کے سماج میں راجا کا مقام اہم تھا۔ وہ صرف اقتدار کا مالک نہ ہو بلکہ مذہب اور انصاف کا محافظ بھی ہو، اس طرح کے مثالی راجا کا تصور تھا۔ حکومت کے کاموں میں راجا کی مدد کے لیے دو تنظیمیں تھیں: 'سبھا' اور 'سمیتی'۔ 'سبھا' بزرگ اور تجربہ کار لوگوں کی تنظیم تھی جبکہ 'سمیتی' کا مطلب ہے گاؤں یا سماج کے عوام الناس کی موجودگی میں بات چیت کرنے کے لیے منعقدہ نشست۔ اس کے علاوہ 'وِدَتھ' اور 'جن' تنظیمیں بھی راجا کی رہنمائی کرتی تھیں۔ سبھا اور وِدَتھ تنظیموں میں عورتیں بھی شریک ہوتی تھیں۔

ویدک دور کا رتھ

انتظامِ حکومت کو بہتر انداز میں چلانے کے لیے راجا افسران کا تقرر کرتا تھا۔ **پروہت** (مذہبی پیشوا)، **سیناپتی** (فوج

کا سپہ سالار) اور سبھاپتی (وزیر) اہم عہدیدار تھے۔ محصول وصول کرنے والے افسر کو 'بھاگ دُگھ' کہا جاتا تھا۔ 'جن' (عوام) کے منافع سے راجا کا بھاگ (حصہ) جمع کرنے والا یعنی بھاگ دُگھ۔ جنگ کے دوران راجا خود ہی فوج کی کمان سنبھالتا تھا۔ انتظامِ حکومت بنیادی طور پر مذہب، انصاف، حفاظت اور سماج کے بہترین نظام جیسے اصولوں پر مبنی تھا۔

ویدک دور میں اگرچہ راجا ریاست کا سربراہ ہوتا تھا لیکن وہ مختارِ کل نہیں تھا۔ وہ سبھا اور سمیتی کے مشورے سے حکومت کرتا تھا۔

مشق

سوال ۱ الف) ایک لفظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ 'وِد' کا مطلب ہے ....

۲۔ گرو کے پاس بیٹھ کر علم حاصل کرنے کا مطلب ہے ....

۳۔ بزرگ اور تجربہ کار لوگوں کی تنظیم کو .... کہتے ہیں۔

ب) جوڑیاں لگائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
۱) رگ وید	الف) یگیہ کے منتروں کو گانا
۲) یجر وید	ب) صحت اور علاج معالجہ
۳) سام وید	ج) دیوتاؤں کی تعریف
۴) اتھروید	د) یگیہ کے عمل کی وضاحت

سوال ۲ الف) تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

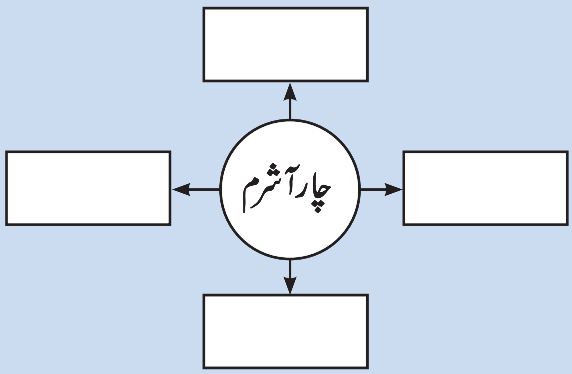

ب) نوٹ لکھیے۔

۱۔ ویدک دور کا تعلیمی نظام

۲۔ ویدک دور کی معاشی زندگی

۳۔ ویدک دور کے سماج میں عورتوں کا مقام

سوال ۳ الف) درج ذیل بیانات کی وضاحت وجوہات کے ساتھ کیجیے۔

۱۔ ویدک دور میں زراعت کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔

۲۔ ویدک دور کے سماج میں عورتوں کا مقام قابلِ احترام تھا۔

ب) ویدک دور کے تفریح کے ذرائع اور موجودہ دور کے تفریح کے ذرائع کے درمیان مماثلت اور فرق کے نکات لکھیے۔

سوال ۴ ویدک دور کے سیاسی نظام پر مبنی درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

عہدہ/تنظیم	کام
سبھا	....
سمیتی	....
بھاگ دُگھ	....

سوال ۵ یوگ سادھنا (مراقبہ) کرنے سے ہماری طرزِ زندگی میں کون سی تبدیلیاں آسکتی ہیں؟

سرگرمی

- تعلیم پر دھیان مرکوز کرنے والے طالب علم کی یک رُکنی کہانی کو ڈرامائی شکل دے کر جماعت میں پیش کیجیے۔
- انٹرنیٹ کی مدد سے ویدوں کے شلوکوں کا مجموعہ تیار کیجیے۔
- بھارتی فضائیہ اور برّی فوج کے لوگو اور ان پر لکھے ہوئے نعروں (موٹو) کے معنی دریافت کرکے لکھیے۔

***

۵ مختلف مذاہب کی تعلیمات

۵ء۱ ویدک مذہب	۵ء۵ عیسائی مذہب
۵ء۲ جین مذہب	۵ء۶ اسلام مذہب
۵ء۳ بودھ مذہب	۵ء۷ پارسی مذہب
۵ء۴ یہودی مذہب	

بھارت مذہبی تنوّع کا ملک ہے۔قدیم دور ہی سے بھارت میں مختلف مذاہب کا آغاز اور پھیلاؤ ہوا ہے۔ ویدک، جین، بودھ، یہودی، عیسائی، اسلام اور پارسی مذہب، ان تمام کا بھارتی تہذیب میں اہم مقام ہے۔ آگے چل کر وسطیٰ عہد میں سکھ مذہب کا قیام عمل میں آیا۔ ہر مذہب کی تعلیمات میں بنیادی انسانی اقدار، رواداری، انصاف اور اخلاقیات پر زور دیا گیا ہے۔

یہ مذہبی تنوع بھارتی معاشرے کی تہذیب کو ایک الگ پہچان عطا کرتا ہے۔'سب کو ساتھ لے کر چلنا' بھارتی تہذیب کی ایک بنیادی خوبی ہے۔ اسی خوبی نے ہمارے ملک میں کثرت میں وحدت کو آج تک برقرار رکھا ہے۔

قدیم بھارت میں کون سے مذاہب کا پھیلاؤ ہوا؟

ان مختلف مذاہب کا فلسفہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

ان سوالوں کے جواب تلاش کرنے کے لیے، اس سبق میں ہم قدیم بھارت کے مختلف مذاہب کے فلسفے، تعلیمات اور ان مذاہب کے طریقوں کا تعارف حاصل کریں گے۔

قدیم بھارت میں مذہب کا وجود انفرادی عقیدے سے زیادہ وسیع افکار کو اہمیت دینے والا تھا۔ اس میں زندگی کے حتمی مقاصد کا حصول، سچائی کی پیروی اور رواداری کو زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ قدیم بھارت میں کئی مذاہب کا پھیلاؤ ہوا۔ ویدک مذہب، شروتی یعنی وید، اسمرتی یعنی ویدوں پر مبنی ویدک ادب اور پرانوں کے مطابق عمل کرنے والا مذہب ہے۔ جین اور بودھ مذہب قدیم مذہبی دھارے ہیں۔ پہلی عیسوی صدی میں یہودی اور عیسائی مذہب بھارت میں داخل ہوئے۔ اسلام اور پارسی مذہب کے پیروکار تقریباً ساتویں آٹھویں عیسوی صدی میں بھارت آئے۔

آئیے غور کریں۔

اپنے خاندان کے مذہبی تہواروں، عبادت، رسم و رواج اور روایات کے بارے میں اپنے دادا دادی یا والدین سے معلومات حاصل کیجیے۔ تہوار منانے، رسم و رواج کی پابندی کرنے کے پیچھے کیا منطقی وجوہات ہوسکتی ہیں، اس پر ان سے تبادلۂ خیال کیجیے۔

۵ء۱ ویدک مذہب

ویدک مذہب کو بھارت کا سب سے قدیم مذہب مانا جاتا ہے۔ ویدک ادب اس مذہب کی بنیادی اساس ہے۔ ویدک لوگ یگیہ، فطرت کی عبادت اور اس کے لیے ویدوں کے منتروں کے ذریعے قربانی پیش کیا کرتے تھے۔

قدیم بھارت کے عام لوگوں کی زندگی سادہ تھی۔ وہ مذہب اور اخلاقی اقدار پر مبنی تھی۔ مثال کے طور پر سچ بولنا، خاندان کے بزرگوں کا احترام کرنا، رشتوں کا لحاظ رکھنا، دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے ایسا برتاؤ کرنا، ان باتوں پر زور دیا جاتا تھا۔ وقت گزرنے

کے ساتھ ساتھ یہ رسومات مزید پیچیدہ ہو گئیں۔

ویدک مذہب کی اہم کتابوں میں وید، اُپنشدیں، پران اور دھرم شاستر شامل ہیں۔ ویدوں میں یگیہ، منتر اور دیوتاؤں کی معلومات دی ہوئی ہے۔ اُپنشدوں کے فلسفے میں روح، برہما، زندگی کا مقصد اور نجات پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے مطابق، انسانی زندگی، فطرت اور کائنات یہ سب ایک ہی 'پر برہما' کی تخلیق ہیں۔ اسی کو 'تت' کہا جاتا ہے۔ یہ نظریہ دو مشہور جملوں میں بیان کیا گیا ہے۔

> **وہ دو جملے یہ ہیں:**
>
> अहं ब्रह्मास्मि - میں برہما ہوں۔
>
> तत् त्वम् असि - تو وہی ہے (تو 'تت' ہے۔)

ہندو مذہب ویدک مذہب کی ہی ایک وسیع شکل ہے۔ ہندو مذہب نے ویدوں کے علم کو محفوظ رکھا، نیز بھکتی، فلسفہ اور نجات کے تصور کو بھی رائج کیا۔ ہندو مذہب میں یہ مانا جاتا ہے کہ ہر شخص کا مستقبل اس کے اعمال پر منحصر ہوتا ہے۔ مذہب کا مطلب صرف مذہبی رسومات نہیں ہے۔ سچائی، اخلاقیات، فرض کی ادائیگی اور سماجی خدمت جیسی اقدار کی پابندی کرنا شخص کا فطری مذہب ہے۔ ان اقدار کے مطابق عمل کرنا ہی مذہب کی پابندی ہے۔ یگیہ - ہوم ہون، عبادت- پوجا پاٹھ کرنا، تہوار اور خوشیاں منانا یہ سب ہندو مذہب کی طرزِ زندگی کا حصہ ہیں۔ مذہب کی پابندی اور روزمرہ زندگی کے معاملات کو ہندو طرزِ زندگی میں بہترین طریقے سے جوڑا گیا ہے۔ قدیم بھارتی سماج میں پروان چڑھنے والی تہذیب، فنون، ادب اور سائنس میں بھی مذہبی زندگی اور عملیت (عملی پہلو) کو مربوط دیکھا جا سکتا ہے۔

'بھگود گیتا' ہندوؤں کی مقدس کتاب ہے۔ پھل کی اُمید رکھے بغیر ہر شخص کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے، ایسا اس کتاب میں بتایا گیا ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی میں آدیہ شنکراچاریہ گزرے ہیں۔ علم اور رہبانیت جیسی باتوں پر انھوں نے زور دیا۔ 'اُپنشد'، 'برہم سوتر' اور 'بھگود گیتا' ان کتابوں پر تفسیر لکھ کر انھوں نے ان کے معنی واضح کیے۔ انھوں نے بھارت کی چاروں سمتوں میں بدری ناتھ، دوارکا، جگن ناتھ پوری اور شرنگیری ان مقامات پر چار مٹھ (آشرم) قائم کیے۔

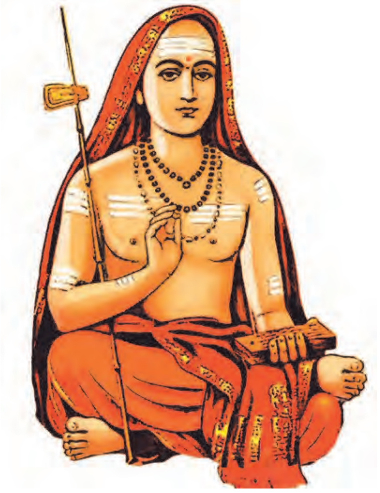

آدیہ شنکراچاریہ

> सर्वे भवन्तु सुखिनः - سب لوگ خوش رہیں۔
>
> सर्वे सन्तु निरामयाः - سب لوگ بیماریوں سے محفوظ رہیں۔
>
> सर्वे भद्राणि पश्यन्तु - سب لوگوں کو بھلائی کا تجربہ ملے۔
>
> मा कश्चिद्दुःखभाग्भवेत् - کوئی بھی دکھی نہ ہو۔

ان سنسکرت شلوکوں کی سطروں میں تمام جانداروں کی بھلائی کا خیال اور ان کے لیے رحم دلی کا اظہار کیا گیا ہے۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

''سات دنوں میں آپ کے کیے ہوئے نیک کام'' اپنی بیاض میں لکھ کر رکھیے۔ مثال کے طور پر دوست کی مدد کی، گھر میں صاف صفائی کی، پودے کو پانی دیا وغیرہ۔ ہفتے کے آخر میں جماعت میں بتائیے کہ یہ عمل کرتے ہوئے آپ کو کیا سیکھنے کو ملا؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارتی فلسفے کی روایت میں مختلف نظریات سے پیدا ہونے والے چھے اہم نظریاتی دھارے ہیں۔ انھیں 'شڈ درشن' (چھے فلسفے) کہتے ہیں۔ بھارتی فلسفے میں ان چھے فلسفوں کا مقام انتہائی اہم ہے۔ لفظ 'درشن' کا مطلب فلسفہ ہے۔

شڈ درشنوں میں سانکھیہ، یوگ، نیائے، ویشیشک، پؤرؤ میمانسا اور ویدانت ان چھے فلسفوں کا شمار ہوتا ہے۔ ان فلسفوں میں کائنات کا فلسفہ، تخلیق، روح اور نجات جیسے بنیادی سوالوں کے جواب تلاش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ **سانکھیہ درشن:** اس فلسفے میں کائنات کی تخلیق کیسے ہوتی ہے، اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

۲۔ **یوگ درشن:** یہ فلسفہ صحت مند جسم کے لیے سادھنا (ریاضت) اور مراقبے کے ذریعے آتم گیان (علمِ نفس) حاصل کرنے پر زور دیتا ہے۔

۳۔ **نیائے درشن:** یہ فلسفہ منطق اور علم پر مبنی ہے۔

۴۔ **ویشیشک درشن:** کائنات جوہر سے بنی ہے، اس فلسفے کا ایک اہم اصول ہے۔

۵۔ **پؤرؤ میمانسا درشن:** یہ فلسفہ ویدوں کی رسومات کا تجزیہ کرتا ہے۔

۶۔ **ویدانت درشن:** یہ فلسفہ اُپنشدوں کے فلسفے پر مبنی ہے۔

۲ء۵ جین مذہب

جین مذہب بھارت کے قدیم مذاہب میں سے ایک مذہب ہے۔ اس مذہب میں 'اَہنسا' (عدم تشدد) کے اصول کو اہمیت دی گئی ہے۔ مذہب کا علم ظاہر کرنے والے کو جین مذہب میں 'تیرتھنکر' کہتے ہیں۔ جین روایت کے مطابق کل ۲۴ تیرتھنکر گزرے ہیں۔ وردھمان مہاویر جین مذہب کی روایت کے چوبیسویں تیرتھنکر ہیں۔

وردھمان مہاویر (۵۹۹ قبل مسیح تا ۵۲۷ قبل مسیح)

آج جس ریاست کو ہم بہار کے نام سے جانتے ہیں اُس ریاست میں قدیم دور میں 'وِرجّی' نام کی ایک مہاجنپد تھی۔ اس کی راجدھانی وَیشالی تھی۔ وَیشالی شہر کا ایک حصہ 'کُنڈ گرام' میں وردھمان مہاویر کی پیدائش ہوئی۔ ان کے والد کا نام سدھارتھ اور والدہ کا نام ترشلا تھا۔

وردھمان مہاویر نے حصولِ علم کے لیے گھر بار ترک کر دیا۔ ساڑھے بارہ سال تک تپسیا کرنے کے بعد انھیں علم حاصل ہوا۔ یہ علم 'کیول' یعنی 'خالص' نوعیت کا تھا، اس لیے انھیں 'کیولی' کہا جاتا ہے۔ جسم کو راحت دینے والی چیزوں سے ہونے والی خوشی اور تکلیف دہ چیزوں سے ہونے والی تکلیف کا اپنے اوپر کوئی اثر نہ ہونے دینا، یعنی جذبات پر فتح حاصل کرنا۔ ایسی فتح انھوں نے حاصل کی، اس لیے انھیں 'جن' یعنی 'جیتنے والا' کہا جانے لگا۔ لفظ 'جن' سے ہی 'جین' لفظ بنا ہے۔ جذبات پر فتح حاصل کرنے والے عظیم ویر ہونے کی وجہ سے وردھمان کو 'مہاویر' کہا جاتا ہے۔ حصولِ علم کے بعد لوگوں کو مذہب سمجھانے کے لیے انھوں نے تقریباً تیس سال تک وعظ و نصیحت کی۔ لوگوں کو مذہب بہ آسانی

وردھمان مہاویر

سمجھ میں آئے، اس لیے وردھمان مہاویر اُس زمانے کی عوامی زبان 'اَردھ ماگدھی' میں لوگوں سے گفتگو کرتے تھے۔ ان کا بتایا ہوا مذہب خالص اور پاکیزہ کردار پر زور دینے والا تھا۔ پاکیزہ کردار کے لیے ان کے بتائے ہوئے راستے کا خلاصہ 'پنچ مہاورت' اور 'تری رتن' میں سمایا ہوا ہے۔ لوگوں کو نصیحت کرنے

کے لیے تیرتھنکروں کی جو مجلسیں ہوتیں، اَردھ ماگدھی زبان میں انھیں 'سم وَسرن' کہا جاتا تھا۔ یہ سم وسرن مساوات پر مبنی ہوتا تھا۔ ان سم وسرنوں میں تمام طبقات کے لوگوں کو داخلے کی اجازت تھی۔

پنچ مہاورت : پنچ مہاورت یعنی انتہائی سختی سے پابندی کیے جانے والے پانچ اصول یا پانچ عظیم عہد۔

۱۔ **اَہنسا :** ایسا برتاؤ نہ کیا جائے جس سے کسی جاندار کو ایذا یا تکلیف پہنچے۔

۲۔ **ستیہ :** ہر قول اور عمل صداقت پر مبنی ہو۔

۳۔ **استے:** 'ستے' کا مطلب چوری ہوتا ہے۔ کسی کی ملکیت یا حق کی چیز اس کی رضامندی کے بغیر لینا چوری ہے۔ 'اَستے' یعنی چوری نہ کرنا۔

۴۔ **اپری گرہ:** دل میں لالچ رکھ کر مال و جائیداد جمع کرنا انسان کی فطرت ہوتی ہے۔ ایسا ذخیرہ نہ کرنا یعنی اَپری گرہ۔

۵۔ **برہماچریہ:** جسم کو سکھ دینے والی باتوں سے گریز کرکے ورتوں (عہدوں) کی پابندی کرنا برہماچریہ ہے۔

تری رتن: تری رتن یعنی ۱۔ 'سمیک درشن'، ۲۔ 'سمیک گیان' اور ۳۔ 'سمیک چارِتر' یہ تین اصول۔ 'سمیک' کا مطلب 'متوازن' ہے۔

۱۔ **سمیک درشن:** تیرتھنکروں کی نصیحت میں موجود سچائی کو جان کر اس پر یقین رکھنا۔

۲۔ **سمیک گیان:** تیرتھنکروں کی نصیحت اور فلسفے کا مسلسل مطالعہ کر کے بڑی گہرائی و گیرائی سے اس کا مطلب سمجھنا۔

۳۔ **سمیک چارِتر:** پنچ مہاورتوں پر سختی سے عمل کرنا۔

تعلیمات کا خلاصہ: مہاویر کی تعلیمات میں موجود 'انیکانت واد' کہلانے والا اصول تلاشِ حق کے لیے بہت اہم مانا جاتا ہے۔ انیکانت لفظ میں 'انت' لفظ کا مطلب 'پہلو' ہے۔ سچائی کی تلاش کرتے وقت موضوع کے صرف ایک دو پہلوؤں پر توجہ دے کر نتیجہ نکالنے سے سچائی کا مکمل علم نہیں ہوسکتا۔ اس لیے اس موضوع کے کئی پہلوؤں پر توجہ دینا ضروری ہوتا ہے، ایسا اس اصول میں مانا گیا ہے۔ اس اصول کی وجہ سے سماج میں اپنی رائے کے تعلق سے بضد رہنے کا مزاج نہیں رہتا۔ دوسروں کی رائے کے تئیں رواداری پیدا ہوتی ہے۔ وردھمان مہاویر کی تعلیم تھی کہ انسان کا بڑکپن اس کے ورن (طبقے) پر منحصر نہیں بلکہ اس کے بہترین کردار پر منحصر ہوتا ہے۔ عورتوں کے حصولِ علم کے راستے ویدک روایت میں آہستہ آہستہ بند ہو گئے تھے۔ لیکن وردھمان مہاویر نے عورتوں کو بھی سنیاس لینے کا حق دیا۔ تمام جانداروں سے محبت کرو، دل میں دوسروں کے لیے رحم اور ہمدردی رکھو، جیو اور جینے دو، ان کی نصیحتیں ہیں۔

آیئے غور کریں۔

'سچ بولنے' کے اصول پر عمل کرنے کا فائدہ آج کے دور میں کیسے ہوگا؟

'محبت اور رحم' کے فلسفے کا جدید معاشرے میں کیسے استعمال ہوگا؟

'اہنسا' کے اصول کی موجودہ دور میں کیا اہمیت ہے؟

ہم ایک شہری کے طور پر اِن اصولوں پر کیسے عمل کر سکتے ہیں؟

۳ء۵ بودھ مذہب

بودھ مذہب کا پھیلاؤ بھارت میں اور بھارت کے باہر کئی ممالک میں ہوا۔ گوتم بدھ بودھ مذہب کے بانی تھے۔

گوتم بدھ (۵۶۳ قبل مسیح تا ۴۸۳ قبل مسیح)

گوتم بدھ کی پیدائش نیپال کے لُمبنی جنگل میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام شدھودن اور والدہ کا نام مہامایا (مایا دیوی) تھا۔ گوتم بدھ کا اصل نام سدھارتھ تھا۔ انھیں انسانی زندگی کا مکمل علم حاصل ہوگیا تھا، اس لیے انھیں 'بدھ' کہا گیا۔ انسانی زندگی میں دکھ کیوں ہے، یہ سوال ان کے ذہن میں آیا۔ اس کا جواب تلاش کرنے کے لیے انھوں نے گھر بار ترک کر دیا۔ ایک مرتبہ

گوتم بدھ

وَیشا کھ کی پورنیما کے دن بہار کے شہر گیا کے قریب 'اُرو ویلا' نامی مقام پر ایک پیپل کے درخت کے نیچے وہ مراقبے میں بیٹھے تھے۔ اس وقت انھیں 'عرفان' حاصل ہوا۔ اس پیپل کے درخت کو اب 'بودھی ورکش' (عرفانی درخت) کہا جاتا ہے۔ اسی طرح 'اُرو ویلا' مقام کو 'بودھ گیا' کہا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنا پہلا خطبہ (پروچن) وارانسی کے قریب سارناتھ میں دیا۔ اس خطبے میں انھوں نے جو نصیحت کی، اسے 'دھمّ' کہا جاتا ہے۔ اس خطبے کے ذریعے انھوں نے دھمّ کے چکر کو حرکت دی اس لیے اس واقعے کو پالی زبان میں 'دَھمّ-چکّ پَوَتَّن' کہا جاتا ہے۔ سنسکرت میں اسے 'دھرم چکر پرَوَرتن' یعنی دھرم کے چکر کو پھرانا کہا جاتا ہے۔ بعد کے دور میں انھوں نے دھمّ کی نصیحت کرنے کے لیے تقریباً پینتالیس سال تک 'چاریکا' کی۔ چاریکا یعنی

بودھی ورکش

پیدل گھومنا۔ انھوں نے عوامی زبان 'پالی' میں نصیحت کی۔ بودھ دھمّ میں بدھ، دھمّ اور سنگھ کی پناہ میں جانے کا تصور اہم ہے۔ اس تصور کو 'تری شرن' کہا جاتا ہے۔ ان کے بتائے ہوئے دھمّ کا خلاصہ اس طرح ہے۔

آریہ ستیہ: انسانی زندگی کے تمام معاملات چار سچائیوں پر مبنی ہیں۔ انھیں 'آریہ ستیہ' یعنی چار عظیم سچائیاں کہا گیا ہے۔

۱۔ **دکھ:** انسانی زندگی میں دکھ ہوتا ہے۔
۲۔ **دکھ کی وجہ:** دکھ کی وجوہات ہوتی ہیں۔
۳۔ **دکھ سے نجات:** دکھ دور کیے جاسکتے ہیں۔
۴۔ **پرتی پد:** پرتی پد کا مطلب ہے راستہ۔ یہ دکھ سے نجات کرنے کا راستہ ہے۔ یہ راستہ پاکیزہ کردار کا ہے۔ اس راستے کو 'اشٹاں گِک مارگ' (آٹھ راستوں والا اصول) کہا گیا ہے۔

پنچ شیل: گوتم بدھ نے پانچ اصولوں کی پابندی کرنے کو کہا۔ ان اصولوں کو ہی 'پنچ شیل' کہا جاتا ہے۔

۱۔ جانوروں کو قتل نہ کرنا۔
۲۔ چوری کرنے سے اجتناب برتنا۔
۳۔ غیر اخلاقی برتاؤ سے دور رہنا۔
۴۔ جھوٹ بولنے سے گریز کرنا۔
۵۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے بچنا۔

بودھ سنگھ: اپنے دھمّ کی نصیحت کرنے کے لیے انھوں نے بھکّھوں کی جماعت قائم کی۔ گھریلو زندگی کو ترک کر کے جماعت میں داخل ہونے والے ان کے پیروکاروں کو 'بھکّھو' کہا جاتا ہے۔ بدھ کی طرح بھکّھو بھی پاپیادہ سفر کر کے لوگوں کو دھمّ کی تعلیمات دیتے تھے۔ عورتوں کی علیحدہ جماعت تھی۔ انھیں 'بھکھونی' کہا جاتا ہے۔ بودھ مذہب میں تمام طبقات اور ذاتوں کے لوگوں کو داخلے کی اجازت تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اشٹانگک مارگ (آٹھ راستوں والا اصول):

۱۔ **سمیک درشٹی:** چار آریہ ستیہ کا علم۔

۲۔ **سمیک سنکلپ:** تشدد وغیرہ کے اُصولوں کو ترک کرنا۔

۳۔ **سمیک واچا:** جھوٹ، چغل خوری، سنگ دلی اور بے معنی باتیں نہ کرنا۔

۴۔ **سمیک کرمانت:** جانداروں کا قتل، چوری اور غیر ذمہ دارانہ روش سے بچنا۔

۵۔ **سمیک آجیو:** غلط اور ناجائز طریقے سے گزر بسر نہ کرتے ہوئے صحیح طریقے سے روزی کمانا۔

۶۔ **سمیک ویایام:** ویایام یعنی کوشش کرنا۔ برے اعمال سرزد نہ ہوں؛ اگر سرزد ہو گئے ہوں تو انھیں ترک کیا جائے؛ اچھے اعمال پیدا کریں اور اگر اچھے اعمال کی عادت بن جائے تو انھیں ختم نہ ہونے دینے کی کوشش کرنا۔

۷۔ **سمیک اسمرتی:** ذہنی یکسوئی حاصل کر کے حرص وطمع جیسی عادتوں سے بچنا۔

۸۔ **سمیک سمادھی:** ذہن و دل کو یکسو کر کے مراقبے کا تجربہ حاصل کرنا۔

تعلیمات کا خلاصہ: گوتم بدھ نے انسانی عقل کی آزادی کا اعلان کیا۔ طبقے وغیرہ کی بنیاد پر مانی جانے والی عدم مساوات کو مسترد کر دیا۔ پیدائش سے کوئی اعلیٰ یا ادنیٰ نہیں ہوتا، بلکہ اس کے کردار سے ہی اعلیٰ ادنیٰ ہونا طے ہوتا ہے۔ ’ایک چھوٹی سی چڑیا بھی اپنے گھونسلے میں آزادی سے چہچہاتی ہے‘ یہ ان کا مشہور قول ہے۔ یہ قول آزادی اور مساوات کے اقدار سے متعلق ان کی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔ انھوں نے درس دیا کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ترقی کا حق حاصل ہے۔ یگیہ جیسی رسومات کی مخالفت کی۔ ان کی سکھائی ہوئی حکمت، حسنِ اخلاق اور ہمدردی وغیرہ اقدار انسانیت کی بھلائی کرنے والی ہیں۔ تمام جانداروں کے تئیں ’ہمدردی‘ ان کی شخصیت کی ایک غیر معمولی خصوصیت تھی۔

بتائیے تو بھلا!

گوتم بدھ کی سکھائی ہوئی رواداری محض بھارتی سماج کے لیے ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لیے آج بھی راہنما کیوں ثابت ہوتی ہے؟

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

جاتک کہانیوں سے بودھ مذہب کی بنیادی تعلیمات بہ آسانی سمجھ میں آتی ہیں۔ ان سے ہمیں اخلاقی اقدار اور زندگی کے اسباق ملتے ہیں۔ اپنی لائبریری میں دستیاب کتابوں سے یا انٹرنیٹ کی مدد سے ایک جاتک کہانی کا انتخاب کیجیے اور اسے جماعت میں پیش کیجیے۔

لوکایت : لوکایت یا چارواک (دہریے) کے نام سے پہچانا جانے والا قدیم زمانے کا فکری رجحان بھی اہم ہے۔ آزاد خیالی پر اس کا بڑا زور تھا۔ اس نے وید کی صداقت سے انکار کیا۔

قدیم زمانے میں بھارت کی سرزمین پر نت نئے مذاہب کے سوتے پھوٹتے رہے۔ ایک عرصہ گزر جانے کے بعد یہودیت، عیسائیت، اسلام اور پارسی مذہب بھارت کے سماج میں پھولے پھلے۔

۴ء۵ یہودی مذہب

یہودی مذہب کے لوگ بالعموم پہلی سے تیسری عیسوی صدی کے دوران کیرلا میں کوچین کے مقام پر آئے ہوں گے۔ یہودی ایک خدا کو مانتے ہیں۔

سیناگاگ

’توریت‘ یہودی مذہب کی مرکزی کتاب ہے۔ یہودی مذہب کی تعلیمات میں عدل و انصاف، صداقت، امن، محبت، رحم، انکساری، خیر خواہی، شیریں کلامی اور خودداری جیسے اوصاف پر زور دیا گیا ہے۔ اُن کی عبادت گاہ کو ’سینا گاگ‘ کہتے ہیں۔

۵ء۵ عیسائی مذہب

حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے عیسائی کہلاتے ہیں۔ یہ مذہب دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ حواریوں میں سے ایک حواری سینٹ تھامس پہلی صدی عیسوی میں کیرلا میں آئے۔ اُنھوں نے ترچور ضلع میں پلّیور نامی مقام پر ۵۲ عیسوی میں ایک چرچ قائم کیا۔ عیسائی مذہب کی تعلیمات کے مطابق خدا ایک ہی ہے۔ وہ ہر کسی سے محبت کرنے والا، سب کا باپ ہے۔ وہ سب سے زیادہ قدرت والا ہے۔ اس مذہب کے مطابق ایسا مانا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بیٹے ہیں اور انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے زمین پر آئے تھے۔ ہم سب ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں۔ ہمیں سب کے ساتھ محبت کرنا چاہیے۔ دشمن کے ساتھ بھی محبت سے پیش آنا چاہیے۔ غلطی کرنے والوں کو معاف کرنا چاہیے۔ یہ ساری باتیں عیسائی مذہب میں بتائی گئی ہیں۔ عیسائی مذہب کی مقدس کتاب ’بائبل‘ ہے۔ عیسائیوں کی عبادت گاہ کو کلیسا (چرچ) کہتے ہیں۔

چرچ

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

ایک کاغذ پر تمام مذاہب کے مثبت پیغامات لکھیے اور ایک دوسرے کو دیجیے۔ سب مل کر ان مثبت پیغامات کی ایک زنجیر تیار کیجیے اور جماعت میں اسے پڑھیے۔

۵ء۶ اسلام مذہب

اِسلام اللہ کی وحدانیت کو ماننے والا مذہب ہے۔ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت محمدؐ کے توسط سے اللہ تعالیٰ کا پیغام مقدس کتاب قرآن مجید میں پیش کیا گیا ہے۔ لفظ ’اسلام‘ سے مراد امن و سلامتی ہے اور اس کا ایک مطلب اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جانا بھی ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان : شہادت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہیں۔ مذہب اسلام یہ بتاتا ہے کہ ہمہ وقت اور ہر جگہ اللہ ہی ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ انسان کے وجود کا اصل مقصد اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ انسان اپنی زندگی کس طرح گزارے اس سے متعلق رہنمائی ’قرآن پاک‘ میں کی گئی ہے۔ بھارت اور عرب ممالک میں زمانۂ قدیم ہی سے تجارتی تعلقات تھے۔ عرب کے تاجر کیرلا کے ساحل کی بندرگاہوں پر آیا کرتے تھے۔ ساتویں صدی عیسوی میں عرب میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ اسی صدی میں عرب تاجروں کے ذریعے اسلام بھارت آیا۔ مذہبِ اسلام کی عبادت گاہ کو ’مسجد‘ کہتے ہیں۔

مسجد

۵ء۷ پارسی مذہب

پارسیوں اور ویدک تہذیب کے لوگوں میں زمانۂ قدیم ہی سے تعلقات تھے۔ پارسی مذہب کی مقدس کتاب کا نام ’اوِستا‘ ہے۔ ’رِگ وید‘ اور ’اوِستا‘ کی زبانوں میں مشابہت ہے۔ پارسی لوگ ایران کے پارس یا فارس نامی صوبے سے بھارت میں آئے اس لیے انھیں ’پارسی‘ نام سے جانا جاتا ہے۔ وہ پہلے گجرات میں آئے۔ کچھ لوگوں کی رائے یہ ہے کہ وہ آٹھویں

صدی عیسوی میں آئے ہوں گے۔ زرتشت پارسی مذہب کے بانی تھے۔ 'ہرمز' (اہرمن) کے نام سے اُن کے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پارسی مذہب میں آگ اور پانی ان دو عناصر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان کی عبادت گاہ میں مقدس آگ روشن کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس عبادت گاہ کو 'اگیاری' کہتے ہیں۔ عمدہ خیال، عمدہ کلام اور عمدہ عمل یہ تین خاص اخلاقی اُصول پارسیوں کی طرزِ فکر کا مرکز ومحور ہیں۔

اگیاری

پارسی مذہب کا فلسفہ بتاتا ہے:
''دنیا میں اچھائی اور برائی کی کشمکش مسلسل چلتی رہتی ہے۔ انسان کو ہمیشہ اچھائی کا راستہ چننا چاہیے۔''

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

'مذہبی ہم آہنگی اور یکجہتی' کے موضوع پر پوسٹر یا چارٹ تیار کیجیے۔ اس میں مختلف مذاہب کے فلسفوں کو شامل کیجیے۔ اس کی نمائش جماعت میں کیجیے۔

بھارت میں قدیم زمانے سے ہی مذہبی رواداری رہی ہے۔ بھارتی تہذیب میں 'एकं सत् विप्रा बहुधा वदन्ती' کا اصول رچا بسا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حتمی سچائی ایک ہی ہے، اسے کئی نام دیے جاتے ہیں۔ اس لیے بھارتی سماج نے ہمیشہ سب کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔ تمام مذاہب کا بھارت کی ثقافتی اور مذہبی روایات پر گہرا اثر پڑا ہے۔ ان مذاہب کے پیروکاروں نے ثقافتی خوشحالی، سماجی ہم آہنگی اور مذہبی رواداری کے افکار کو فروغ دیا۔ مذہبی تنوع والا بھارت آج بھی ان تمام مذاہب کے امتزاج سے مالا مال ہے اور دیگر مذاہب کے ساتھ رواداری کے ساتھ جینا اس کی خصوصیت ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

'ہر مذہب کا فلسفہ زندگی کی اخلاقیات پر، امن پر اور معاشرے میں انصاف پر مبنی ہے۔'

مشق

سوال ۱ ایک لفظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ بھارتی تہذیب کی بنیادی خوبی – ....

۲۔ جین مذہب میں مذہب کا علم بیان کرنے والا – ....

۳۔ گوتم بدھ نے اپنا پہلا خطبہ وارانسی کے قریب .... میں دیا۔

۴۔ یہودی مذہب کے لوگوں کی اہم مقدس کتاب – ....

۵۔ اسلام مذہب کے ماننے والوں کی عبادت گاہ – ....

سوال ۲ الف) جدول مکمل کیجیے۔

مذہب	مقدس کتاب	عبادت گاہ
....	....	سینیگاگ
....	انجیل/ بائبل	....
....	....	مسجد
....	اوِستا	....

ب) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

درشن (فلسفہ)	وضاحت
....	کائنات کی تخلیق کیسے ہوتی ہے، اس کا بیان
یوگ درشن	....
....	منطق اور علم پر مبنی
ویشیشک درشن	....
....	ویدوں کی کرم کانڈ کا تجزیہ کرتا ہے۔
ویدانت درشن	....

ج) واقعات کو زمانی ترتیب کے لحاظ سے لکھیے۔

۱۔ گوتم بدھ نے سیاحت کر کے لوگوں کو نصیحت کی۔

۲۔ گوتم بدھ کی پیدائش لُمبنی میں ہوئی۔

۳۔ بودھ گیا میں بودھی درخت کے نیچے مراقبہ کرتے وقت انھیں عرفان حاصل ہوا۔

سوال ۳ نوٹ لکھیے۔

۱۔ آریہ ستیہ ۲۔ بھگود گیتا

۳۔ پنچ شیل فلسفہ ۴۔ تری رتن

سوال ۴ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ مختلف مذاہب میں موجود عدم تشدد (اہنسا)، رحم اور سچائی جیسی اقدار کا معاشرے پر کیا اثر ہوتا ہے؟

۲۔ کسی بھی دو مختلف مذاہب کی تعلیمات میں موجود یکسانیت کو مثال کے ساتھ بیان کیجیے۔

سوال ۵ عبادت / دھیان - مراقبہ اور وِپاسنا کی وجہ سے انسانی معاشرے کو کیا فائدے ہوتے ہیں؟

عمل

- مختلف مذاہب کے تہواروں کی معلومات جمع کیجیے۔
- 'تمام مذاہب کا احترام' کے موضوع پر گروپ میں بات چیت کیجیے۔
- سبق میں آئے ہوئے اہم مقامات نقشے میں دکھائیے۔ مثلاً مذہبی مقامات، استوپ، پیدائش کے مقامات وغیرہ۔

سرگرمی

ا۔ دی ہوئی خالی جگہ میں اپنے پسندیدہ تہوار اور فطرت کا رشتہ ظاہر کرنے والی تصویر بنائیے۔

***

٦ جنپد اور مہا جنپد

٦ء١ جنپد	٦ء٣ جمہوریہ
٦ء٢ مہا جنپد	٦ء٤ مگدھ سلطنت کا عروج

آیئے معلوم کریں۔

گاؤں یا شہر کا انتظام کس کے ذریعے اور کیسے چلتا ہے، اس بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

قدیم بھارت میں کئی چھوٹی چھوٹی گاؤں بستیاں تھیں، وہاں لوگ کھیتی باڑی کرتے، تجارت کرتے اور مل جل کر رہتے تھے۔ آہستہ آہستہ گاؤں بستیوں کے انتظام کے لیے ان بستیوں کے گروہ بن گئے۔ ایسے گروہ کو 'جنپد' کا نام ملا۔

جیسے جیسے وقت آگے بڑھا، ویسے ویسے کچھ جنپد طاقتور ہوتے گئے۔ ان کے پاس فوج، زرخیز زمین، بہترین انتظامیہ اور خوشحال تجارت تھی۔ جنپدوں کی وسعت ہوتے ہوتے، وہ آگے چل کر 'مہا جنپد' میں تبدیل ہو گئے۔

آیئے بات چیت کریں۔

اتنی بڑی ریاستوں میں کون سب سے زیادہ طاقتور ثابت ہوا ہوگا؟

جنپد، مہا جنپد اور سلطنتوں میں کیا فرق ہوگا؟

کچھ جنپدوں کی توسیع ہوئی، وہ کیسے ہوئی ہوگی؟

آیئے اب ہم اس دور کی سماجی زندگی اور نظامِ حکومت کی نوعیت کو سمجھیں۔

٦ء١ جنپد

عام طور پر ١٠٠٠ ق م سے ٦٠٠ ق م کا دور 'مابعد ویدک دور' مانا جاتا ہے۔ اس دَور میں لوگ آہستہ آہستہ زیادہ مستحکم ہوئے۔ کچھ مقامات پر ان کی مستقل بستیاں قائم ہوئیں۔ یہ بستیاں آگے چل کر 'جنپد' کے نام سے پہچانی جانے لگیں۔ 'جنپد' سے مراد کسی مخصوص علاقے میں رہنے والے لوگوں کا گروہ، وہاں لوگ اکٹھے رہ کر زراعت، گلہ بانی اور چھوٹے پیمانے پر تجارت کرتے تھے۔ یہ عوامی گروہ ایک ہی قبیلے کے ہونے کی وجہ سے ان کے قبیلے کا نام جنپدوں کو دیا جاتا تھا۔ جنپد کا ایک سربراہ ہوتا تھا، لیکن تمام اہم فیصلے سماج کے بزرگ لوگوں کے مشورے سے کیے جاتے تھے۔ جنپد کی عوامی طرزِ زندگی باہمی تعاون پر منحصر تھی۔ جنپد کو قدیم بھارتی سیاسی نظام کی پہلی سیڑھی مانا جاتا ہے، وہاں لوگوں کی شمولیت، اجتماعی فیصلے اور سماجی تنظیم جیسی باتوں پر زور دیا گیا۔

٦ء٢ مہا جنپد

تقریباً چھٹی صدی قبل مسیح میں کچھ جنپد معاشی معاملات، عسکری نظام اور انتظامیہ کے نقطہ نظر سے زیادہ طاقتور بننے لگے۔ ایسی بڑی سلطنتوں کو 'مہا جنپد' کی پہچان ملی۔ مہا جنپد میں کئی گاؤں، شہر، تجارت کے راستے اور مسلح فوج کا شمار ہوتا تھا۔

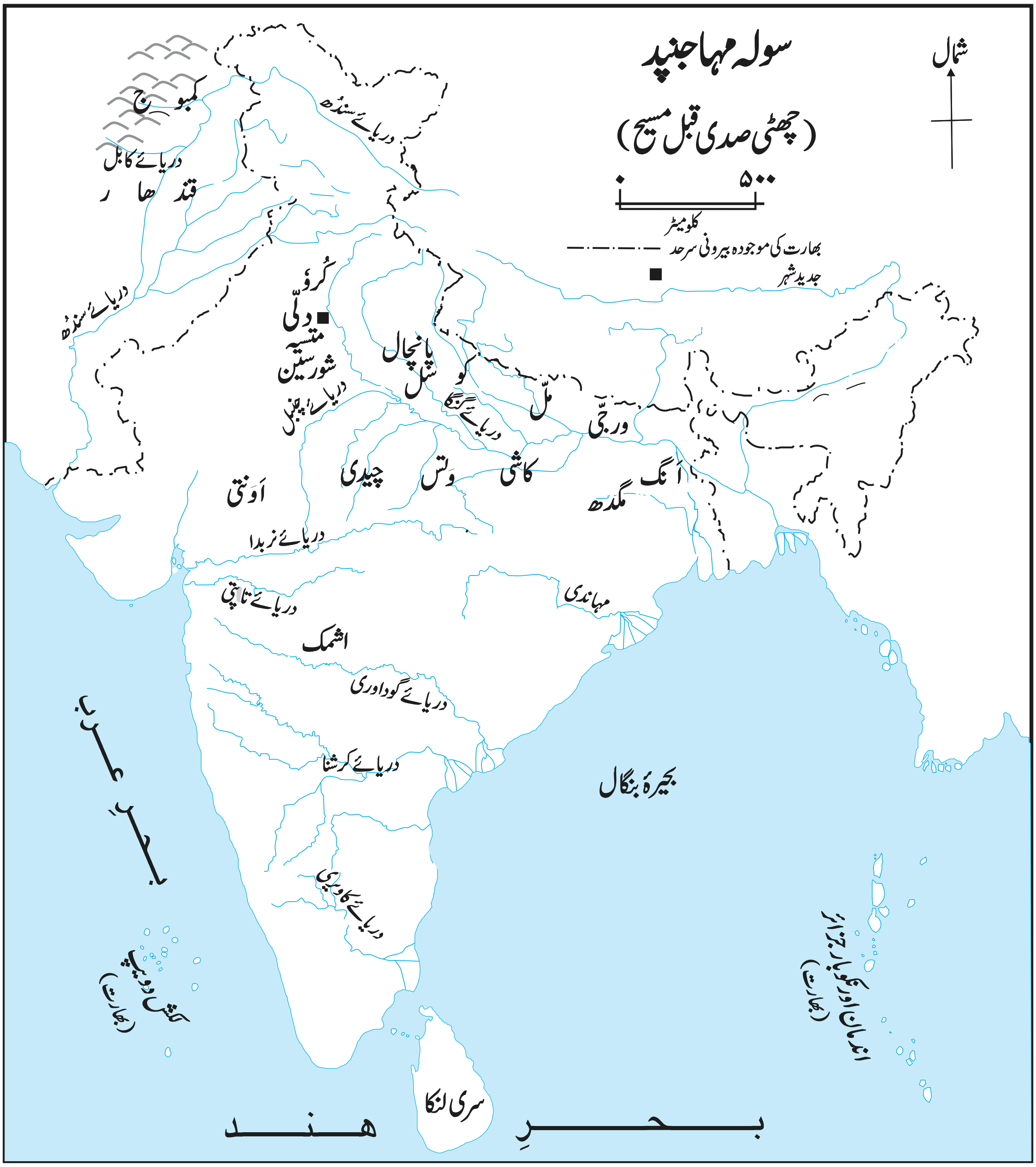

مہاجنپد میں راجا یا مشاورتی کونسل قیادت کرتی تھی۔ یہاں کا انتظامی نظام منظّم تھا۔ مہا جنپدوں میں زراعت، تجارت، بازار اور فنون نے ترقی کی۔ کچھ مہا جنپدوں نے اپنی عسکری طاقت کی بنیاد پر وسعت کر کے پڑوسی ریاستوں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ چھٹی صدی قبل مسیح تک مہا جنپدوں میں سے سولہ مہاجنپدوں کو خاص اہمیت حاصل ہوگئی تھی۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

١۔ کاشی – وارانسی (بنارسی)
٢۔ کوسل – شراوستی
٣۔ انگ – چمپا
٤۔ مگدھ – گری ورج / راج گرہ
٥۔ ورِجّی / وَجّی – ویشالی
٦۔ ملّ / مالو – کُشی نار / کُشی نگر

۷۔ چیدی- شُکتی متی/ سوتّھی وَتی
۸۔ ونش/ وتس- کوشانبی
۹۔ کُرؤ- اِندر پرستھ/ اِندرپٹّن
۱۰۔ شمالی پانچال- اَہی چھتر، جنوبی پانچال- کامپلیہ
۱۱۔ متسیہ- وِراٹ نگر
۱۲۔ شوُرسین- متھرا
۱۳۔ اَشمک/ اسّک- پوٹلی/ پوتن/ پودن
۱۴۔ اَونتی- اُجینی اور مہیش متی
۱۵۔ گاندھار- تکشِ شیلا
۱۶۔ کمبوج- راج پور

مہا جنپدوں کی ترقی قدیم بھارت میں ریاستوں کے ابھرنے سے پہلے کا مرحلہ تھا۔ سولہ مہا جنپدوں میں بھی مگدھ، کوسل، وتس، اور اونتی یہ چار مہا جنپد زیادہ طاقتور ہوتے گئے۔ مہاجنپد جنپدوں کے مقابلے میں آبادی، رقبے اور وسائل کے لحاظ سے بڑے تھے۔

۶ء۳ جمہوریہ

کچھ مہا جنپدوں کے انتظامی نظام میں جنپد کے عام لوگوں کی شمولیت ہوتی تھی، اسے 'جمہوریہ' کہا جاتا ہے۔ جمہوریہ میں تمام فیصلے کسی ایک شخص کے ہاتھ میں مرکوز نہ ہوکر، عوامی نمائندوں یا مشاورتی کونسل کی مدد سے کیے جاتے تھے۔ اس کونسل میں بزرگ افراد، جنگجوؤں یا منتخب شدہ لوگوں کا شمار ہوتا تھا۔

جنپدوں کے بزرگ افراد پر مشتمل 'گن پریشد' (عوامی کونسل) ہوتی تھی۔ گن پریشد کے اراکین آپس میں مل کر تبادلہ خیال کرتے اور امورِ مملکت سے متعلق فیصلے کیا کرتے تھے۔ اس حوالے سے جس ہال میں بحث و مباحثہ ہوتا تھا، اسے 'سنتھا گار' کہا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر ورجّی سنگھ ایک جمہوریہ تھا، جہاں فیصلہ سازی کے عمل میں عام لوگوں کی شمولیت ہوتی تھی۔ اسی طرح ملّ گن راجیہ میں بھی اجتماعی قیادت کا طریقہ رائج تھا۔

آئیے معلوم کریں۔

گن پریشد میں رائے دہی کا طریقہ: ایوان میں اراکین کی اکثریت سے فیصلہ منظور ہوتا تھا۔ رائے دہی کی نوعیت کھلی رائے دہی، زبانی رائے دہی یا خفیہ رائے دہی جیسے مختلف طریقوں پر مبنی تھی۔ رکن کے ووٹ کو 'چھند' کہا جاتا تھا۔ مختلف رنگوں کی 'لکڑی' رائے دہی کے لیے استعمال کی جاتی تھیں، جنھیں 'شلاکا' کہا جاتا تھا۔ رائے دہی کے افسر کو 'شلاکا گراہک' کہتے تھے۔ غیر حاضر اراکین کو بھی رائے دہی کا حق دیا گیا تھا۔ البتہ ممکنہ حد تک حاضر اراکین کی رائے دہی پر ہی فیصلے کیے جاتے تھے۔

آئیے غور کریں۔

جمہوریہ کی رائے دہی کے طریقے اور موجودہ دور کی رائے دہی کے طریقے کا موازنہ کیجیے۔

۶ء۴ مگدھ سلطنت کا عروج

تقریباً چھٹی صدی قبل مسیح میں مہا جنپدوں میں سے مگدھ سب سے طاقتور اور بااثر مہا جنپد کے طور پر اُبھرا۔ قدیم بھارت کے سیاسی، معاشی اور ثقافتی نقطۂ نظر سے وہ انتہائی اہم ثابت ہوا۔ مگدھ سلطنت کے عروج پانے کی چند اہم وجوہات تھیں۔

جغرافیائی محل وقوع کا فائدہ	• دریائے گنگا کے کنارے کی زرخیز زمین • دریاؤں کے راستے تجارت۔
معدنی دولت	• خاص طور پر لوہے کے بڑے قدرتی ذخائر • زراعت کے جدید اوزار سے واقفیت ملی۔ • جدید ہتھیاروں کا استعمال ہونے لگا۔
سلطنت سے شہنشاہیت کی جانب	• بمبسارا اور اجات شترو جیسے راجاؤں نے سلطنت کو وسعت بخشی۔ • پاٹلی پتر میں راجدھانی قائم کی کیونکہ یہ عسکری، سیاسی نیز معاشی لحاظ سے انتہائی اہم مرکز تھا۔ پاٹلی پتر سے پورے مگدھ علاقے کا کنٹرول آسان ہو گیا۔ • انتظامی اصلاحات کی وجہ سے سلطنت زیادہ منظّم ہوگئی۔
مستحکم معیشت	• تجارت اور بازاروں کی ترقی • یہ اہم تجارتی مراکز تھے جہاں سے دیگر ممالک میں کپڑے، مسالے، دھاتیں اور دیگر سامان برآمد کیا جاتا تھا۔
سیاسی تعلقات	• دیگر مہا جنپدوں کو شامل کیا۔ • سلطنت کی توسیع کے لیے ازدواجی تعلقات قائم کیے۔

اسے قدیم بھارت میں سلطنت کے قیام کی پہلی مثال مانا جاتا ہے۔

بمبسار راجا نے مگدھ سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس کے دور میں مگدھ کی تجارت بڑھی۔ زرعی نظام بہتر ہوا اور معاشی حالت بہتر ہوئی۔ اس نے راج گرہ میں مگدھ کی راجدھانی قائم کی۔ بمبسار کے بعد اس کا بیٹا اَجات شترو اقتدار میں آیا۔ اس نے بھی مگدھ کی توسیع کی حکمت عملی اختیار کی۔ اجات شترو نے ورِجّی اور کوسل مہاجنپد پر فتح حاصل کی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اجات شترو نے کچھ نئے ہتھیار تیار کروائے تھے۔ اس

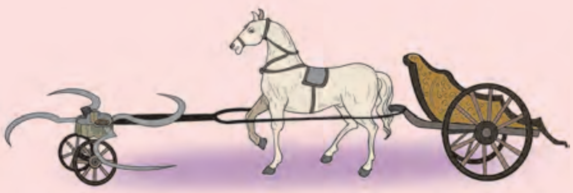

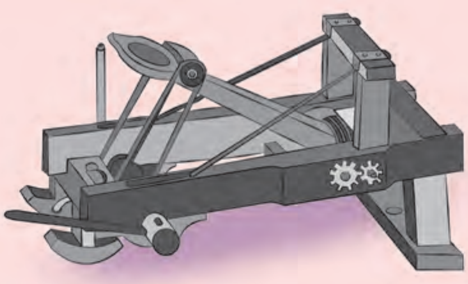

نے 'مہا شیلا کنٹک' نامی منجنیق تیار کی جو بڑے پتھروں کی بوچھار کرتی تھی، جس سے دشمن کے قلعوں کی دیواریں بہ آسانی گر جایا کرتی تھیں۔ نیز اس نے 'رتھ موسل' نامی ایک خاص رتھ تیار کیا جس میں کانٹے دار لوہے کے ڈنڈے لگے ہوتے تھے، جسے دشمن کی پیادہ فوج میں گھسا کر بھاری نقصان پہنچایا جاتا تھا۔ ان نئے ہتھیاروں نے اجات شترو کو ورِجّی جیسی طاقتور جمہوریہ کے خلاف جنگ میں فیصلہ کن فتح حاصل کرنے میں مدد دی اور مگدھ کی طاقت میں مزید اضافہ ہوا۔

اجات شترو نے بہار میں پاٹلی پتر (موجودہ پٹنہ شہر) کے مقام پر نئی راجدھانی قائم کی۔

بتائیے تو بھلا!

راجدھانی کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟ راجدھانی کہاں ہونی چاہیے اس کے کیا معیارات ہیں؟ اس پر اساتذہ کی مدد سے جماعت میں بات چیت کیجیے۔

اجات شترو نے بودھ مذہب قبول کر لیا۔ وہ گوتم بدھ کا پیروکار بن گیا۔ گوتم بدھ کے مہا پری نروان (وفات) کے بعد اجات شترو کے دورِ حکومت میں راج گرہ کے مقام پر بودھ مذہب کی پہلی سنگیتی (مجلس) منعقد ہوئی۔

اجات شترو کے بعد گزرے ہوئے مگدھ کے راجاؤں میں شیشوناگ ایک اہم حکمراں تھا۔ اس نے اَونتی، وَتس اور کوسل سلطنتوں پر فتح حاصل کی جس کی وجہ سے مگدھ کی طاقت مزید بڑھ گئی۔

شیشوناگ کے بعد نند خاندان کا عروج ہوا۔ مہا پدم نند نند گھرانے کا سب سے مشہور راجا تھا۔ اس نے مگدھ سلطنت کی وسیع پیمانے پر توسیع کی۔ اس نے شمالی بھارت کی کئی چھوٹی سلطنتوں کو اپنے زیر تسلط کر لیا۔ نند کے راجا اپنی بڑی فوج، دولت اور محصول کے نظام کے لیے مشہور تھے۔ ان کے دور میں مگدھ بھارت کی سب سے طاقتور سلطنت بن گئی لیکن ان کا آخری راجا دھنانند انتہائی مغرور تھا۔ اس کی جانب سے کئی ظالمانہ ٹیکس عائد کیے جانے کی وجہ سے عوام میں بے چینی بڑھ گئی تھی۔ انتظامی نظام کے بدعنوان ہو جانے کی وجہ سے اس کے دور میں مگدھ سلطنت کمزور ہونے لگی تھی۔ بالآخر آچاریہ چانکیہ اور چندرگپت موریہ نے نند حکومت کا خاتمہ کیا اور موریہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔

جنپدوں سے سلطنتوں تک کا سفر قدیم بھارت کی سیاسی ترقی کا ایک اہم مرحلہ ہے۔ دیہی بستیوں سے شروع ہوکر بڑی سلطنتوں تک ان کی تبدیلی کیسے ہوئی اور جمہوری حکومتیں کیسے پروان چڑھیں، یہ ہم سمجھ سکتے ہیں۔

اَجات شترو - سنگ تراشی کا نمونہ

مشق

سوال ۱ الف) مناسب متبادل کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

۱۔ دیہی بستیوں کے انتظام کے لیے بستیوں کے گروہ بن گئے، ان گروہوں کو کیا کہتے ہیں؟

الف) جنپد

ب) مہاجنپد

ج) ریاست

۲۔ مگدھ سلطنت کی بنیاد کس نے رکھی؟

الف) شیشوناگ

ب) اَجات شترو

ج) بمبسار

۳۔ چندر گپت موریہ نے کس سلطنت کا خاتمہ کیا؟

الف) شیشوناگ

ب) نند

ج) موریہ

ب) جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
۱۔ رائے دہی کا افسر	الف) بودھ مذہب قبول کرنا
۲۔ ورجّی	ب) شلاکا گراہک
۳۔ اجات شترو	ج) مہاجنپد
	د) جنپد

سوال ۲ ایک لفظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ نند خاندان کا آخری راجا۔

۲۔ بڑے پتھروں کی بوچھار کرنے والی منجنیق۔

۳۔ پاٹلی پتر میں راجدھانی قائم کرنے والا۔

سوال ۳ الف) مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ گاؤں بستی کس طرح آباد ہوئی؟

۲۔ جنپدوں کی تشکیل کس وجہ سے ہوئی؟

۳۔ مہا جنپدوں کی ترقی کے پیچھے کیا وجوہات تھیں؟

ب) اپنے الفاظ میں لکھیے۔

۱۔ مگدھ سلطنت کو زیادہ طاقتور بنانے کے لیے اجات شترو نے کون سی اصلاحات کیں؟

۲۔ گن پریشد کی رائے دہی کے طریقے اور موجودہ دور کی رائے دہی کے طریقے میں کچھ مماثلت اور فرق بیان کیجیے۔

سوال ۴ سبق میں دیے ہوئے نقشے کا مشاہدہ کیجیے اور درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ بھارت کی موجودہ بین الاقوامی سرحد کے باہر موجود مہا جنپدوں کے نام لکھیں۔

۲۔ 'اشمک' مہا جنپد موجودہ کس ریاست میں آتا ہے؟

۳۔ زیادہ تر مہا جنپد کس ندی کی وادی میں واقع ہیں؟

سرگرمی:

- سبق میں آئے ہوئے مہا جنپد اب بھارت کی کون سی ریاستوں میں آتے ہیں، اس کی انٹرنیٹ کی مدد سے معلوم کرکے مہا جنپد اور سلطنت کی فہرست بنائیے۔ مثال کے طور پر: اَوَنتی۔ گجرات

***

۷ موریہ دَور کا بھارت

۷ء۱ موریہ سلطنت کا قیام	۷ء۳ موریہ دور کا انتظامِ حکومت
۷ء۲ سمراٹ اشوک	۷ء۴ فنون، طرزِ تعمیر اور عوامی زندگی

’عہد سازی‘ کا مطلب ہے زمانے کا بدلنا اور سماج میں خیالات اور اقدار کے ایک نئے دھارے کا پیدا ہونا۔ جب کسی شخص کے کاموں یا خیالات کی وجہ سے سماج کو ایک نئی سمت ملتی ہے، تو اسے ’عہد ساز‘ (نئے دور کا بانی) کہا جاتا ہے۔

ایسے ہی ایک عہد ساز (انقلابی) دور کا آغاز چوتھی صدی قبل مسیح میں موریہ سلطنت کے قیام سے ہوا۔ اس دور میں بھارت کئی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا۔ غیر ملکی حملے بڑھ گئے تھے اور اسی دوران مگدھ سلطنت کمزور ہوگئی تھی۔ اس وقت چندر گُپت موریہ نے موریہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔ یہ ایک نئے عہد کا آغاز تھا۔ اس کام میں راجا چندر گپت کو آریہ چانکیہ کی مدد حاصل تھی۔

آیئے غور کریں۔

- بھارت میں پہلی بڑی اور منظّم سلطنت کیسے قائم ہوئی؟
- سمراٹ اشوک نے اپنی سلطنت میں جگہ جگہ ستونوں پر کتبے کیوں نصب کروائے ہوں گے؟

آیئے، ہم وقت کے اوراق پلٹتے ہیں اور اس دور میں جا کر ان تمام سوالوں کے جواب تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں!

۷ء۱ موریہ سلطنت کا قیام

ہم نے گزشتہ سبق میں پڑھا ہے کہ مگدھ سلطنت پر نند خاندان کا راجا دھنانند حکومت کر رہا تھا۔ وہ انتہائی دولت مند تھا۔ اس کے باوجود رعایا کے دلوں میں اس کے خلاف بے چینی تھی۔ چندر گپت نے دھنانند کو شکست دی۔ ۳۲۱ قبل مسیح میں چندر گپت نے مگدھ فتح کر لیا۔ آگے چل کر اس نے اوَنتی اور سوراشٹر فتح کر کے موریہ سلطنت کو وسعت دینا شروع کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

آریہ چانکیہ کو ’کوٹلیہ‘ یا ’وشنو گپت‘ بھی کہا جاتا ہے۔ وہ ایک عظیم ماہرِ سیاسیات اور دانشور تھے۔ چانکیہ نے ’ارتھ شاستر‘ کتاب لکھی جس میں نظامِ حکومت، محصول کے نظام، دفاع، جاسوسی اور سیاست کے متعلق اہم اصول بیان کیے ہیں۔

چندر گپت جب چھوٹا تھا تب وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلتا تھا۔ ان کے کھیل میں، راجا کا کردار چندر گپت ادا کرتا تھا۔ وہ اور اس کے دوست کسی درخت کے نیچے یا کھلی جگہ پر ’دربار‘ لگایا کرتے تھے۔

ایک دن آریہ چانکیہ وہاں سے گزر رہے تھے۔ انھوں نے چندر گپت کو یہ کھیل کھیلتے ہوئے دیکھا۔ چندر گپت کی

فطری قائدانہ صلاحیتوں اور انصاف کرنے کا طریقہ دیکھ کر چانکیہ نے اس کی صلاحیت کو پہچان لیا۔ انھیں یقین ہو گیا کہ یہی لڑکا 'نند' کی ظالمانہ حکومت کا خاتمہ کرسکتا ہے۔
اس کے بعد آریہ چانکیہ چندرگپت کو اپنے ساتھ لے گئے، اسے تربیت دی اور فنِ جنگ و انتظامیہ میں ماہر کیا۔ اس نے آگے چل کر موریہ سلطنت قائم کی۔ وشاکھ دتّ کے لکھے ڈرامے 'مدراراکشس' میں بتایا گیا ہے کہ راجا دھنانند کو شکست دے کر چندرگپت موریہ نے کس طرح اقتدار قائم کیا۔

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

لائبریری کی کتابوں کی مدد سے یا انٹرنیٹ پر تعلیمی ویب سائٹس سے چندرگپت موریہ کی زندگی پر مبنی کہانیاں تلاش کیجیے۔ جماعت میں گروہ بنا کر ان کہانیوں کو ڈرامے کی شکل میں پیش کیجیے۔

یونانی شہنشاہ الیگزینڈر عرف سکندر نے ۳۲۶ قبل مسیح میں بھارت کے شمال مغربی علاقے پر حملہ کیا۔ وہ بھارت کے صوبہ پنجاب تک آیا۔ اس نے اپنے وطن واپس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن واپسی کے سفر میں سکندر کا انتقال ہو گیا۔ بھارت کے فتح کیے ہوئے علاقوں کے انتظام کے لیے اس نے افسران مقرر کیے تھے۔ انھیں 'سترپ' (گورنر) کہا جاتا تھا۔ اس کی موت کے بعد سترپوں کے درمیان اقتدار کے لیے جنگیں شروع ہو گئیں۔ اسی دوران یونانی سپہ سالار سیلوقس نکیٹر بھارت پر دوبارہ حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن چندرگپت موریہ نے اسے شکست دے دی۔ اس کی وجہ سے موریہ سلطنت کی طاقت میں اضافہ ہوا۔ بھارت میں یونانی حکومت کا اثر نہیں بڑھا۔ افغانستان کے کابل، قندھار، اور ہرات کے علاقے چندرگپت موریہ کی سلطنت میں شامل ہو گئے۔ میگس تھینیس، سیلوقس نکیٹر کا سفیر تھا جو چندرگپت موریہ کے دربار میں رہتا تھا۔ اس کی لکھی ہوئی کتاب 'انڈیکا' میں کی گئی منظرکشی عہدِ موریہ کے بھارت کے مطالعے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چندرگپت موریہ کے دور میں موجودہ ریاست گجرات کے جوناگڑھ میں 'سدرشن' نام کا ایک تالاب تعمیر کیا گیا تھا۔ اس تالاب کا استعمال زراعت، آبپاشی اور پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے ہوتا تھا۔ پانی کے انتظام کو سنبھالنے کے لیے انتظامیہ میں خصوصی افسران مقرر کیے جاتے تھے۔ چانکیہ کی لکھی ہوئی کتاب ارتھ شاستر میں تفصیل سے دیا گیا ہے کہ پانی کے ذخائر کو نقصان پہنچانے والے شخص کو کیا سزا دی جائے گی۔ منظّم ٹیکس کے نظام اور آبی ذخائر کی دیکھ بھال کی وجہ سے موریہ دور میں پانی کے انتظام کا ایک مؤثر نظام قائم ہوا۔ آگے چل کر بھی کئی راجاؤں نے اس تالاب کی دیکھ بھال اور مرمت پر توجہ دی۔ سدرشن تالاب کی مرمت سمراٹ اشوک، شک راجا رودرامن اور بعد کے ادوار کے راجاؤں نے بھی کروائی۔ اس کا تذکرہ جوناگڑھ کے کتبے میں ملتا ہے۔
سدرشن تالاب کو قدیم بھارتی آبی انتظام اور انجینئرنگ کی مہارت کی علامت مانا جاتا ہے۔

آپ کی کیا رائے ہے؟

کیا قدیم دور کے آبی انتظام کی معلومات کا استعمال جدید دور میں بھی ہوسکتا ہے؟

چندرگپت نے اپنے دورِ حکومت کے آخر میں راجا کا عہدہ ترک کرکے جین مذہب اختیار کرلیا۔ وہ کرناٹک کے شرون بیل گول کے مقام پر مقیم رہا۔ چندرگپت کے بعد اس کا بیٹا بندوسار تخت پر بیٹھا۔ بندوسار نے سلطنت کو وسعت دینے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس نے ہند-یونانی سترپوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے۔ اس کے دور حکومت میں موریہ سلطنت کی سیاسی اور معاشی بنیاد مزید مضبوط ہوئی۔ بندوسار کی موت کے بعد اس کا بیٹا اشوک تخت نشین ہوا۔

مفت تقسیم کے لیے

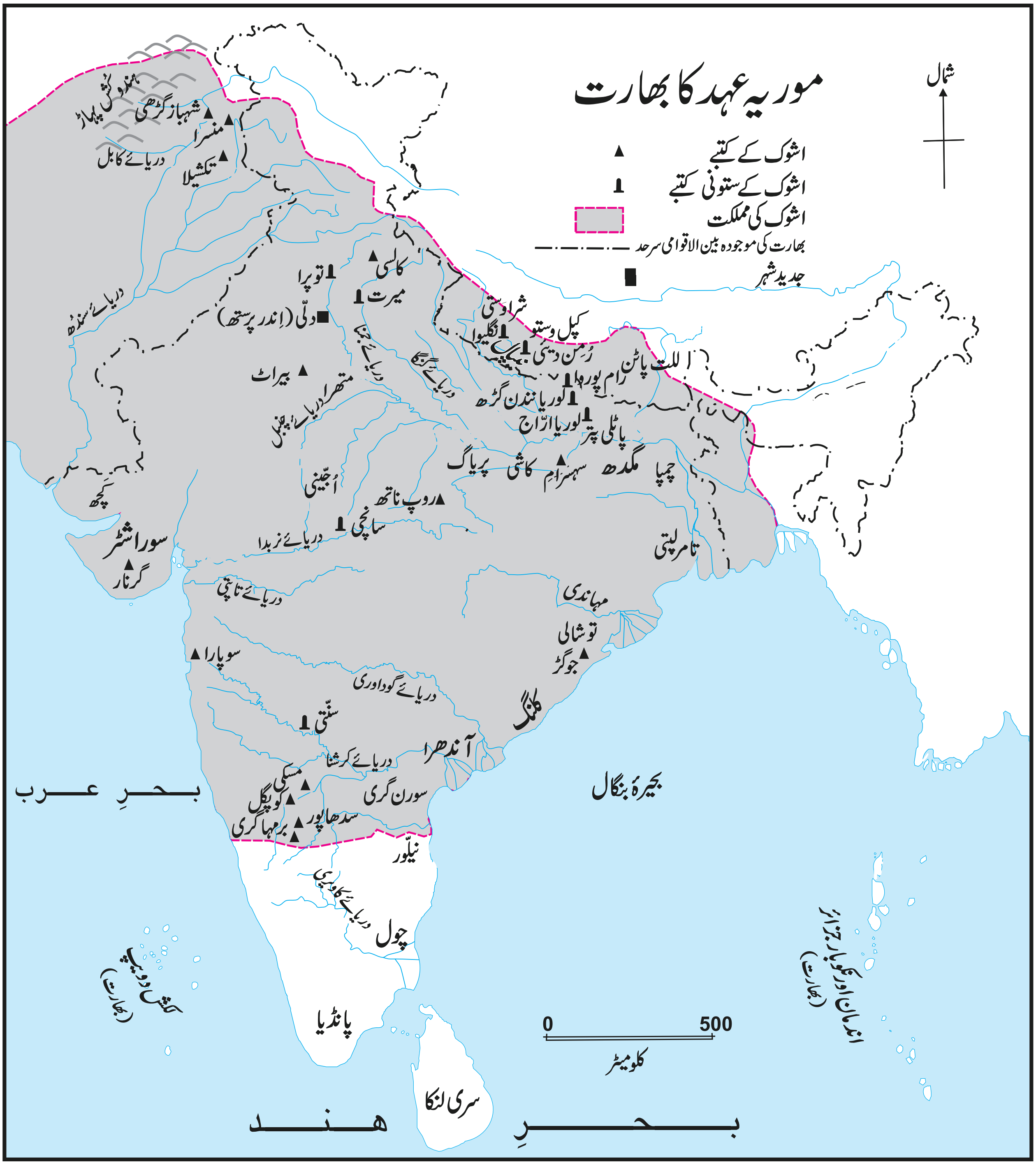

۲ء۷ سمراٹ اشوک

سمراٹ اشوک

بندوسار نے اپنے دورِ حکومت میں اُجّینی اور تکش شیلا میں اشوک کو بطور گورنر مقرر کیا تھا۔ وہاں اس نے امورِ مملکت کا تجربہ حاصل کیا تھا۔ بہادری، دلیری اور ذہانت جیسی خوبیوں کی بنا پر وہ برسرِ اقتدار آیا۔ شمال مغرب میں افغانستان سے لے کر اور شمال میں نیپال سے جنوب میں کرناٹک اور آندھرا پردیش تک، نیز مشرق میں بنگال سے مغرب میں سوراشٹر تک سمراٹ اشوک کی سلطنت پھیلی ہوئی تھی۔

سمراٹ اشوک کی کلنگ جنگ

سمراٹ اشوک کی زندگی کا سب سے اہم واقعہ اس کی کلنگ کی جنگ ہے۔ قدیم کلنگ کی ریاست موجودہ اوڈیشا ریاست میں واقع تھی۔ یہ ریاست موریہ سلطنت کا حصہ نہیں تھی۔ اس لیے اشوک نے کلنگ پر حملہ کر دیا۔ اس میں وہ فتح یاب ہوا۔ اس جنگ میں لاکھوں فوجی مارے گئے، اور بے شمار قید ہوئے۔ اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والے جانی نقصان کی وجہ سے اشوک کو سخت رنج ہوا۔ اس جنگ کی وجہ سے سمراٹ اشوک کی پوری زندگی ہی بدل گئی!

آئیے غور کریں۔

فرض کیجیے آپ ایک صحافی ہیں۔ آپ کو اخبار کے لیے کلنگ جنگ کے بعد سمراٹ اشوک کی زندگی میں آنے والی تبدیلی کے بارے میں لکھنا ہے تو آپ اس سے کیا سوالات کریں گے؟

سمراٹ اشوک کے مذہب کی تبلیغ کے کام

اشوک نے بودھ مذہب اختیار کر لیا۔ اس نے روزمرہ زندگی میں عدم تشدد پر عمل کرنے، والدین کی خدمت کرنے اور اساتذہ اور بزرگوں کا احترام کرنے جیسے اصولوں پر زور دیا۔

سمراٹ اشوک نے اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے جگہ جگہ پتھروں اور ستونوں پر کتبے کندہ کروائے۔ یہ کتبے براہمی رسم الخط میں ہیں۔ ان کتبوں میں اس نے خود کا ذکر 'دیوانم پیو پیہ دسی' (خدا کا پیارا، خوش شکل) کے طور پر کیا ہے۔ یہ کتبے اشوک کے دور کی تاریخ کے انمول ذرائع ہیں۔ ان کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے رعایا سے اپیل کی کہ وہ عدم تشدد، رحم دلی، احسان، مذہبی رواداری اور اعلیٰ اخلاق جیسی خوبیوں کو اپنائیں۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے پوری سلطنت میں **مذہبی افسران** مقرر کیے۔ انھیں **'دھمّمہاماتّ'** کہا جاتا تھا۔ یہ افسران لوگوں میں اخلاقیات کا پیغام پہنچاتے تھے۔ ان اصولوں کی تبلیغ کے لیے اشوک نے بیرونِ ملک بھی مبلغین بھیجے۔ یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو مذہب کی تبلیغ کے لیے سری لنکا بھیجا تھا۔ اس کے علاوہ مغرب میں شام، مصر، یونان اور مشرق میں میانمار وغیرہ کئی ممالک میں اشوک نے مبلغین بھیجے تھے۔ اشوک نے پاٹلی پتر میں بودھ مذہب کی ایک مجلس (بودھ دھرم پریشد) منعقد کی تھی۔

سمراٹ اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے کام

سمراٹ اشوک نے اپنی رعایا کے لیے کئی فلاحی کام کیے۔ اس نے اسپتال، شفاخانے اور مسافر خانے (دھرم شالا) تعمیر کروائے۔ شہروں میں اور مسافروں کے راستوں پر دونوں طرف درخت لگوائے۔ کنویں کھدوائے اور جگہ جگہ پینے کے پانی کا انتظام کیا۔ انھوں نے جانوروں کے لیے بھی اسپتال بنوائے۔ اشوک کے کتبوں سے رعایا کے تئیں ان کی ذمے داری، محبت اور جذبۂ خدمت واضح دکھائی دیتا ہے۔

آیئے غور کریں۔

عوامی فلاح و بہبود کے منتظم میں کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں اور اُسے کون سے کاموں کو ترجیح دینی چاہیے، اس موضوع پر جماعت میں تبادلۂ خیال کیجیے۔

۳ء۷ موریہ دور کا انتظامِ حکومت

موریہ دور کے انتظامِ حکومت میں سب سے اعلیٰ اختیارات راجا کے پاس ہوتے تھے۔ راجا کے کاموں میں مدد کے لیے وزیروں کی ایک مجلس ہوتی تھی۔ اس میں مختلف محکموں کے سربراہ شامل ہوتے تھے۔ ان افسران کو 'ادھیکش' (صدر) کہا جاتا تھا۔ ان کی کچھ خاص مثالیں یہ ہیں: 'پنیادھیکش' (تجارت اعلیٰ ترین افسر) اور 'سیتادھیکش' (زراعت کا اعلیٰ ترین افسر)۔

موریہ دور میں جاسوسی کا محکمہ انتہائی مضبوط تھا۔ خفیہ جاسوس راجا کو سلطنت کی سرگرمیوں، انتظامی معاملات اور دشمن کے بارے میں معلومات فراہم کرتے تھے۔ کوٹلیہ کے ارتھ شاستر میں اس جاسوسی نظام کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ معیشت اور محصول کے نظام کی نوعیت بھی طے شدہ تھی۔ عوامی فلاح، دفاع اور مذہبی کاموں کے لیے شاہی خزانے سے رقم خرچ کی جاتی تھی۔

حکومتی کام کاج آسانی سے چلانے کے لیے پوری سلطنت کو چار صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

صوبہ	دارالحکومت
مشرقی	توشالی
مغربی	اُجّینی
شمالی	تکش شیلا
جنوبی	سُورن گری

انتظامیہ کو تین اہم سطحوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

مرکزی حکومت: راجدھانی پاٹلی پتر سے سلطنت کے تمام فیصلے کیے جاتے تھے۔ راجا مجلسِ وزرا اور علاقائی افسران کی مدد سے پوری سلطنت کا مؤثر طریقے سے انتظام چلاتا تھا۔

صوبائی انتظامیہ: سلطنت مختلف صوبوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ہر صوبے پر کمار (شہزادے) اور مہاماتیہ (انتظامی افسر) کی مدد سے قابو رکھا جاتا تھا۔

مقامی انتظامیہ: گاؤں اور شہروں کی سطح پر گرامنی (گاؤں کے سربراہ)، نگر (شہری) اور مقامی کمیٹیوں کے ذریعے روزمرہ کے کام، محصول، انصاف اور امن و امان کا انتظام کیا جاتا تھا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ نے بھارت کی سرکاری مہر اور قومی پرچم پر اشوک چکر دیکھا ہے؟ آپ کو ان علامتوں کے بارے میں کیا معلومات ہے؟ اس سے متعلق مزید معلومات حاصل کیجیے اور اس پر بات چیت کیجیے۔

۴ء۷ فنون، طرزِ تعمیر اور عوامی زندگی

موریہ دور میں مجسمہ سازی بہت ترقی یافتہ تھی۔ سمراٹ اشوک کے حکم سے تعمیر کیے ہوئے ستون اور استوپ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ موریہ دور کے مجسّموں میں شیر، ہاتھی، بیل جیسے جانوروں کی ہو بہو تصویر کشی کی گئی ہے۔

اشوک ستون

کئی غیر ملکی سیاحوں کے لکھے ہوئے سفرناموں میں راجدھانی پاٹلی پتر کے شاندار محلات کا ذکر ملتا ہے۔ اس دور میں کھودی ہوئی بہار کی 'بارابر' گپھا سب سے قدیم گپھا ہے۔ سانچی کا استوپ اور سارناتھ کا استوپ اس دَور کے طرزِ تعمیر کی بہترین مثالیں ہیں۔

بارابر گپھا

موریہ دور میں پتھروں کو ایک خاص تکنیک سے اتنا چکنا اور چمکدار رگڑا جاتا تھا کہ ان پر آئینے کی طرح عکس نظر آتا تھا۔ رتھوں اور گھوڑوں کی دوڑ، کشتی کے مقابلے، رقص اور موسیقی کے مقابلے تفریح کے مقبول طریقے تھے۔ چوسر اور شطرنج جیسے کھیل شوق سے کھیلے جاتے تھے۔

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

موریہ دور کے ستونوں، کتبوں اور مجسّموں کی تصاویر جمع کیجیے اور انھیں اپنی بیاض میں چپکائیے۔

موریہ دور میں عوامی زندگی خوشحال اور پرسکون تھی۔ زرعی پیداوار کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ غذا میں دودھ، دہی، گھی، مختلف اقسام کے پھل، چاول، جو وغیرہ شامل تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

موریہ دَور کی عوامی زندگی کے بارے میں میگس تھنیز کی کتاب 'انڈیکا' سے بہت سی معلومات ملتی ہیں۔ میگس تھنیز بتاتا ہے کہ 'یہاں کے لوگ محنتی اور کفایت شعار ہیں۔ وہ کئی فنون میں ماہر ہیں۔ کسان سال میں دو فصلیں اگاتے ہیں۔ جنگ چل رہی ہو تب بھی کسانوں کو کوئی تنگ نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ دشمن بھی فصلوں کو تباہ نہیں کرتے۔ لوگ خوش اور ایمان دار ہیں۔ چوری شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ لوگوں کو انصاف مانگنے کی نوبت کم ہی آتی تھی۔ غلامی کا طریقہ موجود نہیں ہے۔'

سمراٹ اشوک کی موت کے بعد موریہ سلطنت کی طاقت آہستہ آہستہ کم ہونے لگی۔ مقامی حکمراں آزاد ہونے لگے اور سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ موریہ سلطنت کے آخری راجا برہدرتھ کو ختم کر کے پشیا مترشُنگ نے شُنگ خاندان کی بنیاد رکھی۔

مشق

سوال ۱ الف) مناسب متبادل کے سامنے (✓) نشان لگائیے۔

۱۔ 'مدرا راکشس' ڈرامے کی کہانی کا موضوع کیا ہے؟

الف) جاسوسی نظام کی وضاحت ☐

ب) نند خاندان کا خاتمہ اور چندرگپت کے کارنامے ☐

ج) موریہ دور کی عوامی زندگی ☐

۲۔ آریہ چانکیہ کی لکھی ہوئی کتاب 'ارتھ شاستر' میں درج ذیل میں سے کیا شامل تھا؟

الف) برائیوں سے دور رہ کر نیک کردار کی ترغیب ☐

ب) کلنگ جنگ کا بیان ☐

ج) نظامِ حکومت، محصول کا طریقہ، دفاع، جاسوسی اور سیاست ☐

۳۔ میگس تھنیز کی کتاب 'انڈیکا' میں درج ذیل نکات کا ذکر ملتا ہے۔

الف) پانی کے ذخائر کو نقصان پہنچانے والے شخص کو کیا سزا دی جائے اس کی رہنمائی ملتی ہے۔ ☐

ب) اہنسا، رحم دلی، احسان، مذہبی رواداری، اچھے اخلاق وغیرہ پر عوام عمل کرے۔ ☐

ج) یہاں کے لوگ محنت کش اور کفایت شعار ہیں۔ وہ کئی فنون میں ماہر ہیں۔ ☐

ب) نام لکھیے۔

۱۔ نند خاندان کا آخری راجا ....

۲۔ خود کو 'دیوانم پیو پیہ دَسی' ....

۳۔ میگس تھنیز کی تصنیف ....

سوال ۲ الف) درج ذیل تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

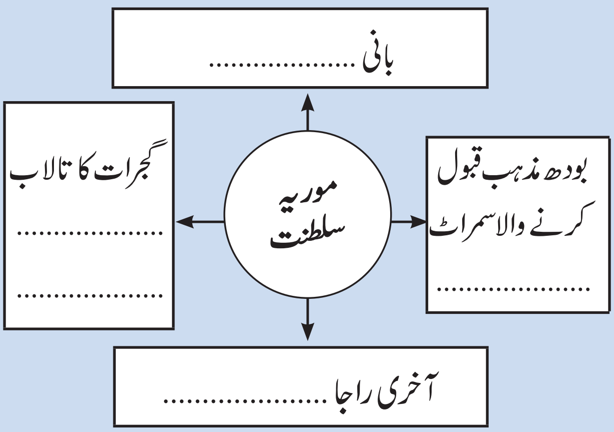

سوال۲ ب) واقعات کو زمانی ترتیب میں لکھیے۔

۱۔ سمراٹ اشوک نے بودھ مذہب اختیار کرلیا۔

۲۔ کلنگ کی جنگ میں سمراٹ اشوک کو فتح حاصل ہوئی۔

۳۔ اشوک کو اجین اور تکش شیلا میں گورنر کے طور پر مقرر کیا گیا۔

۴۔ بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو مذہب کی تبلیغ کے لیے سری لنکا بھیجا۔

سوال۳ الف) مختصر نوٹ لکھیے۔

۱۔ مذہب کی تبلیغ سے متعلق سمراٹ اشوک کی خدمات

۲۔ موریہ دَور میں مجسمہ سازی

ب) درج ذیل واقعات کی وجوہات لکھیے۔

۱۔ سمراٹ اشوک نے تشدد کا راستہ چھوڑ کر بودھ مذہب اختیار کر لیا۔

۲۔ چندر گپت موریہ نے دھنا نند کو شکست دی۔

سوال نمبر۴ درج ذیل سوالوں کے تفصیل سے جواب لکھیے۔

۱۔ سمراٹ اشوک نے اپنے کتبوں کے ذریعے عوام کو کیا ہدایات دیں؟

۲۔ سدرشن تالاب کو قدیم بھارتی آبی انتظام اور انجینئرنگ کی مہارت کی علامت کیوں مانا جاتا ہے؟

۳۔ بودھ مذہب اختیار کرنے کے بعد سمراٹ اشوک نے خود میں کیا تبدیلی پیدا کی؟

سرگرمی

۱۔ یکبابی ڈراما 'میں آریہ چانکیہ بول رہا ہوں...' کے ذریعے اسکول کے پیش درس میں موریہ سلطنت کے بارے میں معلومات پیش کیجیے۔

۲۔ اپنے علاقے میں پانی کے انتظام، بارش کا پانی ذخیرہ کرنے کے طریقے اور 'ہر گھر جل' منصوبے کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔

***

٨ قدیم بھارت اور مہاراشٹر کی حکومتیں اور راج گھرانے

٨ء١ شُنگ گھرانا	٨ء٥ ساتواہن گھرانا
٨ء٢ کانو گھرانا	٨ء٦ کُشان حکمراں
٨ء٣ اِنڈو-گریک (یونانی) حکمراں	٨ء٧ گُپت گھرانا
٨ء٤ شَک حکمراں	٨ء٨ وَردھن گھرانا

''اگر بھارت کا نقشہ بولنے لگے تو؟''

تصور کیجیے کہ بھارت کا نقشہ آپ سے بات کر رہا ہے!

نقشہ کہتا ہے :

''قدیم دور میں میری داخلی سرحدوں نے کئی سلطنتوں کے عروج و زوال دیکھے ہیں۔ کچھ حکمراں سات سمندر پار سے آئے؛ تو کچھ یہیں کے مقامی تھے۔''

سمراٹ اشوک کے بعد موریہ سلطنت کا زوال شروع ہوا، بالآخر وہ ختم ہوگئی اور بھارت میں کئی چھوٹی بڑی ریاستیں وجود میں آئیں۔ موریہ کے بعد شنگ راج گھرانے نے اپنی ریاستیں قائم کیں۔ اسی دوران ہمارے ملک پر یونانی، شک، کشان جیسے غیرملکیوں کے حملے ہوتے گئے۔ کچھ عرصے کے لیے ان کی ریاستیں یہاں قائم ہوئیں۔ اسی دور میں جنوب میں ساتواہن گھرانے کا عروج ہوا۔ اس کے بعد جنوب میں واکاٹک گھرانے اور شمال میں گپت گھرانے کی ریاستیں قائم ہوئیں۔ گپت حکومت کے زوال کے بعد وردھن گھرانا خاص طور پر غالب رہا۔''

نقشہ آپ سے پوچھتا ہے:

- **''نقشے کا مشاہدہ کرنے پر آپ کو کون کون سی باتیں سمجھ میں آتی ہیں؟**
- **تاریخ سمجھنے میں آپ کی مَیں کیسے مدد کرتا ہوں؟**
- **گپت سلطنت ایک بڑی اور اہم سلطنت تھی۔ کیا مہاراشٹر اس سلطنت کا حصہ تھا؟ بتایئے۔''**

بچو! کیا آپ نقشہ ساتھ لے کر تاریخ جاننے کے لیے ایک شاندار سفر پر جانا پسند کریں گے؟ تو آیئے شروع کرتے ہیں!

٨ء١ شُنگ گھرانا

سمراٹ اشوک کے بعد موریہ سلطنت میں سیاسی عدم استحکام بڑھنے لگا۔ اس غیر مستحکم صورتحال میں موریہ فوج کے سپہ سالار پشیامتر شنگ نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ پشیامتر ویدک مذہب کا حامی تھا۔ اس نے ویدک روایات کے احیا کے لیے اشومیدھ یگیہ کیا۔ ان کی ریاست پنجاب میں جالندھر اور سیالکوٹ (شاکل) تک پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔

٨ء٢ کانو گھرانا

'دیوبھوتی' شُنگ گھرانے کا آخری راجا تھا۔ اس کے بعد شُنگ گھرانے کا خاتمہ ہوا اور کانو گھرانے کی بنیاد پڑی۔ کانو گھرانے کا بانی واسودیو کنو تھا۔ اس نے فنون، ثقافت اور تعلیم کی حوصلہ افزائی کی۔

۸٫۳ اِنڈو-گریک (یونانی) حکمراں

سکندر کے بھارت پر حملے کے بعد اس کی فوج کے کئی یونانی فوجی افسران اور حکمران بھارت کے شمال مغربی حصے میں آباد ہو گئے۔ آگے چل کر انھوں نے آزاد ریاستیں قائم کیں۔ انھیں 'اِنڈو-گریک' (یونانی) کے طور پر جانا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قدیم بھارت میں 'یَوَن' لفظ یونانی لوگوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس لفظ کی ابتدا 'آیونین' اس بنیادی یونانی لفظ سے ہوئی۔ انڈو-گریک لوگوں کو بھارتی ادب اور کتبوں میں 'یون' کے نام سے مخاطب کیا گیا۔ بعد میں بیرونِ ملک سے آنے والے سبھی لوگوں کو 'یون' کہا جانے لگا۔

افغانستان، پنجاب اور قندھار کے علاقے میں انڈو-گریک لوگوں کے اثرات نمایاں ہیں۔ ان میں سب سے مشہور راجا مِنینڈر یعنی 'ملند' تھا۔ مِنینڈر اور بدھ بھکّھو ناگ سین کے درمیان ہونے والی سوال و جواب کی شکل میں گفتگو مشہور کتاب 'ملند پنھ' میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس میں بودھ مذہب کے فلسفے کی تفصیل دی ہوئی ہے۔

انڈو-گریک راجاؤں کے سکّوں کے اگلے حصّے پر یونانی رسم الخط اور پچھلے حصّے پر کھروشتی رسم الخط میں تحریریں ملتی ہیں۔ سکّوں کے ایک رُخ پر راجا کا چہرہ، اس کا مخصوص ہیلمٹ اور پچھلی طرف کسی دیوتا کی تصویر کندہ ہوتی تھی۔ اس سے ان سکّوں پر یونانی طرز کا اثر واضح نظر آتا ہے۔ ان کے دورِ حکومت میں تجارت، بالخصوص مغربی ایشیا کے ساتھ سمندری اور خشکی کی تجارت میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا۔

اِنڈو-گریک سکے: اوپری رُخ اور پچھلا رخ

کیا آپ جانتے ہیں؟

قندھار طرزِ فن کو بھارت کے بہترین طرزِ فنون میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ اس طرز پر یونانی طرز کا اثر دکھائی دیتا ہے۔ اس طرزِ فن کی ترقی بنیادی طور پر کُشانوں کے دور میں ہوئی۔ جدید پاکستان، افغانستان اور شمال مغربی بھارت کے

علاقے اس طرزِ فن کے اہم مراکز تھے۔ قندھار طرز میں انسانی شکل بالکل زندہ اور خوبصورت نظر آتی ہے۔ قندھار طرز میں گوتم بدھ کے کئی مجسّمے بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔

۸٫۴ شک حکمراں

مابعد موریہ دور میں بھارت کی شمال مغربی سرحدوں پر دَرّۂ خیبر سے کئی غیر ملکی بھارت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک شک تھے۔ انھیں 'سِکیتھین' بھی کہا جاتا ہے۔ شکستان یا سیستان قدیم دور میں شکوں کا اہم علاقہ تھا۔ سیستان موجودہ ایران، افغانستان اور شمال مغربی بھارت کے کچھ حصوں میں پھیلا ہوا تھا۔ انھوں نے مغربی بھارت کے گجرات، مہاراشٹر اور مالوا میں اپنا اقتدار قائم کیا۔ رُدر دامن اوّل بھارت میں شک گھرانوں میں سب سے مشہور اور طاقتور گھرانا تھا۔ اس کے دور میں تجارت

مستحکم ہوئی۔

جوناگڑھ میں موجود ایک کتبہ

رُدر دامن کا جوناگڑھ کا کتبہ مشہور ہے۔ اس کتبے کا ذکر پچھلے سبق میں ہوا ہے۔ رُدر دامن کے اِس کتبے میں اس کے انتظامی نظام، رعایا کی فلاح کے لیے کیے ہوئے کاموں اور جنگی بہادری کی تفصیلی معلومات ملتی ہے۔

شکوں کے دور میں سمندری تجارت میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا تھا۔ شکوں نے بندرگاہوں کو ترقی دی، تاجروں کو تحفظ فراہم کیا اور راجا کی ٹکسال میں تیار کردہ کرنسی نظام رائج کیا۔ یہ سکے بنیادی طور پر چاندی کے ہوتے تھے اور ان پر براہمی رسم الخط میں تحریر پائی جاتی ہے۔ اس لیے بھارتی علمِ مسکوکات کا مطالعہ کرتے وقت شکوں کے سکے خاص اہمیت کے حامل مانے جاتے ہیں۔ ان سکوں پر شک سنوتسر کا ذکر ملتا ہے۔ یہ سکے قدیم بھارت کی تاریخ کا اہم ذریعہ ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

'شک عہد' بھارتی پیمائشِ وقت کا ایک اہم طریقہ ہے۔ آج بھی یہ پنچانگ (تقویم) میں استعمال ہوتا ہے۔ سال کو 'سنوتسر' کہا جاتا ہے اور ہر سنوتسر کو ایک خاص نام دیا جاتا ہے۔ شک سنوت کی ابتدا عیسوی سنہ ۷۸ میں ہوئی۔ آج کا موجودہ سال شک تقویم میں کتنا ہے، یہ جاننا ہو تو اس طرح حساب کیجیے: عیسوی سنہ کا موجودہ سال تفریق ۷۸ کیا جائے تو موجودہ شک سال کون سا ہے یہ معلوم ہوسکتا ہے۔

مثال: عیسوی سنہ ۲۰۲۶ - ۷۸ = موجودہ شک سال ۱۹۴۸

ہماری درسی کتاب کے آغاز میں بھی آپ کو ایسی ہی تاریخ نظر آئے گی۔ دیکھیے ذرا!

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

مذکورہ بالا مثال کی بنیاد پر اپنے خاندان کے افراد یا اپنے دوستوں کی پیدائش کے سال کا شک سنوتسر تلاش کیجیے۔

۸ء۵ ساتواہن گھرانا

ساتواہن گھرانے کو مہاراشٹر کی تاریخ کی پہلی طاقتور سلطنت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مابعد موریہ دَور میں ملک میں کئی مقامات پر سیاسی عدم استحکام پیدا ہوگیا تھا، تجارت سست پڑ گئی تھی۔ غیرملکی حملے بڑھ گئے تھے۔ ایسے حالات میں **'سِمُک' نامی راجا نے ساتواہن گھرانے کی بنیاد رکھی۔** ساتواہنوں نے مہاراشٹر، آندھرا پردیش، کرناٹک، مدھیہ پردیش کے علاقوں پر اپنی سلطنت قائم کی۔ ساتواہنوں میں سب سے **مشہور** اور **طاقتور راجا گوتمی پتر ساتکرنی** تھا۔ اس نے شک اور یونانی جیسی غیرملکی طاقتوں کو شکست دے کر بھارت میں مدھیہ پردیش سے مہاراشٹر تک ایک مستحکم اور متحد سلطنت کھڑی کی۔ اس کی بہادری کا بیان اس کی والدہ گوتمی بلشری کے ناشک میں واقع ترشی غار کے کتبے میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس میں اسے 'تری سمدر توئے پیت واہن' کہا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے جس کے گھوڑوں نے تین سمندروں کا پانی پیا ہو۔ تین سمندر یعنی بحیرۂ عرب، خلیج بنگال اور بحرِ ہند۔

ساتواہنوں کے دور میں تجارت کو فروغ ملا۔ ان کی ریاست سے ریشم کی شاہراہ اور سمندری تجارتی راستہ گزرتا تھا۔ اس وجہ سے بھارتی تاجروں کی روم، یونان جیسے دور دراز کے ممالک کے ساتھ تجارت شروع ہوئی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پہلی صدی قبل مسیح کے دور کے راجا پلوٗماوی کی مہر پر جہاز کی یہ تصویر ہے۔ مہر پر موجود یہ تصویر ساتواہنوں کے دَور میں سمندری راستے سے ہونے والی تجارت کی نشاندہی کرتی ہے۔

ان کے سکوں پر براہمی رسم الخط میں پراکرت تحریریں ملتی ہیں۔ ثقافتی اعتبار سے ساتواہن کا دور انتہائی خوشحالی کا دور مانا جاتا ہے۔ اس دور میں بودھ مذہب کی اہمیت بڑھی اور کئی بودھ گپھائیں تراشی گئیں۔ ناشک، کارلا، کانھیری، بھاجے، پتل کھورا مشہور گپھائیں ہیں۔

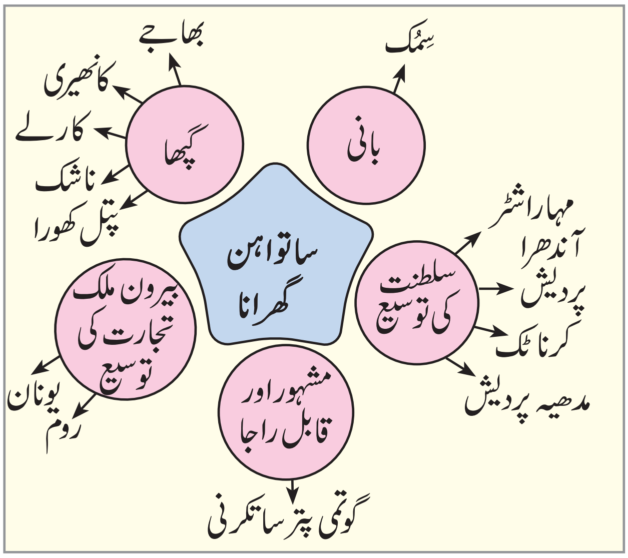

۶ء۸ کشان گھرانا

کشان گھرانے کا اصل تعلق وسطیٰ ایشیا سے تھا۔ انھوں نے افغانستان، پاکستان اور پھر شمالی بھارت میں داخل ہوکر برصغیر ہند میں اپنا اقتدار قائم کیا۔ **کشان گھرانے کا سب سے عظیم اور بااثر راجا سمراٹ کنشک تھا۔** کنشک کے دور میں کشان سلطنت متھرا سے لے کر پنجاب، افغانستان اور کشمیر تک پھیلی ہوئی تھی۔

کنشک نے اپنی راجدھانی پروش پور (موجودہ پشاور) میں قائم کی۔ بودھ مذہب کی تبلیغ کی اس نے حوصلہ افزائی کی۔ اس کے دور میں بودھ کونسل منعقد کی گئی۔

کشان دورِ حکومت میں تجارت اور معیشت میں زبردست اضافہ ہوا۔ بھارت، چین، روم اور وسطیٰ ایشیا کو جوڑنے والا مشہور ریشم کی شاہراہ ان کے کنٹرول میں تھی۔ اس راستے سے مسالے، کپڑا، دھاتیں، ریشم اور زیورات کی بڑے پیمانے پر تجارت ہوتی تھی۔ کشانوں نے سونے اور چاندی کے بہترین سکے تیار کیے۔ ان سکوں پر مختلف دیوی دیوتاؤں کی تصویریں ملتی ہیں۔ مثلاً ہرقل (یونانی دیوتا)، اَردُکشو (ایرانی دیوی)، شیو (بھارتی دیوتا)۔ اس سے کشانوں پر مختلف ثقافتی نظریات کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

کنشک کے دورِ حکومت میں چوتھی بودھ کانفرنس کُنڈَل وَن (کشمیر) میں منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس میں بودھ مذہب کی تعلیمات کو نئے سرے سے ترتیب دیا گیا اور بودھ فلسفے کو زیادہ جامع شکل میں پیش کیا گیا۔ اس کانفرنس میں 'ہین یان' اور 'مہایان' یہ دو فرقے قائم ہوئے۔ مہایان فرقے نے مورتی پوجا کو قبول کیا۔ چنانچہ اس دَور میں متھرا اور قندھار طرزِ فن میں گوتم بدھ کے مجسّمے بنائے گئے۔

آیئے غور کریں۔

علمِ مسکوکات کے محققین سکّوں کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر اس دور کی تاریخ مرتب کرتے ہیں۔ آپ بھی یہ کوشش کر کے دیکھیے۔ تصویر میں دیے ہوئے کنشک کے سکّوں کا بغور مشاہدہ کیجیے۔ سکّے کے دونوں جانب

مفت تقسیم کے لیے

کی تصویر اور تحریر سے آپ کو کیا سمجھ میں آتا ہے اس کا اندراج اپنی بیاض میں کیجیے۔

۷ء۸ گپت گھرانا

گپت سلطنت کا دور قدیم بھارت کا 'سنہری دور' مانا جاتا ہے۔ **شری گپت اس گپت راج گھرانے کا بانی تھا۔** گپت سلطنت کی وسعت کی ابتدا چندر گپت اوّل کے دور میں ہوئی۔ اس کے بعد اقتدار میں آنے والے سمدر گپت کی بہادری کا بیان اس کے دربار کے شاعر ہری شین کے لکھے ہوئے قصیدے میں درج ہے۔ یہ قصیدہ پریاگ راج کے اشوک ستون پر سمراٹ اشوک کی تحریر کے نیچے کندہ ہے۔ بھارت میں کشمیر سے لے کر نرمدا تک اور جنوب میں کانچی تک سمدر گپت نے اپنی سلطنت قائم کی۔ بعد ازاں راجا چندر گپت دوم عرف وکرمادتیہ کے دور میں گپت سلطنت خوشحالی کے عروج پر پہنچی۔ اس کے ذریعے شکوں پر حاصل کی گئی فتح اس کے دورِ حکومت کا سب سے اہم واقعہ مانی جاتی ہے۔ اس کے دور میں فاہیان نامی ایک چینی مسافر بھارت آیا تھا۔ وہ گپت سلطنت میں موجود امن اور خوشحالی کی تعریف کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس کی محفل (دربار) میں کالی داس، دھنونتری، وِراہ مِہیر جیسے عظیم عالم موجود تھے۔

سمُدر گپت کے سکّے

گپت راجاؤں کے دور میں فن، ادب، ریاضی، فلکیات، دھات سازی، تعلیم اور مذہب نے ترقی کی۔ **اسکند گپت گپت راج گھرانے کا آخری طاقتور راجا تھا۔**

آپ کی کیا رائے ہے؟

گپت دور کو 'سنہری دور' کیوں کہا جاتا ہے؟

۸ء۸ وردھن گھرانا

گپت سلطنت کے زوال کے بعد شمالی بھارت میں دوبارہ سیاسی عدم استحکام پیدا ہو گیا تھا۔ مختلف علاقائی راجا اقتدار حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے برسرِ پیکار تھے۔ ایسے غیر مستحکم حالات میں وردھن گھرانے کا عروج ہوا۔ دہلی کے قریب واقع تھانیسر کے مقام پر پربھا کر وردھن نام کا راجا حکومت کر رہا تھا۔ اس کے دور میں وردھن گھرانا طاقتور بنا۔ تاہم اس راج گھرانے کو تاریخی اہمیت حاصل ہوئی وہ اس کے بیٹے سمراٹ ہرش وردھن کی وجہ سے۔ اس نے پورے شمالی بھارت کو متحد کر کے ایک طاقتور سلطنت قائم کی۔ ہرش وردھن نے قنوج میں اپنی راجدھانی قائم کی۔ اس کی سلطنت پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، بہار اور بنگال تک پھیلی ہوئی تھی۔

ہرش وردھن ایک مذہبی، رحم دل، عوام دوست اور سخی راجا کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس نے مذہبی تہواروں کی حوصلہ افزائی کی۔

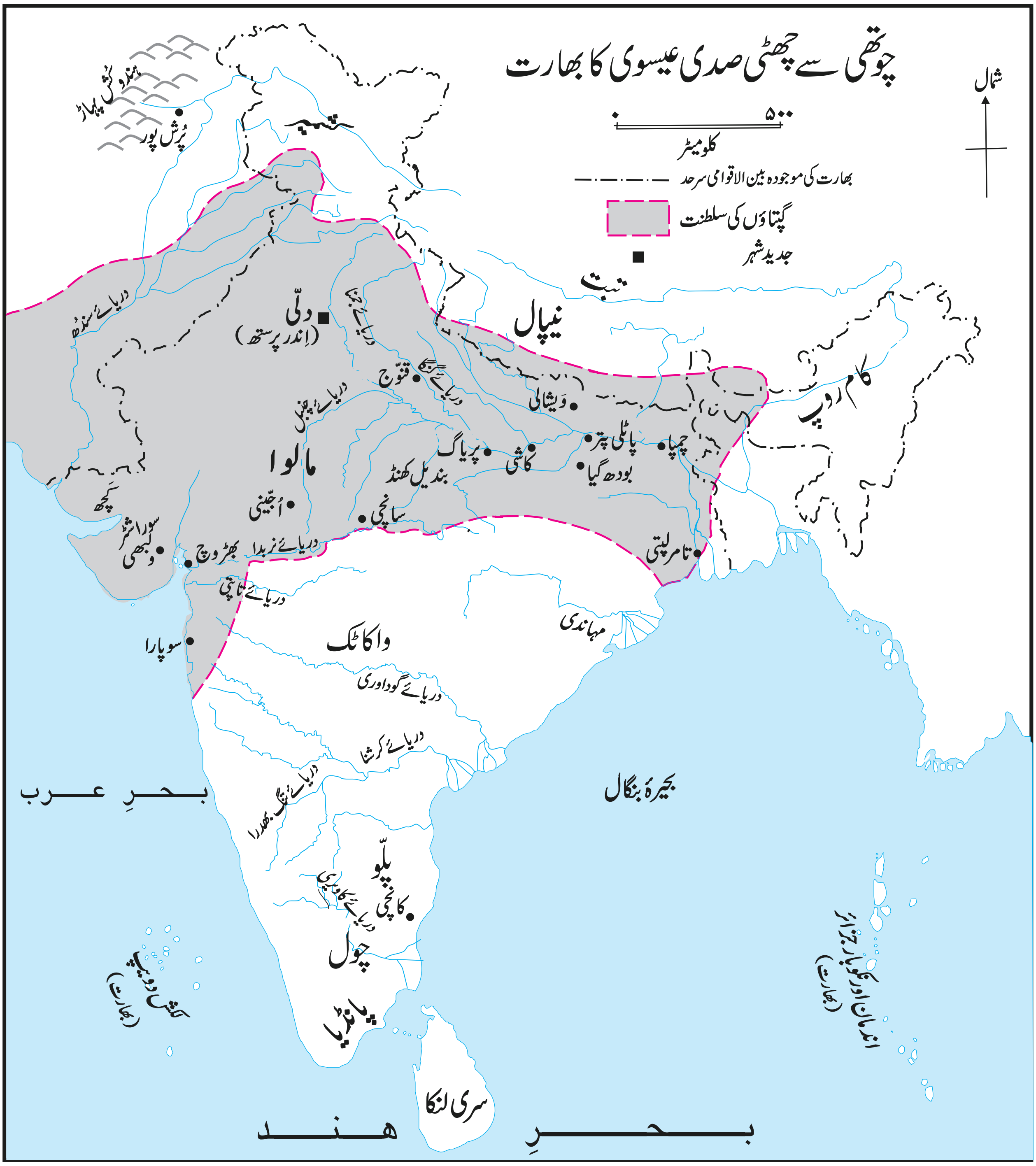

چوتھی سے چھٹی صدی عیسوی کا بھارت
شمال
۵۰۰
کلومیٹر
بھارت کی موجودہ بین الاقوامی سرحد
گپتاؤں کی سلطنت
جدید شہر
ہندوکش پہاڑ
پُرش پور
کشمیر
تبت
نیپال
کام روپ
دریائے سندھ
دلّی
(اندر پرستھ)
دریائے جمنا
قنوج
دریائے گنگا
دریائے چنبل
ویشالی
پاٹلی پتر
چمپا
پریاگ
کاشی
بودھ گیا
مالوا
بندیل کھنڈ
اُجّینی
سانچی
کچھ
سوراشٹر
ولبھی
بھڑوچ
دریائے نربدا
تامرلپتی
دریائے تاپتی
مہاندی
واکاٹک
سوپارا
دریائے گوداوری
دریائے کرشنا
بحرِ عرب
خلیج بنگال
دریائے تنگ بھدرا
پلّو
دریائے کاویری
کانچی
چول
پانڈیا
لکش دویپ
(بھارت)
انڈمان اور نکوبار جزائر
(بھارت)
سری لنکا
بحرِ ہند

کیا آپ جانتے ہیں؟

ایک مرتبہ ہرش وردھن نے دیکھا کہ اس کی راجدھانی میں ایک غریب خاندان کی بھوک پیاس سے بری حالت ہو گئی ہے۔ یہ دیکھ کر راجا نے خود محل سے باہر آ کر اس خاندان کو خیرات دی۔ اسے لگا کہ صرف کھانا دینا کافی نہیں ہے بلکہ لوگوں کو تعلیم اور صحت کی سہولیات بھی فراہم کی جانی چاہئیں۔ اس نے حکم دیا کہ ہر گاؤں میں اسکول قائم کیے جائے، اسپتال بنائے جائے اور بھکشوؤں کو کھانا اور پناہ گاہ فراہم کی جائے۔ ہرش وردھن کی سخاوت کی وجہ سے ریاست کی تمام رعایا اس کے تئیں عزّت اور محبت کا جذبہ رکھتی تھی۔

ایک مرتبہ ہرش وردھن نے اپنے درباریوں کو بلایا اور کہا، ''ریاست کی اصل خوشحالی لوگوں کی خوشی اور فلاح میں ہے۔ جو خیرات کرتا ہے وہی اصل طاقتور راجا ہوتا ہے۔''

چینی سیاح ہیون سانگ نے بھی اپنے سفرنامے میں ہرش وردھن کی سخاوت کے بارے میں لکھا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سمراٹ ہرش وردھن ہر پانچ سال بعد پریاگ راج میں خیرات کا ایک شاندار تہوار منعقد کرتا تھا۔ اس تہوار میں وہ ہر بار اپنی تمام جائیداد اور دولت خیرات کر دیا کرتا تھا۔

ہرش وردھن کی یہ سخاوت اتنی مشہور ہوئی کہ آج بھی اسے 'فیاض' سمراٹ کے طور پر جانا جاتا ہے۔

جنوبی بھارت میں واقع چالوکیہ سلطنت کے ساتھ ہرش وردھن کا تصادم ہوا۔ چالوکیہ کے راجا پُل کیشی دوم نے اس کی جنوبی بھارت میں پیش قدمی کو روک دیا۔ جس کی وجہ سے ہرش وردھن کی سلطنت گنگا کی وادی تک ہی محدود رہ گئی۔ اس کی موت کے بعد وردھن سلطنت کا زوال ہو گیا۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

ایک نقشہ بیاض تیار کیجیے۔ ہر راج گھرانا کو ظاہر کرنے کے لیے اسٹینسل کی مدد سے بھارت کا نقشہ بنائیے۔ ہر راج گھرانے کے علاقے کو الگ رنگ دیجیے اور ان کی راجدھانی، اہم مقامات، تجارتی راستوں کے لیے کچھ علامتوں کا استعمال کیجیے۔

مشق

سوال ۱ الف) ایک لفظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ موریہ فوج کا سپہ سالار

۲۔ کانو گھرانے کا بانی

۳۔ بودھ بِھکشو ناگ سین اور مِنینڈر کے درمیان گفتگو پر مبنی کتاب

۴۔ بھارتی تقویم کا ایک اہم طریقہ

ب) یہ کون ہیں، لکھیے۔

۱۔ اسے 'تری سمدر توئے پیت واہن' کہا گیا ہے۔

۲۔ اس کے دورِ حکومت میں بودھ مذہب کی چوتھی کانفرنس ہوئی۔

۳۔ اسے گپت راج گھرانے کا بانی مانا جاتا ہے۔

۴۔ یہ ہر پانچ سال بعد اپنی ساری دولت خیرات کر دیتا تھا۔

۵۔ اس نے ہرش وردھن کو شکست دے کر وردھن سلطنت کی جنوب کی طرف پیش قدمی روک دی۔

سوال ۲ الف) تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

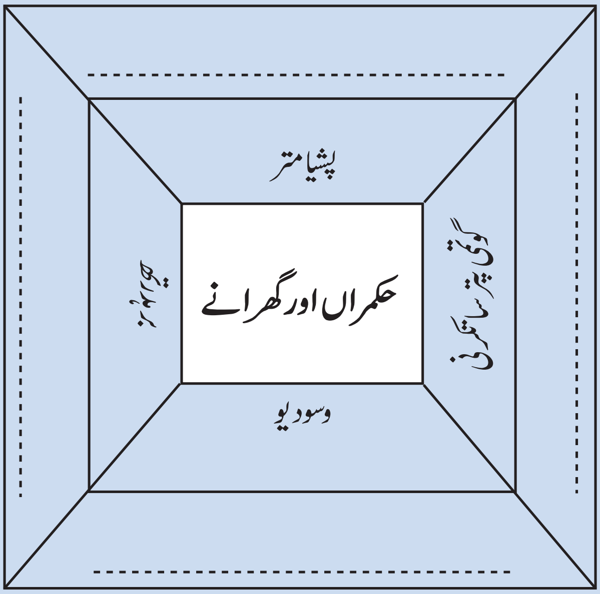

ب) درج ذیل واقعات کو زمانی ترتیب سے لکھیے۔

۱۔ سمراٹ اشوک کے بعد موریہ سلطنت میں عدم استحکام بڑھنے لگا۔

۲۔ وسودیو کنو، کانو گھرانے کا بانی تھا۔

۳۔ موریہ فوج کے سپہ سالار پشیامتر شنگ نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

۴۔ شنگ راج گھرانے کا آخری راجا دیوبھوتی تھا۔

سوال ۳ الف) مختصر معلومات لکھیے۔

۱۔ انڈو-گریک راجاوں کے سکے

۲۔ کشان حکمرانوں پر مختلف ثقافتی دھاروں کے اثرات

ب) درج ذیل بیانات کی وجوہات لکھیے۔

۱۔ قدیم دور میں بھارت کی سیر کے لیے آنے والے غیر ملکی سیاحوں کے لکھے ہوئے سفرنامے تاریخ کے ماخذ کے طور پر اہم ہوتے ہیں۔

۲۔ گپت دور کو قدیم بھارت کا 'سنہری دور' مانا جاتا ہے۔

عمل

آپ اپنے والدین کے ساتھ کسی پکنک/ سیاحت پر جانے کے بعد اس کے بارے میں اندراجات کیجیے۔

مثلاً:

- کس سواری سے وہاں گئے؟
- وہاں کیا دیکھا؟
- وہاں کی جغرافیائی خصوصیات
- اس مقام کے فنون، زبان، غذا

سرگرمی:

- ساتواہن دور کے تاریخی مقامات کو نقشے میں دکھایئے۔
- رائج الوقت سکے/نوٹ اس ملک کی خصوصیات، مقاصد اور پالیسیوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ بھارت کے کرنسی نوٹوں کا مشاہدہ کرکے ان پر موجود نمایاں باتوں کو لکھیے۔

***

۹ قدیم بھارت کا ثقافتی ورثہ

۹ء۱ قدیم بھارت کی ثقافتی زندگی	۹ء۳ قدیم بھارت کا علمِ طب
۹ء۲ قدیم بھارت کی تجارت، پیشے اور معاشی زندگی	۹ء۴ مہاراشٹر کی ملی جلی ثقافت
	۹ء۵ قدیم بھارت کا نظامِ تعلیم

بچوّ، تصور کیجیے کہ ہمارے پاس روایت سے چلتا آیا ہوا ایک ایسا خزانہ ہے جس میں سونا، ہیرے یا سکے کچھ بھی نہیں ہیں لیکن پھر بھی یہ قیمتی ہے! آج ہم اس انمول خزانے کا راز افشا کرنے والے ہیں۔ یہ خزانہ ہے 'بھارت کا ثقافتی ورثہ!'

تو آیئے، اس خزانے کی صندوق کو آہستہ سے کھول کر دیکھیں اور اپنے ملک کے محفوظ کیے ہوئے فنون، روایات، رقص، موسیقی اور قدیم عمارتوں کی انوکھی دنیا تلاش کریں!

آیئے غور کریں۔

- ہمارے ملک میں تنوّع ہے اور تنوّع میں بھی اتحاد ہے، ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟
- بھارت میں مختلف زبانیں، رقص، لباس، رسم و رواج اور روایات کیوں ہیں؟
- اجنتا کے غاروں کی خوبصورت تصاویر کا مشاہدہ کرتے ہوئے آپ کو کیا محسوس ہوتا ہے؟
- کیا آپ جانتے ہیں کہ نالندا یونیورسٹی میں ہزاروں طلبہ تعلیم حاصل کرتے تھے؟
- مہاراشٹر کی سرزمین پر ملی جلی ثقافت پروان چڑھی۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟

اس کے بارے میں مزید جاننے کے لیے تیار ہو جایئے۔

۹ء۱ قدیم بھارت کی ثقافتی زندگی

قدیم بھارت کی ثقافتی زندگی انتہائی خوشحال اور متنوّع تھی۔ اس ثقافت کے کئی پہلو تھے۔ ان پہلوؤں کی بنیاد پر ہمیں بھارت کے مذہب، فلسفے، فنون، ادب، تہواروں، سماجی زندگی اور روزمرہ کے معاملات دیکھنے ملتے ہیں۔ مختلف جغرافیائی خطوں کے حالات کے مطابق زبان، لباس، طرزِ غذا اور فنِ تعمیر کے مختلف پہلو اُبھر کر سامنے آئے۔ اتنا تنوّع ہونے کے باوجود 'وسودَھیو کُٹمبکم' (ساری دنیا ایک کنبہ ہے) جیسی اقدار ہماری ثقافت میں اس قدر رچی بسی تھیں جن کی وجہ سے بھارت میں تنوّع میں اتحاد نظر آتا ہے۔

ادب اور ادبِ عالیہ (ادبیات)

ایک نسل سے دوسری نسل کو زبانی روایت کے ذریعے دیا گیا علم ادب کہلاتا ہے اور جو تحریری شکل میں ہم تک پہنچا ہے اسے تحریری ادب کہتے ہیں۔ اس میں وید، اپنشد، رامائن، مہابھارت جیسی رزمیہ نظمیں (مہا کاویہ) پران، بودھ گرنتھ، جین گرنتھ، شاعری، ڈراما، علمِ اخلاقیات، فلسفہ اور سائنسی گرنتھوں کا شمار ہوتا ہے۔

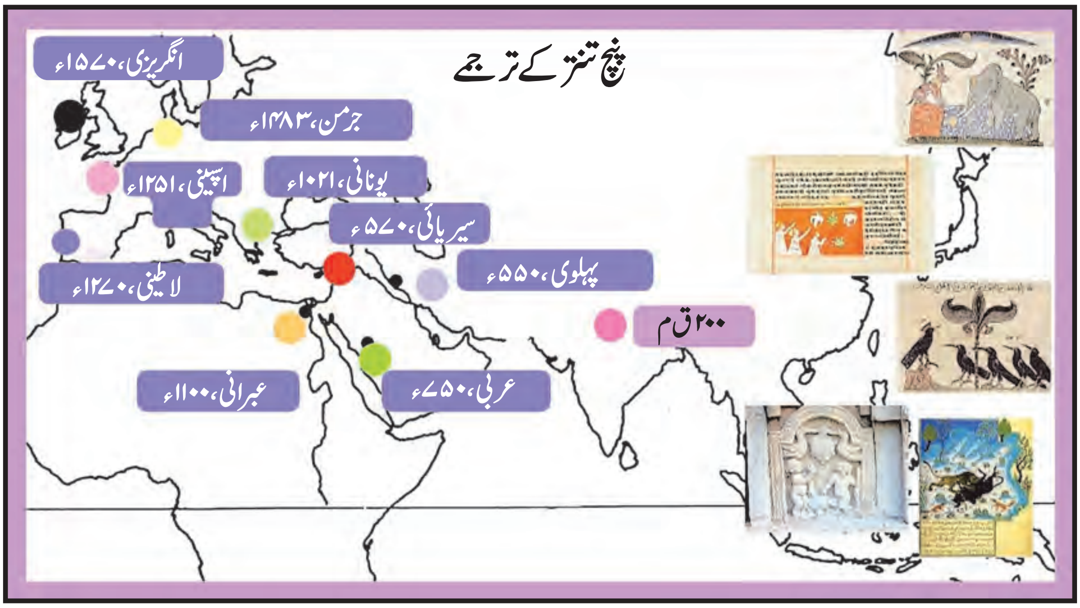

ادب علم، فلسفہ، اخلاقی اقدار، مذہبی اور سماجی اقدار سکھانے کا ذریعہ تھا۔ پانی نامی ماہرِ قواعد (گرامرین) نے 'اشٹا دھیائی' نامی گرامر کی کتاب لکھی۔ اس پر تبصرہ کرنے والا 'مہا بھاشیہ' نامی گرنتھ پتنجلی نے لکھا۔ مہابھارت اور رامائن جیسی رزمیہ نظمیں سماجی اصولوں، سیاست، فنِ حرب اور اخلاقی اقدار سکھانے کے لیے استعمال کی جاتی تھیں۔ کشمیر کی تاریخ بتانے والی کتاب 'راج ترنگنی' شاعر کلہن نے لکھی تھی۔ اسی طرح بان بھٹ کی لکھی ہوئی 'ہرش چرت' جیسی تاریخ پر مبنی اہم کتابیں بھی قدیم دور میں ہی تیار ہوئی تھیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

'پنچ تنتر' اخلاقی قدروں پر مبنی قدیم بھارت کی کہانیوں کا ایک مشہور مجموعہ ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ اسے وشنو شرما نے لکھا تھا۔ پنچ تنتر کی کہانیوں کے کردار شیر، ہنس، کچھوا، اور خرگوش جیسے جانوروں کی شکل میں ہوتے ہیں۔ لیکن ان کہانیوں کا اصل مقصد انسانوں کی رہنمائی کرنا ہے کہ ان کا اخلاقی رویہ کیسا ہونا چاہیے۔

اس مجموعے کی کہانیاں کس وجہ سے سنائی گئیں، اس کے پیچھے بھی ایک دلچسپ کہانی ہے:

قدیم بھارت میں امرشکتی نام کا ایک راجا تھا۔ اس کے تین بیٹے تھے، لیکن تینوں کو پڑھائی میں بالکل دلچسپی نہیں تھی۔ راجا کو ان کے مستقبل کی فکر تھی۔ اس لیے اس نے ایک عالم استاد وشنو شرما کو بلایا اور ان سے گزارش کی کہ وہ شہزادوں کو عقل مندی، دنیا داری اور زندگی کے سبق سکھائیں۔ وشنو شرما نے ان بچوں کو سمجھ دار اور دانا بنانے کی ذمے داری قبول کر لی۔ انھوں نے سکھانے کا ایک بالکل الگ طریقہ اپنایا۔ تعلیم کتابوں کے ذریعے نہیں، بلکہ کہانیوں کے ذریعے! انھوں نے جانوروں پر مبنی چھوٹی چھوٹی کہانیاں بنائیں۔ ان کہانیوں میں ہوشیاری، دوستی، ہمت، اخلاق، مصیبت سے نکلنے کا راستہ، بھروسا اور سمجھ داری جیسے سبق چھپے ہوتے تھے۔

وہ راج کمار ان کہانیوں میں اتنے مگن ہو گئے کہ ہنستے کھیلتے انھیں زندگی کے اہم سبق بہت آسان طریقے سے ملتے گئے اور کچھ ہی مہینوں میں وہ سمجھ دار، دانا اور حکومت چلانے کے قابل بن گئے۔

ان تمام کہانیوں کا مجموعہ 'پنچ تنتر' کے نام سے جانا جانے لگا۔ کئی صدیوں تک اور کئی ملکوں میں یہ کہانیاں نسل در نسل بڑے شوق سے پڑھی اور سنائی گئیں۔ 'پنچ تنتر' کا شمار ایسی ہی

عظیم کتابوں میں ہوتا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ پچاس سے زیادہ زبانوں میں ہو چکا ہے، جس سے اس کی بے پناہ مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسی طرح 'جاتک کہانیاں' بھی سادہ زبان میں، جانوروں اور انسانوں کے کرداروں کے ذریعے ہمیں صحیح اور غلط کی پہچان کرواتی ہیں۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

کیا آپ کو 'پنچ تنتر' یا 'جاتک کتھا' کی کوئی کہانی معلوم ہے؟ اگر نہیں تو لائبریری کی کتابوں سے انھیں ضرور حاصل کر کے پڑھیے اور اپنی جماعت میں سنائیے۔ اس میں سے کسی ایک کہانی کو ڈرامائی انداز میں پیش کیجیے۔

قدیم بھارت کا فنِ ڈراما	قدیم بھارت کی موسیقی	قدیم بھارت کا رقص
✻ قدیم بھارت کا فنِ ڈراما ترقی یافتہ تھا۔ بھرت منی نے 'ناٹیہ شاستر' کتاب لکھی۔ اس کتاب میں فن ڈراما کے تمام پہلوؤں پر انتہائی تفصیلی بحث موجود ہے۔ آج بھی ڈراما، رقص اور اداکاری سیکھتے وقت ان کتابوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ✻ اس دور کے کچھ مشہور ڈرامے: - عظیم شاعر 'بھاس' نے مشہور ڈراما 'سوَپن واسودتّ' لکھا۔ - مابعد موریہ دور میں اشوگھوش نے 'ساری پتر پرکرن' نامی ڈراما لکھا۔ - کالی داس ایک عظیم شاعر اور ڈراما نگار گزرے ہیں۔ انھوں نے 'شاکنتل'، 'مالوِکاگنی متر' اور 'وِکرموروَشیہ' یہ تین شہرہ آفاق ڈرامے لکھے۔ - شودرک نے 'مرچھ کٹک' نامی ڈراما، جبکہ وشاکھ دتّ نے 'مدراراکشس' ڈراما تخلیق کیا۔ - سمراٹ ہرش وردھن نے 'رتناولی'، 'پریادرشکا' اور 'ناگانند' یہ تین ڈرامے لکھے تھے۔	✻ بھارتی موسیقی کی روایت کا آغاز سام وید سے ہوتا ہے۔ ✻ ویدک ادب سے لے کر آیوروید، دھنروید، گندھروویداور ارتھ شاستر یہ چار ذیلی وید (اُپ وید) مانے جاتے ہیں۔ ان میں سے گندھرو وید بھارتی موسیقی، رقص اور ساز بجانے کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ ✻ 'سنگیت رتناکر' موسیقی کی ایک مشہور کتاب ہے۔ اسے شارنگ دیو نامی ماہرِ موسیقی نے لکھا ہے۔	✻ ادب میں ویدک دور سے رقص کے حوالے ملتے ہیں۔ ✻ بھارت کے کئی حصوں میں مختلف قسم کے رقص آزادانہ طور پر پروان چڑھے۔ ✻ بھارتی رقص میں بھرت ناٹیم، منی پوری، کتھک، اوڈیسی، کچھی پوڑی، اور موہنی اٹم ایسے کل سات کلاسکی (ابھیجات) رقص کی روایات ہیں ایسا مانا جاتا ہے۔ ✻ اسی طرح قدیم بھارت کے مختلف علاقوں میں لوک رقص پیش کیے جاتے تھے۔ تہواروں اور تقریبات کے مواقع پر خوشی کا اظہار کرنے کے لیے رقص کیا جاتا تھا۔ لوک رقص برجستہ ہوتے ہیں۔

■ فنونِ لطیفہ اور فنِ تعمیر

قدیم بھارت میں اجنتا کے غاروں کی دیواری تصاویر دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ان تصاویر کے لیے مختلف نباتات، مٹّی اور پتھروں سے تیار کیے ہوئے رنگ استعمال کیے گئے ہیں۔ تصویروں میں موجود افراد کے زیورات، کپڑے اور بالوں کی بناوٹ جیسی باریک تفصیلات دکھائی گئی ہیں۔ ان سے اس دور کی طرزِ زندگی، رقص، آلاتِ موسیقی، فطرت وغیرہ کی خوبصورت منظرکشی نظر آتی ہے۔ ایلورا کے غاروں میں بودھ، جین اور ہندو غار دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ایلورا کا کیلاش غار دنیا کا ایک حیرت انگیز مندر ہے۔ ایک ہی چٹان سے تراشے ہوئے اس غار کی ابتدا کلس سے کرکے بنیاد تک کھدائی کی گئی ہے۔ اسی سے مراٹھی زبان میں 'پہلے کلس پھر بنیاد' کا محاورہ عام ہوا ہوگا۔ مندر میں خوبصورت مجسّمے، تراشیدہ ستون اور نندی منڈپ جیسے لاجواب کندہ کاری کے نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسی طرح ان مجسّموں میں مختلف دیوی دیوتاؤں اور دیومالائی کہانیوں کے مناظر بھی تراشے گئے ہیں۔

ایلورا کا کیلاش مندر

بودھ غاروں میں ستون، استوپ، چیتہ گرہ اور وہار اس وقت کے فنِ تعمیر کے اہم اجزا ہیں۔ آزادانہ طور پر تعمیر کیے ہوئے استوپ بھارتی فنِ تعمیر کی ایک اور خصوصیت ہے۔ سمراٹ اشوک کے دور میں سانچی میں استوپ تعمیر کیا گیا۔ اشوک کے دور کے سانچی استوپ کو سات واہن دور میں مزید وسعت دی گئی۔ ان کے دور میں استوپ کے اردگرد چار شاندار دروازے (تورن) تعمیر کیے گئے۔ ان پر شیر، ہاتھی وغیرہ کی اشکال کندہ ہیں۔ نیز گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات بھی تراشے گئے ہیں۔ دیگر قدیم

سانچی استوپ

استوپوں پر بھی ایسی اشکال کندہ نظر آتی ہیں۔ استوپ کے ارد گرد بدھ بھکشوؤں کے لیے مذہبی گفتگو کرنے کے لیے یا عبادت کے لیے ہال بنائے جاتے تھے۔ اسے چیتہ گرہ کہا جاتا ہے۔ کارلے کے غار کا چیتہ گرہ اس فنِ تعمیر کی بہترین مثال ہے۔

چیتہ گرہ کے قریب ہی بودھ بھکشوؤں کے رہنے کے لیے غاریں تراشی جاتی تھیں۔ انھیں 'وہار' کہا جاتا تھا۔ مہاراشٹر میں بھاجے کا وہار سب سے قدیم مانا جاتا ہے۔ ناشک، بیڈسے، اجنتا وغیرہ کے وہار بھی مشہور ہیں۔ اوڈیشا کے کھنڈگری اور اُدے گری کی جین گپھائیں بھی مشہور ہیں۔

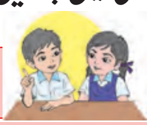

کیا آپ جانتے ہیں؟

دلّی میں مہرولی کے مقام پر واقع لوہے کا ستون بھارت کی قدیم دھات سازی کے علم کی ایک انوکھی مثال ہے۔ یہ ستون گپت سمراٹ چندرگپت دوم عرف وکرمادتیہ کے دور میں نصب کیا گیا تھا۔

اس ستون کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ ۱۶۰۰ سال سے زیادہ عرصے سے کھڑا ہونے کے باوجود آج تک کہیں سے زنگ آلود نہیں ہوا۔

لوہے کا ستون

۹ء۲ قدیم بھارت کی تجارت، پیشے اور معاشی زندگی

اس دور میں زراعت اہم پیشہ تھا۔ لوگوں کی خوراک، کپڑے اور روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے زراعت اہم تھی۔گنگا، جمنا، گوداوری، اور کرشنا جیسی ندیاں زراعت کے لیے سازگار تھیں۔ملکی اور بین الاقوامی تجارت سمندری اور خشکی کے راستوں سے ترقی کر رہی تھی۔قدیم بھارت میں اناج کے ساتھ کپڑے، مصالحے، دھاتیں، زیورات، ہاتھی دانت، قیمتی پتھروں جیسی چیزیں کی بڑے پیمانے پر تجارت ہوتی تھی۔خاص طور پر مہاراشٹر میں ساتواہن دور میں رومن سلطنت کے ساتھ تجارتی تعلقات تھے۔ مصالحے، ریشمی کپڑے، موتی کی برآمدات اور درآمدات بڑے پیمانے پر ہوتی تھیں۔نئی منڈیاں قائم ہوئیں اور کرنسی کا نظام منظّم تھا۔اسی طرح مناسب محصول کا نظام رائج تھا۔اس کی وجہ سے ریاست کی معیشت مضبوط اور مستحکم رہی۔ زراعت کے علاوہ کپڑے کی صنعت، لوہے اور تانبے جیسی دھاتوں سے بنی چیزوں کی پیداوار جیسے صنعتیں بھی معاشی زندگی میں اہم تھیں۔ تجارتی راستوں پر بندرگاہیں، منڈیاں اور شہر ترقی کر رہے تھے۔ان تمام عوامل کی بدولت قدیم بھارت کی معیشت مضبوط تھی۔اس کے اثرات سماجی، ثقافتی اور سیاسی زندگی پر بھی دکھائی دیتے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ساتواہن کے دور سے جنوب میں تجارت اور صنعت عروج پر تھی۔ زرعی خوشحالی، بڑھتی ہوئی صنعتوں اور مکانات کی تعمیر کی وجہ سے جنوب میں پہلی صدی قبل مسیح میں ساتواہن دور حکومت میں کئی شہر ابھرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔مثلاً پرتشٹھان (پیٹھن)،تگر (تیر)، ناسک (ناشک)، کرہاٹک (کرہاڑ) وغیرہ۔اس طرح کے فصیل بند شہر موجود تھے۔ایسے شہروں کی کھدائیوں میں ملنے والے رومن سکوں سے اس دور کی ترقی یافتہ تجارت کا بھی پتا چلتا ہے۔سوپارا، کلیان، بھڑوچ اس وقت کی اہم بندرگاہیں تھیں۔ جُنّر اور ناشک کے کتبوں میں کلارک (مٹی کے برتن بنانے والا)، تیل پشک (تیل کی گھانی پر کام کرنے والا)، کولک (بنکر) جیسے کئی پیشہ ور افراد کا ذکر ملتا ہے۔

آپ کیا کریں گے؟

اگر آپ قدیم دور میں تاجر ہوتے تو آپ کس قسم کی تجارت کرنا پسند کرتے؟ کیوں؟

۹ء۳ قدیم بھارت کا علمِ طب

بھارتی علمِ طب کی ابتدا آیوروید سے ہوئی جو کہ اتھرووید کا ہی ایک حصہ ہے۔قدیم بھارت میں جیوک، سوشروت، چرَک جیسے اہم طبیبوں نے علم الابدان، جراحی، دواسازی، بیماریوں سے بچاؤ اور غذا کے اصولوں پر انمول کتابیں تصنیف کیں۔انھی تصانیف نے بھارتی آیوروید کی بنیاد رکھی۔

- جیوک قدیم بھارت کے مشہور طبیب تھے۔ بودھ مت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھگوان بدھ کے معالج تھے۔انھوں نے تکش شیلا میں طب کی تعلیم حاصل کی تھی۔ جراحی، ادویات اور تشخیص کے شعبوں میں انھوں نے اہم کام کیا۔
- سوشروت نے 'سوشروت سنہتا' نامی کتاب لکھی۔اس میں طبّی تعلیم، ادویات سے علاج، جراحی اور حفظانِ صحت کی سائنس کی سائنسی وضاحت کی گئی ہے۔
- چرَک نے 'چرَک سنہتا' نامی کتاب میں قوتِ مدافعت، ادویات کے مناسب استعمال، غذا اور طرزِ زندگی کے اصولوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب عرب، تبت، چین وغیرہ ممالک میں بھی مشہور تھی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

'سوشروت سنہتا' نامی کتاب میں سوشروت نے کئی جراحیوں اور ان کے لیے درکار کئی آلات کی تصویری معلومات دی ہے۔ پیٹ کی جراحی، مصنوعی ناک لگانا، جلد کی پیوندکاری وغیرہ جراحی بھی سوشروت سنہتا میں بتائی گئی ہیں۔ نیز ایک ہزار ایک سو بیس (۱۱۲۰) بیماریوں کی علامات کے ساتھ فہرست دی ہوئی ہے۔ سوشروت کو جراحت کا 'بانی' مانا جاتا ہے۔ ناک کی جراحی کے لیے ان کا ایجاد کردہ طریقہ نیا تھا۔ ناک کٹنے کی وجہ سے آنے والی خرابی کو دور کرنے کے لیے ناک کی سرجری میں سوشروت نے شروع میں گال کی جلد کا استعمال کیا۔ سوشروت کے تیار کردہ طریقوں کا مطالعہ آگے چل کر ۱۸ ویں صدی میں یورپین لوگوں نے کیا۔ اس جراحی میں جلد کا جو حصہ استعمال کیا جاتا ہے اسے آج بھی 'انڈین فلیپ' کی اصطلاح سے پکارا جاتا ہے۔

سوشروت گرنتھ میں دیے ہوئے آلات جراحی

۹ء۴ مہاراشٹر کی ملی جلی ثقافت

مہاراشٹر مذہب، فن، زبان، تعلیم اور روایات کا ایک انوکھا سنگم بنا۔ مہاراشٹر کا یہ خطہ انگریزی میں قدیم بھارت کا 'Melting Pot' کہلاتا ہے۔ وسیع ساحلِ سمندر کی وجہ سے اس خطے میں تجارت، بیرونی روابط اور مختلف تہذیبوں کا لین دین آسان ہوگیا۔ ساتواہن کے دَور میں رومی سلطنت کے ساتھ تجارت میں اضافہ ہوا۔ اجنتا، ایلورا اور کانھیری کے غاروں میں قدیم دور سے ہی ہندو، جین اور بودھ مذہب کا اثر نظر آتا ہے۔ سنگی تحریریں، مجسمہ سازی اور فنِ تعمیر کے ذریعے تاریخ کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔ مہاراشٹر میں زبان اور ادب کی رنگا رنگی دکھائی دیتی ہے۔

تعلیم اور سائنس کے شعبے میں بھی مہاراشٹر کے کچھ مراکز مشہور تھے۔ مہاراشٹر میں قدیم تعلیم بنیادی طور پر گروکل روایات پر مبنی تھی۔ اس کے علاوہ جگہ جگہ کے بودھ وہار بھی مشہور تھے۔ پیٹھن، اجنتا، ایلورا اور کانھیری اہم مراکز تھے جہاں طلبہ مذہب، فلسفہ، زبان، طب، اور مجسمہ سازی جیسے مضامین سیکھتے تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

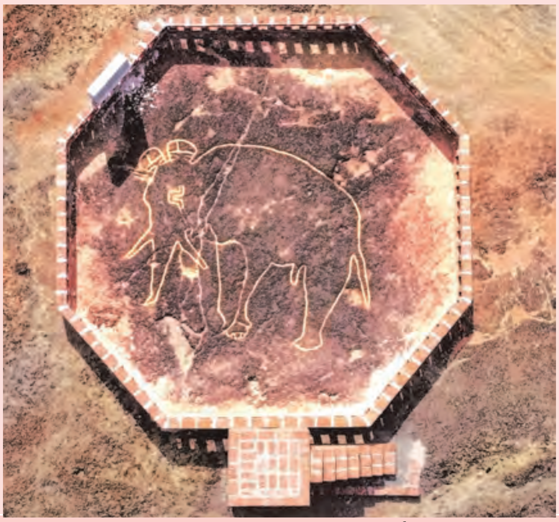

بچو، دی ہوئی تصویر کا بغور مشاہدہ کیجیے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کس چیز کی تصویر ہے؟

پتھریلے میدانوں پر یہ مجسّمے ہزاروں سال پہلے تراشے گئے تھے۔ ان میں سورج، جانور، رقص کرنے والے انسان، شکاری اور مختلف علامتوں والی تصاویر ہیں۔ انھیں 'نقشِ حجر' کہا جاتا ہے۔ مہاراشٹر کے کوکن خطے میں بالخصوص رتنا گری، راجاپور میں کئی جگہوں پر یہ پراسرار تراشے ہوئے مجسّمے اور تصاویر آج بھی موجود ہیں۔

یہ چٹانی مجسّمے مہاراشٹر کا ایک انوکھا اور قدیم ثقافتی ورثہ ہیں۔

۵ء۹ قدیم بھارت کا نظامِ تعلیم

تعلیم کا آغاز گھر سے ہوتا تھا اور طلبہ کو آگے کی تعلیم کے لیے 'گروکل' بھیجا جاتا تھا۔ نالندا، تکش شیلا، وکرم شیلا جیسی بڑی یونیورسٹیوں میں مخصوص مضامین کا مطالعہ کیا جاتا تھا۔ طلبہ کو سائنس، حساب، علم نجوم، فلسفہ، زبان، موسیقی، مجسمہ سازی، فنِ حرب، آیوروید اور فنِ تعمیر کی تفصیلی تعلیم دی جاتی تھی۔ گروکل کے نظام میں طلبہ کو اخلاق، آداب، اخلاقی اقدار اور نظم وضبط کو مدنظر رکھ کر ان کی شخصیت سازی کی جاتی تھی۔ قدیم بھارت میں عورتوں کو بھی تعلیم کا حق حاصل تھا۔ کچھ کتابوں میں لوپامدرا، گارگی، میتریئی جیسی خواتین کا ذکر ملتا ہے۔

■ تکش شیلا یونیورسٹی

تکش شیلا بھارت کے قدیم ترین اور باوقار تعلیمی مراکز میں سے ایک تھا۔ یہ موجودہ پاکستان میں راولپنڈی کے قریب تھا۔ تکش شیلا یونیورسٹی میں مختلف مضامین کی تفصیلی تعلیم دی جاتی تھی۔ دور دراز سے طلبہ اس یونیورسٹی میں آتے تھے۔ موریہ سلطنت کے بانی چندرگپت موریہ کی تعلیم تکش شیلا یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔ ماہرِ قواعد پانینی، معالج چرک اور معالج جیوک بھی اسی یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔

■ نالندا یونیورسٹی

نالندا قدیم بھارت کی ایک مشہور یونیورسٹی تھی۔ یونیسکو نے نالندا یونیورسٹی کے کھنڈرات کو عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا ہے۔ نالندا پانچویں صدی عیسوی میں گپت دورِ حکومت میں قائم کی گئی تھی۔ نالندا یونیورسٹی میں بودھ فلسفہ، وید، حساب، علم نجوم، ادب، موسیقی اور فنون لطیفہ جیسے مضامین پڑھائے جاتے تھے۔ یہاں دس ہزار سے زائد طلبہ کے رہنے کی سہولت تھی۔ یہاں مختلف جگہوں سے اساتذہ آتے تھے۔ نالندا یونیورسٹی میں ایک شاندار لائبریری تھی۔ طلبہ اور اساتذہ مختلف علوم کا مطالعہ کرتے تھے۔ نالندا یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے ایک انتہائی مشکل داخلہ امتحان دینا پڑتا تھا۔

نالندا یونیورسٹی

■ وکرم شیلا یونیورسٹی:

آٹھویں صدی عیسوی میں وکرم شیلا یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ یہ یونیورسٹی موجودہ بہار میں بھاگلپور کے قریب تھی۔ اس یونیورسٹی میں بھی داخلہ امتحان لیا جاتا تھا۔ یہاں بنیادی طور پر بودھ فلسفہ، دھرم شاستر (علمِ الٰہیات)، تنتر، آیوروید اور ادب کا مطالعہ کیا جاتا تھا۔

■ دیگر اہم تعلیمی مراکز

قدیم بھارت میں نالندا، تکش شیلا اور وکرم شیلا جیسی یونیورسٹیوں کے علاوہ وارانسی، ولبھی اور کوشامبی بھی اہم تعلیمی

مراکز تھے۔ یہاں فنون، فنِ تعمیر اور ادب کا گہرا مطالعہ ہوتا تھا۔ مہاراشٹر میں پیٹھن ساتواہن دور میں تعلیم کا ایک اہم مرکز تھا۔ دیکھا آپ نے! بھارت کا قدیم ثقافتی ورثہ کتنا شاندار ہے۔ فنون، فنِ تعمیر، نظامِ تعلیم، علمِ طب اور تجارت، ان تمام شعبوں میں قدیم بھارت بہت ترقی یافتہ تھا۔ واقعی، یہ ایک انمول ثقافتی خزانہ ہے!

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

قدیم ثقافتی باتوں سے متعلق تصاویر تلاش کیجیے۔ ان تصاویر کے رنگین چارٹ تیار کیجیے۔ اپنے اسکول میں ان کی ایک نمائش کا انعقاد کیجیے۔

مشق

سوال ۱ الف) خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھیے۔

۱۔ پتن جلی کا .... گرنتھ قواعد کے موضوع پر ہے۔

۲۔ بھرت منی نے .... گرنتھ لکھی۔

ب) ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ وشنوشرما کی لکھی ہوئی کہانیوں کے مجموعے کا نام کیا ہے؟

۲۔ گوتم بدھ کی زندگی سے متعلق باتوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

۳۔ کشمیر کی تاریخ بتانے والے شاعر کلہن کی کتاب کا نام لکھیے۔

۴۔ ساتواہن دور میں مہاراشٹر کا اہم تعلیمی مرکز کون سا تھا؟

سوال ۲ (الف) جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
۱۔ شارنگ دیو	الف) شاکُنتل
۲۔ بھاس	ب) سنگیت رتناکر
۳۔ کالی داس	ج) مُدرا راکشس
۴۔ وشاکھ دتّ	د) سوپن واسودتّ

ب) جدول مکمل کیجیے۔

قدیم یونیورسٹی	موجودہ مقام
....	راول پنڈی
نالندا	....
....	بھاگلپور

سوال ۳ الف) نوٹ لکھیے۔

۱۔ نالندا یونیورسٹی

۲۔ سوشروت سنہتا

ب) مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ بھارت کے سات کلاسیکی رقص کی اقسام بنیادی طور پر کون سی ریاستوں میں ہیں، ان کے نام لکھیے۔

۲۔ دلّی میں مہرولی کے مقام پر واقع لوہے کے ستون کی معلومات لکھیے۔

سوال۴۔ مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ سانچی استوپ کی تصویر دیکھیے اور اس کی وضاحت لکھیے۔

۲۔ مہاراشٹر کی ملی جلی ثقافت کے بارے میں مختصر معلومات لکھیے۔

سوال ۵ قدیم دور کی تعلیم اور موجودہ دور کی تعلیم کا موازنہ کیجیے۔

سوال ٦ معما حل کیجیے۔

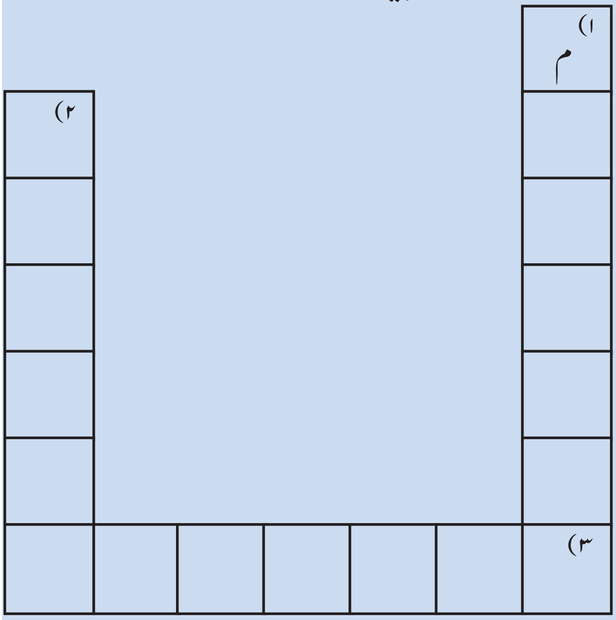

عمودی الفاظ:

۱) ایک قدیم رزمیہ نظم

۲) ایک قدیم یونیورسٹی

افقی الفاظ:

۳) ایک قدیم یونیورسٹی

سرگرمی:

- اپنے علاقے کے آیورویدک ڈاکٹر سے مل کر آیورویدک علاج کے طریقے کی معلومات لکھیے۔
- انٹرنیٹ کی مدد سے نقشِ حجر کی تصاویر تلاش کیجیے۔
- پنچ تنتر اور جاتک کہانیاں حاصل کر کے پڑھیے، اور ان میں سے کسی ایک کہانی کو ڈرامے کی شکل میں اسمبلی میں پیش کیجیے۔

***

۱۰ قدیم بھارت اور دنیا

۱۰ء۱ فارسی تہذیب سے رابطہ
۱۰ء۲ یونانی - رومی تہذیب کا بھارت پر اثر
۱۰ء۳ بھارت اور پڑوسی ممالک

آیئے غور کریں۔

بھارت میں ملا ہوا ایک **رومی سکّہ**۔ یہ سکہ بھارت میں کیسے آیا ہوگا؟

بائیں جانب کی تصویر میں ایرانی سلطنت کے دارالحکومت **پرسیپولس** کا ستون دکھائی دے رہا ہے اور دائیں جانب کی تصویر میں **اشوک ستون** نظر آرہا ہے۔ کیا دونوں میں کوئی مماثلت نظر آرہی ہے؟

آپ سبق نمبر ۸ میں یہ تصویر دیکھ چکے ہیں۔ گوتم بدھ کے اس مجسّمے پر **یونانی فن** کا اثر دکھائی دیتا ہے۔ ایسا کیوں ہوگا بھلا؟

درج بالا تصویر میں ایک تصویر **بھارت** اور ایک **سری لنکا** کی ہے۔ ان دونوں میں آپ کو کیا مماثلت نظر آرہی ہے؟

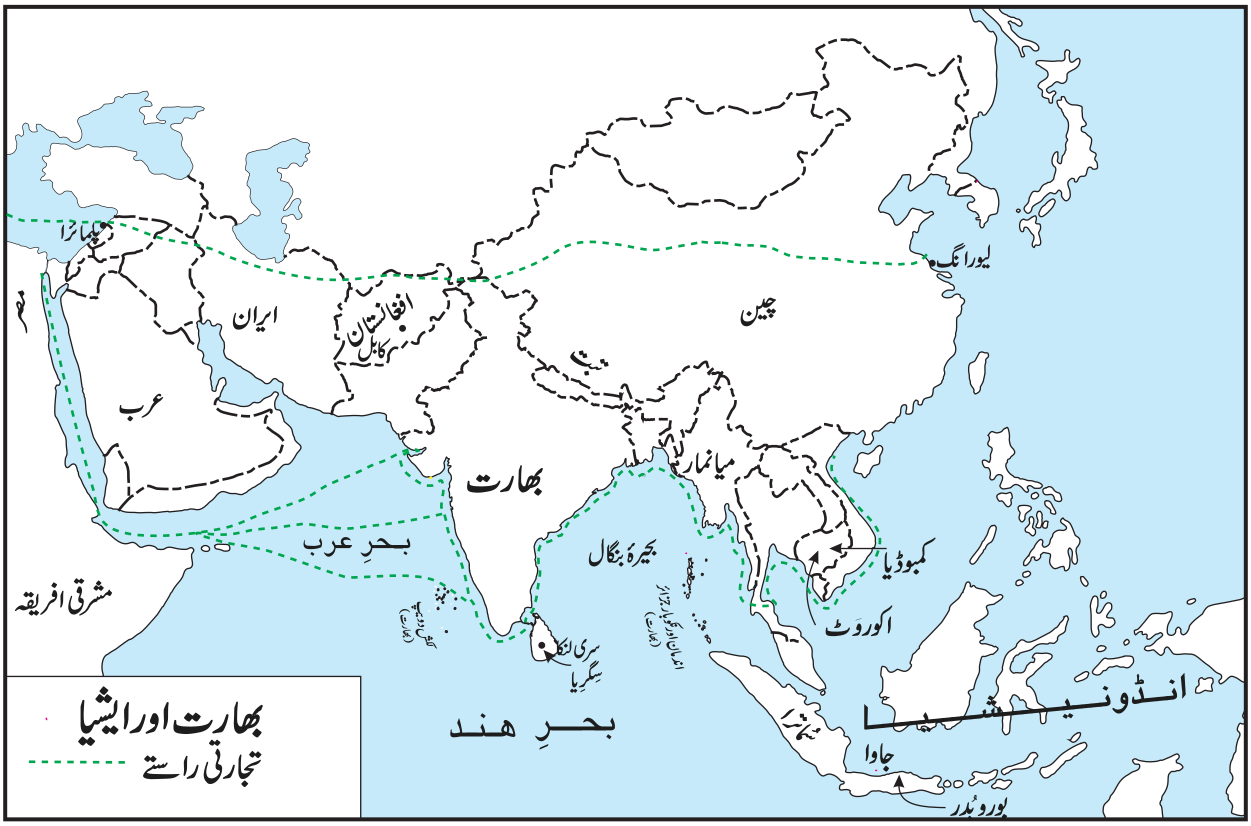

یہ نقشہ بھارت اور مغربی ایشیا کے درمیان تجارتی راستے کا ہے۔ اس راستے سے کون کون سی چیزوں کی تجارت ہوئی ہوگی؟

اس پوری تصویر سے آپ کو سمجھ میں آئے گا کہ قدیم بھارت کے بیرونی ممالک سے تعلقات تھے۔ ان کے درمیان ثقافتی تبادلہ ہوتا تھا۔ قدیم دور میں بھارت ایک اہم مرکز تھا جو کئی ممالک کے ساتھ ثقافتی، مذہبی اور تجارتی تعلقات سے جڑا ہوا تھا۔ وسطیٰ ایشیا کے ممالک ایران (فارس)، چین، تبت، میانمار، سری لنکا، کمبوڈیا اور انڈونیشیا جیسے ممالک سے بھارت کے گہرے تعلقات تھے۔ ان ممالک کے ساتھ ہونے والے مسلسل تبادلے کی وجہ سے بھارت کے مذہبوں کا پھیلاؤ ہوا۔ ثقافتی تعلقات کی وجہ سے ان ممالک میں مختلف طرزِ فن کا ظہور ہوا۔

آیئے یہ کرکے دیکھیں۔

درسی کتاب کے پشتی ورق پر دی ہوئی تصویر پر موجود 'اِتھاسک بودھپر کتھا مالا حصہ ۴' حاصل کیجیے اور اس کی کہانی پڑھ کر بھارت اور دیگر ممالک کے درمیان ثقافتی تعلق معلوم کیجیے۔

۱۰ء۱ فارسی تہذیب سے رابطہ

قدیم بھارت اور فارس (موجودہ ایران) کے ثقافتی، تجارتی اور سیاسی تعلقات ہزاروں سال پہلے سے تھے۔ قدیم ایرانی تہذیب کا شمار دنیا کی ترقی یافتہ قدیم تہذیبوں میں ہوتا ہے۔ ایران کی سلطنت روم تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس سلطنت کا نظامِ حکومت منظّم تھا۔ قدیم فارس میں مجسمہ سازی کی ایک ترقی یافتہ روایت تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ فارسی مجسمہ سازی نے بھارتی مجسمہ سازی کو بھی متاثر کیا ہے۔ برصغیر ہند کا شمال مغربی علاقہ (قندھار، سندھ) سلطنتِ فارس کا ایک حصہ تھا۔ فارسی سلطنت کو 'ہخا منشی سلطنت' (اخمینیہ سلطنت) کے نام سے جانا جاتا تھا۔ فارسی سلطنت کو صوبوں کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا تھا۔ اس تقسیم

کے مطابق محصول کا نظام، جاسوسی کا نظام اور عہدیداروں کے درجے طے کیے ہوئے تھی۔ موریہ نظامِ حکومت پر ان عوامل کا اثر دِکھائی دیتا ہے۔

سمراٹ اشوک کے کتبوں میں نظر آنے والے رسم الخطوں میں سے کھروشتی اور آرامی رسم الخط کا آغاز فارسی رسم الخط سے ہوا۔

بھارت فارس کو کپڑا، موتی، ہاتھی اور مصالحے برآمد کرتا تھا، جبکہ فارس سے دھاتیں اور قیمتی چیزیں آتی تھیں۔

موریہ سلطنت کی مجسمہ سازی اور طرزِ تعمیر پر فارسی فن اور طرزِ تعمیر کا اثر نظر آتا ہے۔ اشوک ستون پر شیر، گھوڑے اور بیل کے مجسّمے کندہ ہیں۔ ان پر فارسی طرز کا واضح اثر نظر آتا ہے۔

۲ء۱۰ یونانی - رومی تہذیب کا بھارت پر اثر

شہنشاہ سکندر

۳۲۶ قبل مسیح میں مقدونیہ کے شہنشاہ سکندر نے فارس کو فتح کر کے بھارت کے شمال مغربی علاقے کی طرف پیش قدمی کی۔

سکندر کے بھارت پر حملے کی وجہ سے برصغیر ہند کے لوگ یونانی تہذیب سے متعارف ہوئے۔ اس نے سندھ کے علاقے کی کئی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اپنے تسلط میں کرلیا۔ سکندر کی موت کے بعد اس کی سلطنت کے ٹکڑے ہوگئے اور یَون یا اِنڈو-گریک شاہی راج گھرانے اُبھر کر آئے۔ ان کے دور میں ثقافتی تبادلے میں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے فنون، مجسمہ سازی، سکے اور انتظامی نظام میں اہم تبدیلیاں ہوئیں۔ موریہ سمراٹ چندرگپت، بندوسار اور سمراٹ اشوک کے یونانی راجاؤں کے ساتھ سیاسی تعلقات قائم ہوئے تھے میگس تھنیز چندرگپت کے دربار میں سفیر تھے۔ میگس تھنیز کی لکھی ہوئی کتاب 'انڈیکا' سے موریہ دور کے معاشرتی نظام، انتظامیہ، زراعت، تجارت وغیرہ کی معلومات ملتی ہیں۔ یونانی مجسمہ سازی کے اثر سے کشان دور میں بھارت میں ایک نئے طرزِ فن کا آغاز ہوا۔ اسے 'قندھار فن' کہا جاتا ہے۔ قندھار طرز میں خاص طور پر گوتم بدھ کے کئی مجسّمے بنائے گئے۔ اس طرز کے مجسّموں کے خدوخال یونانی خدوخال سے ملتے جلتے ہیں۔ بیکٹریا کے یونانی راجاؤں کے سکے اس فن کا بہترین نمونہ ہیں۔ ان سکوں کو اِنڈو-گریک سکے کہا جاتا ہے۔ ان سکوں پر یونانی اثر پایا جاتا ہے۔

بتائیے تو بھلا!

میں شہنشاہ نہیں، سپاہی نہیں،
پر راج دربار میں جگہ میری۔
غیر ملکیوں کی نظر سے بھارت دیکھا،
جو دیکھا اسے بتانے کتاب لکھی 'انڈیکا'۔
میں کون ہوں؟

پہلی اور دوسری صدی عیسوی کے دوران بھارت اور روم کے درمیان تجارت بہت ترقی کر چکی تھی۔ اس تجارت میں جنوبی

بھارت کی بندرگاہوں کو بہت زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ مہاراشٹر میں کولھاپور کے مقام پر کھدائی کے دوران کانسے کی کچھ چیزیں ملی ہیں۔ وہ رومی طرز کی ہیں۔ اسی طرح تامل ناڈو کے علاقے 'اریکامیڈو' میں ہونے والی کھدائی میں بھی رومی بناوٹ کی بہت سی چیزیں دریافت ہوئی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاراشٹر کے ضلع دھاراشیو میں 'تیر' مقام ساتواہن دور کا ایک اہم تجارتی مرکز تھا۔ یہاں کی کھدائی میں رومی سکے، اینفورا (دو دستوں کی صراحی)، شیشے کے منکے اور ہاتھی دانت کے نازک کندہ مجسّمے دریافت ہوئے۔ تیر کے کپڑے، موتی، زیورات اور دستکاری کی چیزیں رومی بازار میں بہت مقبول تھیں۔ اس میں ہاتھی دانت کی بارہ سینٹی میٹر اونچی کندہ شدہ گڑیا خصوصی طور پر قابلِ توجہ ہے۔ ایسی ہی ہاتھی دانت سے بنی گڑیا ۷۹ء میں آتش فشاں سے تباہ ہونے والے اٹلی کے پامپائی نامی قدیم شہر کی کھدائی میں ملی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ 'تیر' ایک تجارتی مرکز تھا اور روم کے ساتھ اس کے تجارتی تعلقات تھا۔

ایسے کئی تجارتی مراکز کا ذکر اس دور کے ادب میں ملتا ہے۔ اس تجارت میں مصر کی اسکندریہ نامی بندرگاہ اہم تھی۔ بھارتی مال عرب تاجر اسکندریہ تک لے جاتے۔ وہاں سے وہ یورپی ممالک میں بھیجا جاتا تھا۔ جنوبی بھارت کی بندرگاہوں سے رومی تاجر براہِ راست بھارت آتے اور کپڑے، مصالحے، قیمتی جواہرات، ادویاتی پودے بڑی مقدار میں خریدتے۔ بھارت کے ساحلی علاقوں میں آج بھی ہزاروں رومی سکے ملتے ہیں۔ اس سے اس تجارت کی وسعت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قدیم دور میں بھارت سے برآمد ہونے والی کالی مرچ یورپ میں انتہائی قیمتی سمجھی جاتی تھی۔ روم میں یہ اتنی مہنگی تھی کہ اسے 'کالا سونا' کہا جاتا تھا۔ رومیوں کے کھانوں میں مصالحوں کی کمی تھی۔ کالی مرچ ان کے لیے ذائقے اور صحت دونوں لحاظ سے بہت اہم تھی۔ جنوبی بھارت کی بندرگاہوں سے کالی مرچ بڑے پیمانے پر رومی سلطنت کو برآمد کی جاتی تھی۔ رومی تاجر بھارتی تاجروں کو سونے کے سکے دے کر کالی مرچ لیتے تھے۔ رومی مصنف پلینی اپنی کتاب میں لکھتا ہے، ''روم میں بھارت سے مصالحے لانے کے لیے ہر سال بڑی مقدار میں سونا روم سے باہر جاتا ہے۔''

بورو بدور استوپ

۱۰ء۳ بھارت اور پڑوسی ممالک

قدیم بھارت کے پڑوسی ممالک، خاص طور پر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔ سمندری تجارت، بودھ اور ہندو مذہب کے پھیلاؤ، زبانوں اور فنون کے تبادلے کے ذریعے بھارت کا اثر سری لنکا، میانمار، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، انڈونیشیا اور ملیشیا تک پہنچا۔ بھارتی تاجر مصالحے، کپڑا، قیمتی جواہرات اور دھاتیں لے کر سمندری راستے سے ان ممالک میں گئے۔ ان میں سے کچھ وہیں مقیم ہوگئے اور ان میں سے کچھ نے ان علاقوں میں ریاستیں قائم کیں۔ بودھ بھکشوؤں نے بودھ فلسفے کی تبلیغ کی۔ جنوب مشرقی ایشیا کے مندروں، فنِ رقص، فنونِ لطیفہ، طرزِ تعمیر اور سیاسی روایات میں بھارتی تہذیب کا اثر واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ انکور وٹ جیسا عظیم مندر، بوروبدور استوپ، بھارتی رزمیہ نظموں سے متاثر فن اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔ قدیم بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا کے درمیان تعلقات محض تجارت تک محدود نہیں تھے؛ وہ ثقافتی اور روحانی تبادلے کی علامت تھے۔

سِگِریا کے غار کی دیواری تصویر

■ سری لنکا

بودھ مذہب کی تبلیغ کے لیے سمراٹ اشوک نے اپنے بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا بھیجا تھا۔ ان دونوں کے ناموں کا ذکر 'مہاونس' نامی سری لنکا کی بودھ کتاب میں کیا گیا ہے۔ سنگھ مترا اپنے ساتھ بودھی درخت کی شاخ لے گئی تھی۔ سری لنکا کے انورادھاپور میں موجود بودھی درخت اسی شاخ سے پروان چڑھا، ایسا وہاں کی روایت کے مطابق مانا جاتا ہے۔

سری لنکا کے موتیوں اور دیگر قیمتی چیزوں کی بھارت میں بڑی مانگ تھی۔ وہاں سگِریا نامی مقام پر پانچویں صدی عیسوی میں کشیپ نامی راجا نے غار ترشوائے تھے۔ ان غاروں کی دیواروں کی پینٹنگ کی طرز اجنتا کی طرزِ مصوری سے مماثلت رکھتی ہے۔ سری لنکا کی 'مہاونس' اور 'دیپ ونس' یہ پالی زبان کی کتابیں بھارت اور سری لنکا کے درمیان باہمی تعلقات کی معلومات فراہم کرتی ہیں۔

■ چین

قدیم دور سے بھارت اور چین کے درمیان تجارتی اور ثقافتی تعلقات قائم تھے۔ سمراٹ ہرش وردھن نے چین کے دربار میں سفیر بھیجا تھا۔ چین میں تیار ہونے والے ریشمی کپڑے کا نام بھارت میں 'چینان شک' تھا۔ بھارت میں 'چینان شک' کی بڑی مانگ تھی۔ قدیم بھارت کے تاجر یہ کپڑا مغربی ممالک بھیجتے تھے۔ یہ تجارت خشکی کے راستے سے ہوتی تھی۔ بھارت، افغانستان اور وسطیٰ ایشیا کے علاقوں سے گزرنے والے اس راستے کو 'شاہراہِ ریشم' کہا جاتا ہے۔ بھارت کے کچھ قدیم مقامات اس شاہراہِ ریشم سے جڑے ہوئے تھے۔ ان میں مہاراشٹر میں ممبئی کے قریب ضلع پال گھر کا علاقہ 'نالاسوپارا' بھی

شامل تھا۔ بھارت آنے والے بودھ بھکّھو 'فاہیان' اور 'ہیون سانگ' بھی اسی شاہراہِ ریشم کے راستے بھارت آئے تھے۔ ہیون سانگ کا ذکر 'یوان شوانگ' کے نام سے بھی کیا جاتا ہے۔

پہلی صدی عیسوی میں چینی سمراٹ 'منگ' کی دعوت پر 'دھرم رکشت' اور 'کشیپ ماتنگ' نامی بودھ بھکّھو چین گئے۔ وہاں جاکر انھوں نے کئی بھارتی بودھ مذہبی کتابوں کا چینی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد چین میں بودھ مذہب کے پھیلاؤ میں بہت تیزی آئی۔ بعد ازاں، بودھ مذہب جاپان، کوریا اور ویتنام جیسے ممالک تک بھی پہنچ گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ساتویں صدی عیسوی میں چین کا ایک عالم بھکّھو 'ہیون سانگ' بودھ مذہب کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھارت آیا۔ اس نے نالندا یونیورسٹی میں کئی سالوں تک علم حاصل کیا۔ یہاں کے عالم بھکّھوؤں نے اسے بودھ فلسفہ، قواعد (گرامر)، علمِ طب اور مراقبہ جیسے کئی موضوعات پر قیمتی کتابیں دیں۔ بھارت سے واپس جاتے وقت اپنے ساتھ لے جانے کے لیے اس نے ۶۰۰ سے زیادہ ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں (مخطوطات) اور دیگر اہم کتابیں اکٹھی کی تھیں۔ اس کا پکا ارادہ تھا کہ وہ ان کتابوں کو چین لے جا کر وہاں کے لوگوں کو بودھ مذہب کے بارے میں معلومات فراہم کرے گا۔ ہیون سانگ نے بھارت سے وسطی ایشیا کی طرف جانے والا الصحرائی (ریگستانی) راستہ اختیار کیا۔ دن بھر کی شدید گرمی میں چلنا اور رات کی ٹھٹھرا دینے والی سردی، یہ بہت مشکل حالات تھے۔ ریگستان اس کے حوصلے کا امتحان لے رہا تھا۔ پھر بھی وہ رکا نہیں، کیونکہ اس کے پاس موجود کتابیں علم کا ایک بہت بڑا خزانہ تھیں۔ ایک دن جب وہ 'تاکلامکان' کے ریگستان سے گزر رہا تھا تو اچانک آسمان پر اندھیرا چھا گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس کے چاروں طرف ریت کا ایک خوفناک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ اونٹ پر سے اس کا قابو ختم ہونے لگا اور اسے ڈر لگنے لگا کہ کہیں کتابیں خراب نہ ہو جائیں۔ ہیون سانگ نے اپنی جان کی بازی لگا کر ان کتابوں کو طوفان سے بچایا۔ آہستہ آہستہ طوفان تھمنے لگا اور آسمان میں دوبارہ روشنی دکھائی دینے لگی۔ تھکا ہارا اور دھول سے اَٹا ہوا ہیون سانگ اٹھا اور سب سے پہلے اس نے کتابوں کا تھیلا کھول کر دیکھا۔ خوش قسمتی سے ساری کتابیں بالکل محفوظ تھیں!

ہیون سانگ

کئی مہینوں کے لمبے سفر کے بعد بالآخر وہ چین پہنچ گیا۔ وہاں اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وہاں کے کچھ عالموں نے اس کی لائی ہوئی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا، ان کا ترجمہ کیا، جس کی وجہ سے مشرقی ایشیا میں بودھ مذہب کی معلومات بڑے پیمانے پر پھیل گئیں۔ چین کے خاقانِ اعظم نے بھی اس کا استقبال کیا اور اس کے پاس موجود کتابوں کا ترجمہ کرنے کے لیے ایک خاص مرکز قائم کیا۔ ہیون سانگ نے اگلے چند سالوں میں ۷۵ سے زیادہ بودھ مذہبی کتابوں کا چینی زبان میں ترجمہ کیا۔

انکور وَٹ شہر کا مندر

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک

ملک کمبوڈیا میں 'فنان' نام کی ایک قدیم ریاست کی بنیاد پہلی صدی عیسوی میں رکھی گئی تھی۔ ایسی معلومات ملتی ہے کہ چینی روایات کے مطابق، 'کونڈنیا' نامی ایک بھارتی نے اس ریاست کو قائم کیا تھا۔ فنان کے لوگوں کو سنسکرت زبان کا علم تھا۔ اس زمانے کا پتھر پر کھدا ہوا ایک کتبہ بھی موجود ہے اور وہ سنسکرت زبان میں ہی لکھا ہوا ہے۔

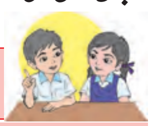

کیا آپ جانتے ہیں؟

چینی سیاحوں کی لکھی ہوئی باتوں کے مطابق انڈونیشیا میں 'شری وجے سلطنت' بودھ مذہبی کتابوں کے مطالعے اور سنسکرت سیکھنے کے لیے ایک اہم مرکز تھی۔ اس کے متعلق ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ ۶۷۱ء میں اِتسنگ نامی چینی بودھ سیاح چین سے لوٹنے والے ایرانی تاجروں کے جہاز سے انڈونیشیا آیا تھا۔ اس وقت شری وجے ریاست میں وہ چھے ماہ سنسکرت زبان سیکھنے کے لیے ٹھہرا تھا۔ اس کے بعد وہ سمندری راستے سے آگے بھارت میں داخل ہوا۔ شری وجے ریاست میں ایک دو سال سنسکرت سیکھنے کے لیے قیام کیا۔ پھر اِتسنگ نے اپنی تحریروں میں چینی بھکشوؤں کو بھارت جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اس کی تحریروں کے مطابق اس دور میں شری وجے ریاست کے وہاروں میں ایک ہزار بھکشو رہتے تھے۔ اس کے مطابق چین سے بھارت آنے والے چینی بودھ بھکشو انڈونیشیا میں کچھ ماہ سنسکرت سیکھنے کے لیے ٹھہرتے اور پھر بھارت آتے تھے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ممالک میں بھی بھارت سے جانے والے کچھ لوگوں نے ریاستیں قائم کیں۔ ان میں سے کچھ ریاستیں سلطنتوں میں تبدیل ہوگئیں۔ ان ریاستوں کی وجہ سے بھارتی تہذیب کا پھیلاؤ جنوب مشرقی ایشیا میں ہوتا رہا۔ جنوب مشرقی ایشیا کے فن اور ثقافتی زندگی پر بھارتی تہذیب کا گہرا نقش

مفت تقسیم کے لیے

اُبھرا ہوا نظر آتا ہے۔ انڈونیشیا میں آج بھی رامائن اور مہابھارت کی کہانیوں پر مبنی ڈانس ڈرامے مقبول ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا کی ریاستوں میں بھارتی تہذیب کا اثر بتدریج بڑھتا گیا۔ قدیم دور میں بودھ مذہب میانمار، تھائی لینڈ، انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں پہنچا۔ بعد کے دور میں شیو اور وشنو کے مندر بھی تعمیر کیے گئے۔

آیئے تلاش کریں۔

کمبوڈیا، انڈونیشیا، ویتنام، تھائی لینڈ، میانمار ممالک میں بھارت کی تہذیب کا اثر رکھنے والی کچھ تعمیرات کو یونیسکو کی جانب سے عالمی ورثے کا درجہ دیا گیا ہے۔ ان کی معلومات تلاش کیجیے اور ان کی ایک فہرست بنائیے۔

اس سبق میں ہم نے قدیم بھارت اور دنیا کے درمیان باہمی تعلقات کو سمجھا۔ اس عمل میں ہم نے یہ بھی سیکھا کہ قدیم تاریخ جاننے کے بعد مختلف ممالک کے درمیان ثقافتی تعلقات کس طرح مضبوط ہوتے ہیں۔

مشق

سوال ۱ الف) مناسب متبادل پر ✓ کا نشان لگایئے۔

۱۔ قندھار طرزِ فن میں کس کی مورتیاں بڑے پیمانے پر پائی گئیں؟

الف) شیو ☐

ب) وشنو ☐

ج) گوتم بدھ ☐

۲۔ چین کے عالم بھکشو ہیون سانگ نے بھارت کی کس یونیورسٹی میں کئی سال علم حاصل کیا؟

الف) تکش شیلا ☐

ب) وکرم شیلا ☐

ج) نالندا ☐

۳۔ رامائن اور مہابھارت کی کہانیوں پر مبنی ڈانس ڈرامے کس ملک میں مقبول ہیں؟

الف) انڈونیشیا ☐

ب) تھائی لینڈ ☐

ج) کمبوڈیا ☐

۴۔ 'شاہراہِ ریشم' درج ذیل میں سے کس ملک سے گزرتی ہے؟

الف) بھارت-سری لنکا-کمبوڈیا ☐

ب) بھارت-افغانستان-وسطی ایشیا ☐

ج) بھارت-انڈونیشیا-چین ☐

سوال ۲ الف) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ موریہ سلطنت کی مجسمہ سازی اور طرزِ تعمیر پر فارسی فن و طرزِ تعمیر کا اثر کیسے دکھائی دیتا ہے؟

۲۔ بھارت کی ثقافت کا پھیلاؤ بھارت سے باہر بھی بڑے پیمانے پر ہوا، اس کی مثالیں لکھیے۔

۳۔ بھارت کے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ انتہائی گہرے اور موثر تعلقات تھے۔ اس کے ثبوت لکھیے۔

ب) مختصر نوٹ لکھیے۔

۱۔ شاہراہِ ریشم

۲۔ قدیم بھارتی ثقافت کا دنیا پر اثر

۳۔ قندھار فنِ مجسمہ سازی

سوال ۳ تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

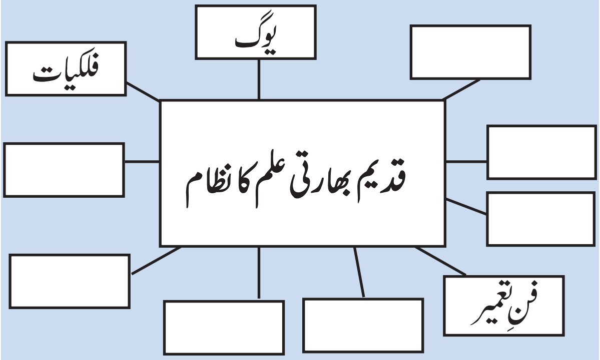

عمل

- دنیا کے نقشے میں دکھائیے کہ بھارتی ثقافت کا اثر کہاں تک پہنچا تھا۔ مثال کے طور پر سری لنکا، انڈونیشیا، کمبوڈیا۔
- انٹرنیٹ کی مدد سے سری لنکا کے انورادھ پور میں موجود بودھی درخت کی تصویر اور معلومات حاصل کیجیے۔

سرگرمی

- بھارت اور دیگر ممالک کے درمیان کون کون سی چیزوں کا تبادلہ ہوتا تھا، اسے جدول کے مطابق تیار کیجیے۔

مثال،

ملک	بھارت سے کیا لے گئے؟	بھارت پر کیا اثر پڑا؟
روم	کالی مرچ	تجارت کی وجہ سے سونا بھارت آیا۔
....	....	....

- ہیون سانگ نے کئی بھارتی کتابوں کو اپنے ملک لے جا کر ترجمہ کیوں کیا؟ اس بارے میں جماعت میں بات چیت کیجیے۔

قندھار طرز کی سنگ تراشی

***

شہریت

نصابی ہدف CG-5 : خاندان میں رائج امور سے لے کر کمیونٹی/ علاقائی/ قومی سطح پر معاشرے میں موجود مختلف قسم کی عدم مساوات اور تعصبات کو سمجھنا اور ان مسائل کو حل کرنے کے لیے پہل کرنا۔

نمبر شمار	آموزشی صلاحیت	آموزشی ماحصل	صفحہ نمبر
۱۔	ہماری سماجی زندگی C-5.2 : سماجی، ثقافتی، معاشی اور سیاسی اداروں کے ذریعے مختلف سطحوں پر کی گئی کوششوں کی پہچان کرتا ہے، انہیں واضح کرتا ہے اور اس کی بنیاد پر مساوات، شمولیت اور سماجی انصاف کو یقینی بنانے کے لیے ایک فرد کیا کر سکتا ہے اس کا مطالعہ کرتا ہے۔	۱۔ معاشرے کا تصور واضح کرتا ہے۔ ۲۔ خاندان کی اہمیت بتاتا ہے۔ الف) رشتوں کی اہمیت بتاتا ہے۔ ب) سماجی رسم و رواج بیان کرتا ہے۔	۸۷، ۹۳ ۸۸، ۹۳ ۸۸ ۹۰، ۹۱
		۳۔ انسانی زندگی میں سماجی اداروں کی خدمات کو واضح کرتا ہے۔ ۴۔ سماجی اداروں کے کام بتاتا ہے۔ ۵۔ اسکول ایک سماجی ادارہ ہے، یہ بتاتا ہے۔	۸۹، ۹۳ ۸۹ ۸۹
		۶۔ سماجی تنوع کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔ الف) مذہبی تنوع کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔ ب) لسانی تنوع کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔	۹۰، ۹۲، ۹۳ ۹۰، ۹۲ ۹۰، ۹۲، ۹۳
		۷۔ ثقافتی تنوع بتاتا ہے۔	۹۱، ۹۲

نصابی ہدف CG-8 : بھارتی آئین کے ارتقائی عمل کو سمجھ کر بھارتی سماج میں جمہوری اقدار کو راسخ کرنے کے لیے آئین کی اہمیت کو جاننا۔

نمبر شمار	آموزشی صلاحیت	آموزشی ماحصل	صفحہ نمبر
۲۔	بھارت کا آئین C-8.1 : پچھلی چند دہائیوں میں، کسی بھی ملک خاص طور پر بھارت کو آئین کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے اور آئین کے گہرے مقاصد کیا ہیں، یہ جانتا ہے۔	۱۔ آئین کا مفہوم بتاتا ہے۔ ۲۔ آئین کی اقسام بتاتا ہے۔ ۳۔ بھارتی آئین کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کرتا ہے	۹۵، ۹۹ ۹۵ ۹۵، ۹۹
		۴۔ بھارتی آئین کی تشکیل کا پس منظر بتاتا ہے۔	۹۵، ۹۶، ۹۹
۳۔	C-8.2 : بھارتی آئین کی تشکیل کے عمل کو واضح کرتا ہے۔ اس میں شامل بھارتی قومی تحریک کے مثالی تصورات، نیز بھارتی ورثے اور روایت پر مبنی تہذیب کو سمجھتا ہے۔	۵۔ آئین ساز اسمبلی کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔ ۶۔ مسودہ کمیٹی کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔ ۷۔ بھارتی آئین کے دیباچے (تمہید) کی اہمیت کو واضح کر کے بتاتا ہے۔ الف) بھارتی آئین کے مقاصد بتاتا ہے۔ ب) بھارتی آئین کی خصوصیات بتاتا ہے۔	۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹ ۹۷، ۹۸، ۹۹ ۱۰۰، ۱۰۲ ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳ ۱۰۱، ۱۰۳

نصابی ہدف CG-8 : بھارتی آئین کے ارتقائی عمل کو سمجھ کر بھارتی سماج میں جمہوری اقدار کو راسخ کرنے کے لیے آئین کی اہمیت کو جاننا۔

نمبر شمار	آموزشی صلاحیت	آموزشی ماحصل	صفحہ نمبر
۴۔	دیہی مقامی انتظامی ادارے C-8.3 : مقامی خود مختار اداروں کے سہ سطحی کام کی وضاحت دیتا ہے اور نچلی سطح تک جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لیے اس کی اہمیت بیان کر کے اس کی تعریف کرتا ہے، حوصلہ افزائی کرتا ہے۔	۱۔ مقامی خود مختار اداروں کی تین سطحی تشکیل بتاتا ہے۔ ۲۔ گرام پنچایت کی معلومات بتاتا ہے۔ الف) گرام پنچایت کی تشکیل بتاتا ہے۔ ب) گرام پنچایت کے کام بتاتا ہے۔ ج) گرام پنچایت انتظامیہ کی معلومات دیتا ہے۔ د) گرام سبھا کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔	۱۰۴، ۱۱۱ ۱۰۴، ۱۰۵ ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۱۱ ۱۰۵، ۱۱۱ ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۱ ۱۰۶، ۱۰۷

نمبر شمار	موضوع / آموزشی ماحصل	مقاصد	صفحات
		۳۔ پنچایت سمیتی کی ساخت واضح کرتا ہے۔	۱۰۸
		الف) پنچایت سمیتی کے کام واضح کرتا ہے۔	۱۰۸
		ب) پنچایت سمیتی انتظامیہ کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔	۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۱
		۴۔ ضلع پریشد کی ساخت واضح کرتا ہے۔	۱۰۹
		الف) ضلع پریشد کے کام بتاتا ہے۔	۱۰۹
		ب) ضلع پریشد انتظامیہ کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔	۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱
نصابی ہدف CG-8 : بھارتی آئین کے ارتقائی عمل کو سمجھ کر بھارتی سماج میں جمہوری اقدار کو راسخ کرنے کے لیے آئین کی اہمیت کو جاننا۔			
۵۔	**شہری مقامی انتظامی ادارے** C-8.3 : مقامی خودمختار اداروں کے سہ سطحی کام کی وضاحت دیتا ہے اور نچلی سطح تک جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لیے اس کی اہمیت بیان کر کے اس کی تعریف کرتا ہے، حوصلہ افزائی کرتا ہے۔	۱۔ نگر پنچایت کی تشکیل بتاتا ہے۔	۱۱۲، ۱۱۹، ۱۲۰
		۲۔ نگر پنچایت کے صحت اور تعلیم سے متعلق کام بتاتا ہے۔	۱۱۳
		۳۔ نگر پریشد کی تشکیل بتاتا ہے۔	۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۹
		الف) صدرِ بلدیہ کے انتخاب کا عمل بتاتا ہے۔	۱۱۴
		۴۔ نگر پریشد کے کام بتاتا ہے۔	۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۹
		الف) نگر پریشد کے لازمی کام بتاتا ہے۔	۱۱۳، ۱۱۴
		ب) نگر پریشد کے اختیاری کام بتاتا ہے۔	۱۱۴
		۵۔ نگر پریشد کی آمدنی کے ذرائع بتاتا ہے۔	۱۱۵
		۶۔ میونسپل کارپوریشن کی تشکیل بتاتا ہے۔	۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۹
		الف) میونسپل کارپوریشن کے کام بتاتا ہے۔	۱۱۶، ۱۱۹، ۱۲۰
		ب) میونسپل کارپوریشن کی مختلف موضوعاتی کمیٹیوں کی معلومات دیتا ہے۔	۱۱۶، ۱۱۷
		ج) میونسپل کارپوریشن کا انتظامی نظام بتاتا ہے۔	۱۱۶، ۱۲۰
		د) میونسپل کارپوریشن کی آمدنی کے ذرائع بتاتا ہے۔	۱۱۷
		۷۔ کنٹونمنٹ بورڈ کا مفہوم بتاتا ہے۔	۱۱۷
		الف) کنٹونمنٹ بورڈ کی تشکیل بتاتا ہے۔	۱۱۸
		ب) کنٹونمنٹ بورڈ کی خصوصیات بتاتا ہے۔	۱۱۸
		ج) کنٹونمنٹ بورڈ کے کام بتاتا ہے۔	۱۱۸، ۱۱۹
نصابی ہدف CG-8 : بھارتی آئین کے ارتقائی عمل کو سمجھ کر بھارتی سماج میں جمہوری اقدار کو راسخ کرنے کے لیے آئین کی اہمیت کو جاننا۔			
۶۔	**ضلع انتظامیہ** C-8.3 : مقامی خودمختار اداروں کے سہ سطحی کام کی وضاحت دیتا ہے اور نچلی سطح تک جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لیے اس کی اہمیت بیان کر کے اس کی تعریف کرتا ہے، حوصلہ افزائی کرتا ہے۔	۱۔ ضلع انتظامیہ کے مختلف محکموں کے نام بتاتا ہے۔	۱۲۱
		۲۔ ضلع محصولات انتظامیہ کی تشکیل واضح کرتا ہے۔	۱۲۱، ۱۲۲
		الف) ضلعی ریونیو انتظامیہ کے کاموں کو بیان کرتا ہے۔	۱۲۲، ۱۲۶، ۱۲۷
		ب) ضلعی ریونیو انتظامیہ کے اختیارات کے بارے میں معلومات دیتا ہے۔	۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۶
		۳۔ ضلع پولس انتظامیہ کی ساخت واضح کرتا ہے۔	۱۲۴
		الف) ضلعی پولس انتظامیہ کے کاموں کو بیان کرتا ہے۔	۱۲۴، ۱۲۷
		۴۔ ضلعی عدالتی انتظامیہ کی ساخت واضح کرتا ہے۔	۱۲۵، ۱۲۶
		الف) ضلعی عدالتی انتظامیہ کے کام بتاتا ہے۔	۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷

نوٹ : درسی کتاب میں استعمال کردہ نقشے تعلیمی مقصد کے لیے تیار کیے ہوئے ہیں۔ انھیں سیاسی اور جغرافیائی سطح پر استعمال کرنے کے لیے معیار نہ بنایا جائے۔ نقشے بناتے وقت انھیں زیادہ سے زیادہ صحیح بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود کچھ کمیاں رہ گئی ہوں تو وہ تکنیکی وجوہات کی بنا پر ہوسکتی ہیں۔

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۱۔	ہماری سماجی زندگی	۸۷
۲۔	بھارت کا آئین	۹۴
۳۔	بھارتی آئین کی تمہید اور خصوصیات	۱۰۰
۴۔	دیہی مقامی انتظامی ادارے	۱۰۴
۵۔	شہری مقامی انتظامی ادارے	۱۱۲
۶۔	ضلع انتظامیہ	۱۲۱

۱ ہماری سماجی زندگی

۱ء۱ سماج : مفہوم اور ضرورت	۱ء۳ سماجی تنوّع
۱ء۲ سماجی ادارے اور کام	۱ء۴ تہذیبی تنوّع

آپ اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ انسان کا ارتقا کیسے ہوا۔ ہماری سماجی زندگی ہزاروں سال کے ارتقا کے مراحل سے گزر کر تشکیل پائی ہے۔ انسان نے خانہ بدوشی کی زندگی سے مستقل سماجی زندگی کی طرف سفر کیا ہے۔

۱ء۱ سماج (معاشرہ) : مطلب اور ضرورت

صرف لوگوں کے ایک جگہ جمع ہونے کو سماج نہیں کہتے بلکہ ایک گروہ میں رہنے والے افراد کے درمیان پائے جانے والے باہمی تعلقات کے نظام کو 'سماج' کہتے ہیں۔ سماج میں بوڑھے، جوان، بچّے بچیاں یعنی ہر فرد شامل ہوتا ہے۔

۱ء۱ء۱ انسان کو سماج کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

خانہ بدوشی کے دور میں انسان کی زندگی میں استحکام اور تحفظ نہیں تھا۔ اپنی جسمانی اور جذباتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وہ ایک دوسرے کے قریب آیا۔ مل جل کر اس نے ناموافق قدرتی حالات کا زیادہ بہتر طریقے سے مقابلہ کرنا شروع کیا۔ غذا اور پناہ گاہ حاصل کرنے کے لیے انسان مل کر محنت کرنے لگا۔ انسان سمجھ گیا کہ اگر گروہ کے سبھی لوگ مل کر محنت کریں گے تو سب کی زندگی آسان ہو جائے گی۔ یہیں سے انسانی سماج کی تشکیل کا آغاز ہوا۔

۱ء۱ء۲ انسان کی اجتماعیت (سماجیت)

انسان ایک سماجی جانور ہے جو سماج کا حصہ بن کر خوشی محسوس کرتا ہے۔ ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ رہنا پسند ہے۔ انسان صرف اپنے تحفظ یا جسمانی و مادی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہی سماج میں نہیں رہتا بلکہ وہ اپنی ہمہ گیر ترقی کے لیے سماج میں رہتا ہے۔ جب ہم خوش ہوتے ہیں تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم یہ خوشی کسی کو بتائیں۔ جب ہم دکھی ہوتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ کوئی ہمارا دکھ سمجھے۔ جب ہمارے ذہن میں نئے خیالات آتے ہیں تو ہم انھیں اپنوں کے ساتھ بانٹنا چاہتے ہیں۔ اس طرح کے جذباتی اور ذہنی لین دین سے ہماری 'سماجی فطرت' ظاہر ہوتی ہے۔

نیچے دی ہوئی پہلی تین تصویریں دیکھ کر آخری تصویر میں دیے ہوئے سوال کا جواب تلاش کیجیے۔

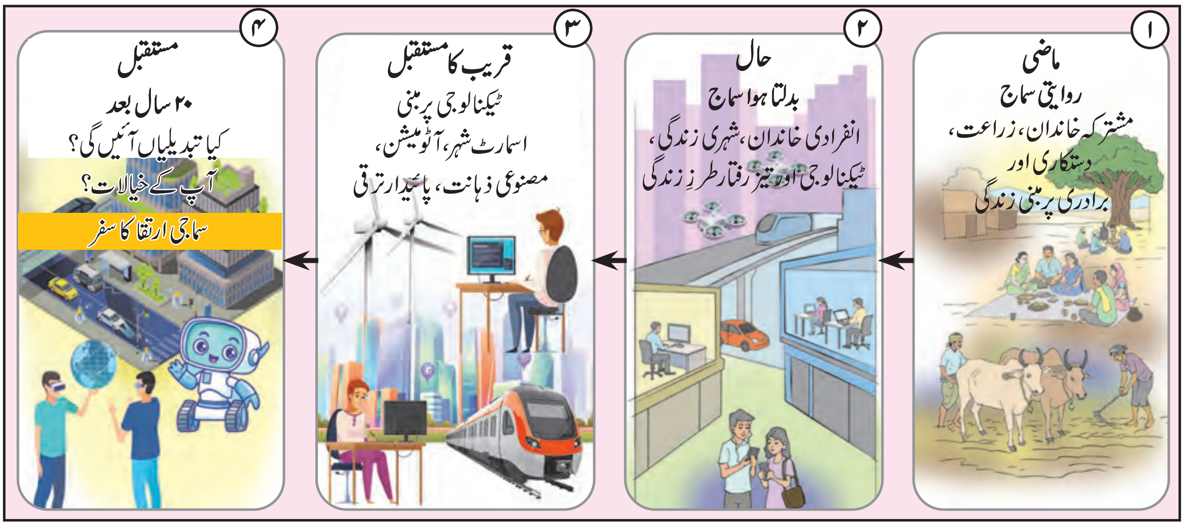

سماجیت: سماجیت یعنی افراد کی وہ صلاحیت جس سے وہ دیگر لوگوں کے ساتھ بہ آسانی بات چیت، میل جول اور تعاون کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

سماجیت کے ذریعے بچوں کا ارتقا

۱ء۱ء۳ خاندانی نظام کا ارتقا

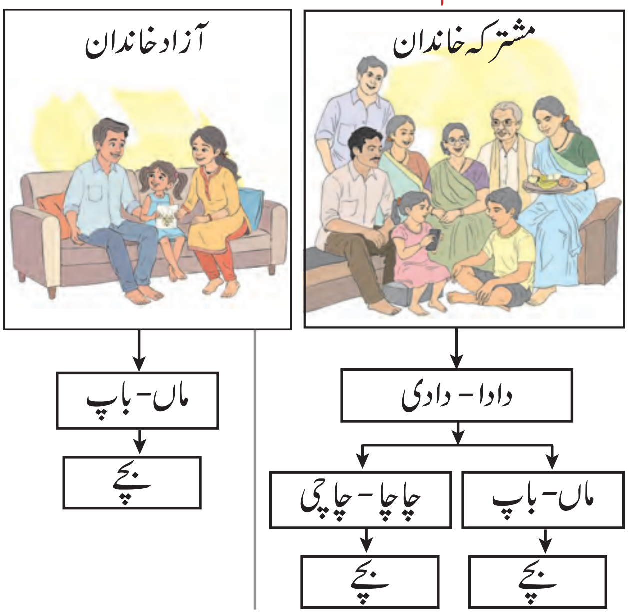

انسانی تاریخ کے ابتدائی دور میں 'خاندان' کا تصور آج کی طرح بالکل واضح نہیں تھا۔ اس وقت انسان گروہوں کی شکل میں رہا کرتے تھے۔ قدرتی آفات اور خطروں سے خود کو بچانے کے لیے لوگوں کے ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے ان میں تحفظ کا احساس پیدا ہوا۔

غذا کی ضرورت پوری کرنے کے لیے انسان نے زراعت شروع کی، جس سے اس کی زندگی مستحکم ہوگئی۔ چونکہ کھیتی باڑی کے لیے بہت سے لوگوں کی ضرورت ہوتی تھی، اس لیے 'خاندانی نظام' وجود میں آیا۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

اپنے خاندان کا ایک چارٹ تیار کیجیے اور اس میں دکھائیے کہ گھر کے کام آپس میں کیسے بانٹے گئے ہیں۔ آپ خود گھر کے کون کون سے کام کرتے ہیں، اس کی ایک فہرست تیار کیجیے۔

۱ء۱ء۴ سماج میں کاموں کی تقسیم

سماج کے مختلف طبقوں کے مخصوص رجحانات اور رسم و رواج کے مطابق اصول اور قوانین موجود ہوتے ہیں۔ گروہ کے تمام لوگوں کے لیے سارے کام اکیلے کرنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے گروہ میں کاموں کی تقسیم شروع ہوئی اور اسی سے سماج وجود میں آیا۔ اس کے بعد سماج کے معاملات کو آسانی سے چلانے کے لیے اصول بنائے گئے۔

خاندان : وہ افراد جو خونی رشتے، شادی، یا گود لینے کے رشتے کی وجہ سے ایک گروہ میں رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرتے ہیں، اس گروہ کو خاندان کہتے ہیں۔

چھوٹا خاندان: جس خاندان میں افراد کی تعداد ۳ یا ۴ سے کم ہو، اسے چھوٹا خاندان کہتے ہیں (مثال کے طور پر: ماں، باپ، بھائی، بہن)

بڑا خاندان : جس خاندان میں والدین اور بچوں کے ساتھ دادا دادی، چاچا چاچی اور ان کے بچے بھی ایک ساتھ رہتے ہیں، اسے بڑا یا مشترکہ خاندان کہتے ہیں۔

۱ء۲ سماجی ادارے اوران کے کام

خاندان، اسکول، کالج، اور مذہبی تنظیمیں وغیرہ کو سماجی ادارے کہا جاتا ہے۔ ان کا بنیادی کام سماج کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ سماج کو اچھی اقدار سکھانا، جذباتی سہارا دینا اور سماج میں نظم و ضبط قائم رکھنا سماجی اداروں کا اہم کام ہے۔

سماج کے ہر فرد میں آزادانہ سوچنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس سوچنے کی صلاحیت کو پروان چڑھانے میں ان کے خاندان، پڑوسیوں، رشتے داروں، دوستوں اور اساتذہ کا اہم کردار ہوتا ہے۔ اسی طرح ریڈیو، اخبارات، ٹی وی، فلموں، ڈراموں، انٹرنیٹ، سماجی تنظیموں اور مذہبی اداروں کے ذریعے ہر فرد کی شخصیت اور خیالات کی نشوونما ہوتی ہے۔ آزادانہ سوچ کی اسی صلاحیت سے الگ الگ لوگوں کی پسند اور ناپسند مختلف ہوتی ہے۔ ایک ہی گاؤں یا شہر کے کسی ایک علاقے میں رہنے والے طلبہ میں مختلف فنون اور ہنر پروان چڑھتے ہیں۔ انھی فنون اور ہنر کی بنیاد پر ایک ہی اسکول کے طلبہ مستقبل میں مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔

اسکول : ایک اہم سماجی ادارہ

سماج کا بنایا ہوا ایک بنیادی سماجی ادارہ 'اسکول' ہے۔ ہم اسکول کے ذریعے نظم و ضبط، باہمی تعاون، مختلف مضامین کی پہچان، فنون کی نشوونما اور اتحاد کا جذبہ جیسی باتیں سیکھتے ہیں۔ اسکول انفرادی زندگی اور سماجی ضروریات کے درمیان ایک اہم کڑی ہے۔

آیئے یہ کرکے دیکھیں۔

۱) آپ کے دوستوں/سہیلیوں کو کون سے فن یا ہنر پسند ہیں، اس کی ایک فہرست بنایئے۔
۲) آپ کے دوست بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں، ان سے بات چیت کرکے ایک فہرست بنایئے۔

۱ء۲ء۱ سماج میں باہمی انحصار

پہلے غذا اور مسکن انسان کی بنیادی ضروریات تھیں۔ خاندان میں رہنے والے انسان کو کپڑوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ روٹی، کپڑا اور مکان ہر فرد کی بنیادی ضرورت ہے، اور انھیں پورا کرنے کے لیے ایک مستقل نظام بنانا سماج کی ذمے داری ہے۔ مثال کے طور پر:

۱۔ غذا کی ضرورت پوری کرنے کے لیے زراعت کرنا۔
۲۔ زراعت کے لیے اوزار اور جانور فراہم کرنا۔
۳۔ بیج مہیا کرنا۔
۴۔ زرعی پیداوار پر پروسیسنگ کی صنعت قائم کرنا۔

سماج : کسی مخصوص علاقے میں رہنے والے، اپنا ایک الگ طرزِ عمل (روایات) اور زندگی کے بارے میں نظریہ رکھنے والے انسانوں کے مجموعے کو سماج کہتے ہیں۔

سماجی ادارہ : * بنیادی سماجی کاموں کو پورا کرنے کے لیے انسانوں کے برتاؤ کی منظّم شکل کو سماجی ادارہ کہتے ہیں۔ * شادی کا نظام، ذات پات کا نظام، خاندانی نظام، تعلیمی نظام وغیرہ سماجی اداروں کی کچھ مثالیں ہیں۔

سماج کے عناصر: فرد، خاندان، گروہ، ثقافت، سماجی اصول اور اقدار، سماجی تعلقات اور سماجی ادارے، یہ سب سماج کے عناصر ہیں۔

۵۔ ان سب کاموں کے لیے مالی سہولیات (جیسے کوآپریٹو سوسائٹی یا بینک سے قرض) فراہم کرنا۔

اس طرح کا ایک مکمل نظام معاشرے میں قائم کرنا پڑتا ہے۔ معاشرے کے افراد کی ذہانت سے تعلیم اور صحت جیسی خدمات اور سہولیات پیدا ہوتی ہیں۔ لوگوں کے فن اور ہنر سے ثقافتی خوشحالی آتی ہے اور تفریح کے ذرائع بنتے ہیں۔ لوگوں کی تجارتی مہارتوں سے صنعتیں اور کاروبار بڑھتے ہیں۔ اپنی مادی، ذہنی اور جذباتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سماج کے تمام لوگ ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ اسے ہی سماج میں لوگوں کا 'باہمی انحصار' کہتے ہیں۔

۳ء۱ سماجی تنوّع

بھارتی سماج میں کئی زبانیں، ثقافتیں، کھانے پینے کی اشیا، مذاہب، رسم و رواج اور روایات موجود ہیں۔ بھارت کا جغرافیائی تنوّع بھی بہت نمایاں ہے۔ جغرافیائی تنوّع کا اثر ثقافتی تنوّع کی صورت میں نظر آتا ہے۔ یہ تنوّع بھارت کی ایک خاص پہچان اور بھارت کی اصل طاقت ہے۔

۱ء۳ء۱ مذہبی تنوّع

بھارت میں ہندو، مسلم، بدھ، جین، عیسائی، سکھ اور پارسی جیسے کئی مذاہب کے لوگ آپس میں پیار محبت سے مل جل کر رہتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے مذہب کے مطابق تہوار منانے کی آزادی ہے۔ اس سے معاشرے میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

لسانی تنوّع

سماج کی وجہ سے ہر شخص میں خاص خوبیاں اور صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ ایک دوسرے سے بات کرنے کے لیے ہم زبان سیکھتے ہیں۔ وہ زبان ہمیں پیدائشی طور پر نہیں آتی۔ ہم اسے اپنے گھر، پڑوس اور اسکول میں سیکھتے ہیں۔ اسکول میں تو ہمیں مختلف زبانیں سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

مراٹھی، ہندی، اُردو، گجراتی، کنڑ، تیلگو، تامل، بنگالی اور سندھی جیسی بہت سی زبانیں بولنے والے لوگ ہمارے آس پاس رہتے ہیں۔ اسی طرح اہیرانی، کوکنی اور ورہاڑی جیسی مقامی بولیوں اور گونڈی، بھیل، سنتھالی جیسی قبائلی زبانوں سے ہمارا لسانی ورثہ مزید مالا مال ہوتا ہے۔

سماج میں باہمی انحصار: سماج کے افراد اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں، اسے باہمی انحصار کہتے ہیں۔

سماجی تنوّع : سماجی تنوع کا مطلب سماج میں پائی جانے والی زبان، مذہب، ذات، ثقافت، روایات، پہناوے اور خیالات کی مختلف شکلیں ہیں۔

مذہبی تنوّع : کسی سماج یا ملک میں مختلف مذاہب کے لوگوں کا ایک ساتھ مل جل کر رہنا مذہبی تنوع کہلاتا ہے۔

مفت تقسیم کے لیے

بتائیے تو بھلا!

آپ کے علاقے میں کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

۴ء۱ ثقافتی تنوع

انسانی سماجی زندگی کی ترقی فنون، زبان، پہناوے، کھانوں، روایات اور کھیلوں وغیرہ کے آپسی میل جول سے ہوئی ہے۔ بھارت ثقافتی تنوّع سے مالا مال ملک ہے۔ ہر علاقے کے تہوار، گیت اور رسم و رواج الگ الگ ہیں۔ لیکن اس تنوّع کے پیچھے موجود جذبہ اور عقیدہ ایک ہونے کی وجہ سے پورا ملک اتحاد کے دھاگے میں بندھا ہوا ہے۔

آیئے تلاش کریں۔

مہاراشٹر میں جنوری کے مہینے میں مکر سنکرانتی کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف ریاستوں میں جنوری کے مہینے میں سورج کی تبدیلی پر منائے جانے والے تہواروں کو کون سے ناموں سے جانا جاتا ہے؟

۴ء۱ء۱ کھانوں کا تنوّع

جغرافیائی حالات کے لحاظ سے زرعی پیداوار بدلتی ہے اور اسی کے مطابق روزمرہ کے کھانے (غذا) بھی علاقے کے لحاظ سے بدل جاتے ہیں۔ مہاراشٹر میں شوق سے کھائی جانے والی 'پیٹھلا بھاکری' دوسرے علاقوں میں شاذ و نادر ہی ملتی ہے۔

- **تیل:** بھارت کے جنوب میں ناریل کا تیل، شمال میں سرسوں کا تیل جبکہ مغرب میں مونگ پھلی کا تیل استعمال ہوتا ہے۔
- **بنیادی اناج:** بھارت کے جنوبی اور ساحلی علاقوں میں 'چاول' جبکہ شمالی اور وسطی بھارت میں 'گیہوں، باجرا، جوار اور مکئی' بنیادی اناج ہیں۔
- **اتحاد:** اڈلی-ڈوسا اور سموسا-پراٹھا جیسی چیزیں آج پورے ملک میں مشہور ہیں، جو 'تنوّع میں اتحاد' کو ظاہر کرتی ہیں۔

آیئے تلاش کریں۔

ملک کے مختلف حصوں کی مشہور مٹھائیوں کی فہرست تیار کیجیے۔

(مثال کے طور پر: مہاراشٹر-پورن پولی)

بھارت کے کھانوں میں تنوع

لسانی تنوّع : لسانی تنوع کا مطلب ہے کسی ایک ملک، ریاست یا سماج میں مختلف زبانوں، بولیوں اور رسم الخط کا موجود ہونا۔

ثقافتی تنوّع : مختلف زبانوں، مذاہب، روایات، رسم و رواج، تہواروں اور طرزِ زندگی کا ہونا ثقافتی تنوع کہلاتا ہے۔

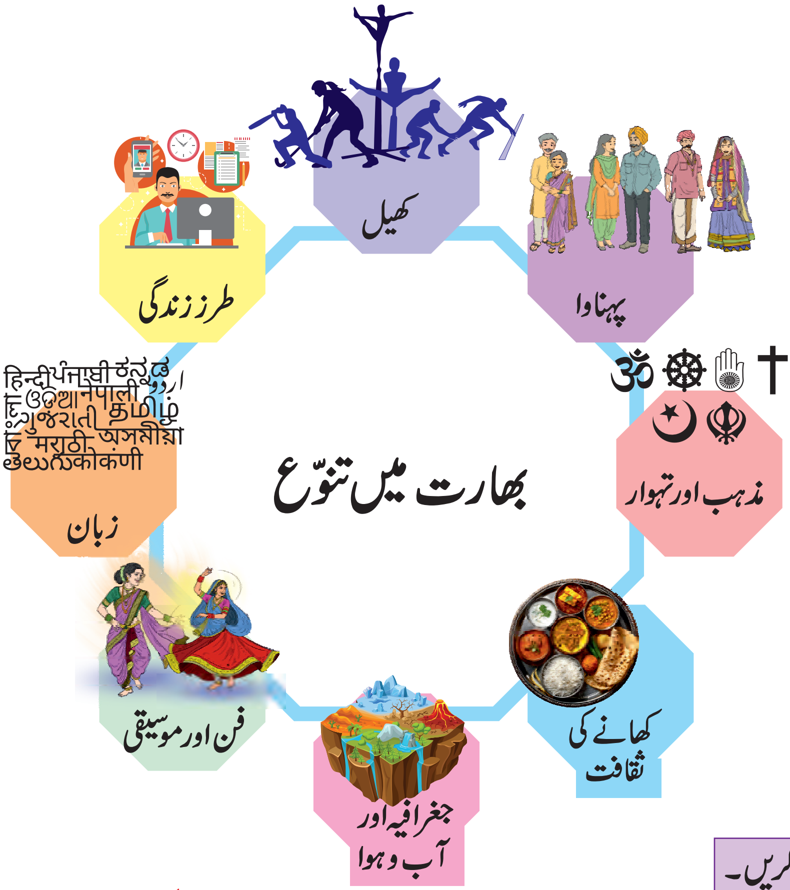

آیئے تلاش کریں۔

ریاست	زبان	رقص کی قسم	کھیل
مہاراشٹر	مراٹھی	لاونی	کبڈی
گجرات			
راجستھان			
پنجاب			
ہریانہ			
اُتر پردیش			
مغربی بنگال			
اوڈیشا			
آسام			
کرناٹک			
مدھیہ پردیش			
کیرلا			
تامل ناڈو			
چھتیس گڑھ			

۲ء۴ء۱ تنوّع بھارت کی پہچان اور طاقت

بھارتی سماج میں زبان، ثقافت، اور کھانوں میں تنوّع پایا جاتا ہے۔ یہ تنوّع بھارت کی اصل 'طاقت' اور 'خوبی' ہے۔ سماج کے درمیان ہم آہنگی اور ایک دوسرے کی روایات اور رسم و رواج کا احترام کرنے کی وجہ سے، ایک بہت بڑا جغرافیائی رقبہ اور کثیر آبادی ہونے کے باوجود ہم سب میں بھارتی ہونے کا احساس موجود رہتا ہے۔ ایک دوسرے کے طرزِ زندگی اور ثقافت کو سمجھنے سے تمام طرزِ زندگی اور ثقافتیں مزید خوشحال ہوئی ہیں۔ ایک دوسرے کے رابطے میں آنے سے مختلف زبانیں اور بھی بہتر ہوئی ہیں۔ ایک دوسرے کے تئیں برداشت اور رواداری کے جذبے سے سماجی اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ جب بھی سماج میں کوئی قدرتی آفت آتی ہے تو اسی سماجی اتحاد کے جذبے سے ایک دوسرے کی مدد کی جاتی ہے۔ بھارت کے تنوّع کو اپنے اندر سمیٹ لینے والے جمہوری نظام کو سب کا قبول کرنا، بھارت کے ثقافتی تنوّع کو ظاہر کرتا ہے۔

مشق

سوال ۱ پہچانیے اور لکھیے۔

۱۔ غذا کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے انسان نے یہ پیشہ شروع کیا ۔ ....

۲۔ وہ سماجی ادارہ جہاں لوگ خونی رشتے، شادی یا گود لینے کے رشتے کی وجہ سے ایک ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی دیکھ بھال کرتے ہیں ۔ ....

۳۔ بھارت کے جنوبی ساحلی علاقے کی بنیادی غذا ۔ ....

سوال ۲ فہرست بنائیے۔

کم از کم ۵ زبانوں کی فہرست بنائیے جو آپ جانتے ہیں۔

سوال ۳ درج ذیل تصوّرات کو واضح کیجیے۔

۱۔ سماج (معاشرہ)

۲۔ خاندانی نظام

سوال ۴ سماج کو اخلاقی اصولوں اور قوانین کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ اپنے لفظوں میں لکھیے۔

سوال ۵ تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

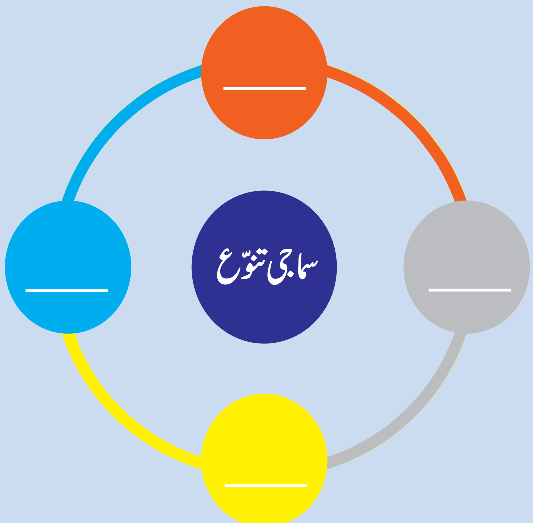

سوال ۶ آیئے، اپنا خود کا جائزہ لیں!

کیا آپ ایک 'مثالی شہری' ہیں؟ درج ذیل بیانات کے آگے (✓) یا (✗) کا نشان لگایئے۔

۱۔ میں کچرا ہمیشہ کوڑے دان میں ڈالتا ہوں۔ ( )

۲۔ میں قطار میں کھڑا رہتا ہوں، دھکم پیل نہیں کرتا۔ ( )

۳۔ میں پانی ضائع نہیں کرتا۔ ( )

۴۔ میں پڑوسیوں اور بزرگ شہریوں کی مدد کرتا ہوں۔ ( )

۵۔ میں عوامی باغ سے پھول نہیں توڑتا۔ ( )

سرگرمی

- بھارت کی ریاستوں کے لحاظ سے مختلف غذا، تہوار اور رقص کے تنوّع کو ظاہر کرنے والا ایک چارٹ بنایئے اور اسے جماعت میں لگایئے۔
- بھارت کے نقشے میں تمام ریاستوں کو الگ الگ رنگوں سے رنگیے اور وہاں کی کسی ایک مشہور چیز کا نام لکھیے۔
- 'اسکول' سب کے لیے ایک اہم سماجی ادارہ ہے۔ اس بات کو واضح کرنے والا ایک تصویری چارٹ اپنے استاد کی مدد سے تیار کیجیے۔

۲ بھارت کا آئین

۲٫۱ آئین کا مطلب، ضرورت اور اہمیت
۲٫۲ بھارتی آئین سازی کا عمل
۲٫۳ آئین ساز اسمبلی کی کارروائی

سنیتا : کیا آپ کو معلوم ہے؟ یومِ آزادی اور یومِ جمہوریہ ہمارے قومی تہوار ہیں۔

امان: ہاں، یومِ آزادی یعنی ۱۵/اگست کو اور یومِ جمہوریہ یعنی ۲۶/جنوری کو ہمارے اسکول میں پرچم کشائی ہوتی ہے اور مختلف پروگرام بھی منعقد ہوتے ہیں۔ ان دونوں دنوں میں کتنا جوش اور خوشی کا ماحول ہوتا ہے!

ماریہ : ۱۵/ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارے ملک کو آزادی ملی۔ ہم انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہوئے۔ اس لیے ہر سال ہم ۱۵/اگست کو یومِ آزادی مناتے ہیں۔

سنیتا : لیکن، یومِ جمہوریہ کا اصل مطلب کیا ہے؟

امان : ۲۶/ جنوری ۱۹۵۰ء کو بھارت نے اپنے ملک کا نظام چلانے کے لیے تیار کردہ آئین (دستور) نافذ کیا۔ اس لیے ہم ہر سال ۲۶ جنوری کو یومِ جمہوریہ مناتے ہیں۔

ماریہ : لیکن اس دن کو یومِ جمہوریہ کیوں کہتے ہیں؟ آئین کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ اسے کس نے بنایا اور آئین کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہی آئین کیوں نافذ ہوا؟

بھارتی آئین کے بارے میں ماریہ کے ذہن میں اُٹھنے والے سوالات اور تجسّس آپ کے ذہن میں بھی ہوں گے تو آیئے ہم اس سبق کے ذریعے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

گزشتہ سبق میں ہم نے سماج کے بارے میں مطالعہ کیا۔ سماج کے مختلف طبقات آپس میں پیار محبت سے رہیں اور سب کو ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں، اس کے لیے قوانین اور اصولوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ معاشرے کو چلانے کے لیے زیادہ تر تمام ممالک نے اپنے 'آئین' کی تشکیل کی ہے۔ ہمارے ملک بھارت کا نظامِ حکومت ہمارے آئین کے مطابق چلتا ہے۔

آیئے غور کریں۔

میدان میں کھیلے جانے والے کرکٹ میچ اور سڑک پر کھیلے جانے والے کرکٹ میچ میں کیا فرق ہے؟ درج ذیل نکات کی بنیاد پر بتایئے اور واضح کیجیے کہ ان کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔

(۱) اصول (۲) باؤنڈری لائن
(۳) تحفظ (۴) امپائر

کرکٹ کے میدان میں کھیلے جانے والے میچ میں تنظیم، باقاعدگی اور تحریری اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ لیکن سڑک پر کھیلے جانے والے میچ میں کوئی اصول نہیں ہوتے، کوئی نظم و ضبط نہیں ہوتا یا ان کی پابندی نہیں کی جاتی اور کوئی باضابطہ امپائر بھی نہیں ہوتا۔ بالکل اسی طرح، اگر ملک کو منظّم طریقے سے چلانا ہو تو آئین کا ہونا ضروری ہے۔ اگر آئین نہیں ہوگا تو ملک کا نظام ٹھیک سے نہیں چل سکے گا۔

۲ء۱ آئین کا مطلب، ضرورت اور اہمیت

کسی بھی ملک کا نظام بخوبی چلانے اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آئین انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ ملک کا نظام چلانے کے لیے تیار کیے ہوئے بنیادی قوانین، اصولوں اور شرائط کے مجموعے کو 'آئین' کہتے ہیں۔ آئین کو 'دستور' بھی کہا جاتا ہے۔

آئین کی ضرورت کیوں ہوتی ہے، اس کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں

۱۔ اصولوں کا دائرہ کار اور حسنِ انتظام: آئین ملک کے قوانین کا سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔ سماج میں مختلف ذاتوں، مذاہب اور خیالات کے لوگ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ان کے درمیان ہم آہنگی برقرار رکھنے اور یہ طے کرنے کے لیے کہ ملک کو کس طرح چلایا جائے، کچھ بنیادی قوانین کی ضرورت ہوتی ہے اور آئین یہ ضابطہ فراہم کرتا ہے۔

۲۔ حکومت کے اختیارات پر پابندی: اگر آئین نہ ہو تو حکومت اپنے اقتدار کا غلط استعمال کر سکتی ہے۔ آئین حکومت کے اختیارات کو واضح کرتا ہے اور ان پر حد لگاتا ہے۔

۳۔ شہریوں کے حقوق کا تحفظ: آئین شہریوں کو کچھ بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے۔ (جیسے: اظہارِ رائے کی آزادی، نقل و حرکت کی آزادی وغیرہ)

۴۔ اختیارات کی تقسیم: آئین کی وجہ سے ریاستی نظام (حکومت) کو تین اہم حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

- **مقنّنہ (قانون ساز ادارہ):** قانون بنانے والے محکمے کو 'مقنّنہ' کہتے ہیں۔
- **انتظامیہ (ایگزیکٹو):** قوانین پر عمل درآمد کروانے والے محکمے کو 'انتظامیہ' کہتے ہیں۔
- **عدلیہ:** قوانین کی تشریح کرنے اور انصاف فراہم کرنے والے محکمے کو 'عدلیہ' کہتے ہیں۔

۵۔ اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ: جمہوریت میں اکثریت کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے، لیکن آئین کی وجہ سے اکثریتی طبقہ اقلیتوں پر ظلم نہیں کرسکتا۔ ان کی زبان، ثقافت اور تعلیمی حقوق کے تحفظ کی ذمے داری آئین کی ہوتی ہے۔

۶۔ ملک کے مقاصد اور اقدار کو واضح کرنا: ملک کو کس سمت میں لے جانا ہے، یہ آئین کی 'تمہید' سے واضح ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، بھارتی آئین نے انصاف، آزادی، مساوات اور بھائی چارے کے مقاصد کو اپنایا ہے۔

آئین ملک کی 'روح' ہے جو بھارت جیسے ملک میں جمہوریت کو زندہ رکھنے کا کام کرتا ہے۔

آیئے یہ کر کے دیکھیں۔

اپنی جماعت میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے اصولوں کا ایک ضابطۂ عمل تیار کیجیے۔

۱ء۲ء۲ آئین کی اقسام

عام طور پر آئین کی دو قسمیں ہیں: تحریری اور غیر تحریری۔

تحریری: جب ملک کا نظام چلانے کے لیے درکار تمام بنیادی قوانین، اصول اور ضوابط کسی ایک یا چند مخصوص تحریری دستاویزات میں باقاعدہ طور پر جمع کیے گئے ہوں، تو اسے 'تحریری آئین' کہتے ہیں۔ (مثال کے طور پر: بھارت، امریکہ)

غیر تحریری: جس ملک کا نظام چلانے کے لیے ضروری اصول کسی ایک مخصوص دور میں، کسی ایک مخصوص آئین ساز اسمبلی کے ذریعے ایک ساتھ بیٹھ کر نہ لکھے گئے ہوں، اسے 'غیر تحریری آئین' کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر: برطانیہ (یونائیٹڈ کنگڈم)

آیئے تلاش کریں اور بات چیت کریں۔

تحریری آئین اور غیر تحریری آئین کون کون سے ملکوں میں ہے، انٹرنیٹ سے تلاش کیجیے اور جماعت میں بات چیت کیجیے۔

۲ء۲ بھارتی آئین سازی کا عمل

بھارت کی جغرافیائی وسعت، کثیر آبادی اور ثقافتی تنوّع کو مدنظر رکھا جائے تو آئین کے بغیر ملک کا نظام چلانا ایک مشکل امر ہے۔ ملک میں جمہوری نظام کو مستحکم کرنے کے لیے آئین ضروری ہے۔

ہمارے ملک کو آزادی ملنا یقینی ہونے کے بعد ۱۹۴۶ء میں آئین سازی کا عمل شروع ہوا۔ اس کے لیے ایک آئین ساز اسمبلی قائم کی گئی۔

تحریکِ آزادی کے رہنماؤں کا یہ اصرار تھا کہ 'آزاد بھارت کا نظامِ حکومت انگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق نہیں بلکہ بھارتیوں کے ذریعے خود بنائے گئے قوانین کے مطابق چلے گا۔'

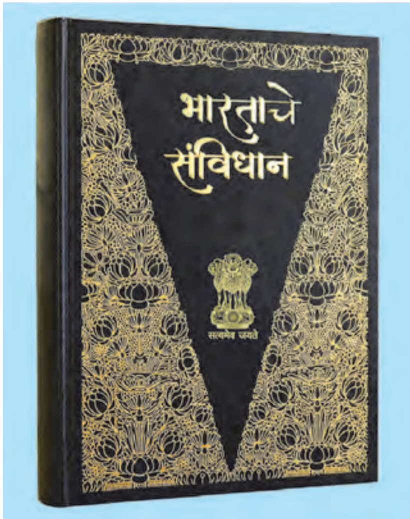

کیا آپ جانتے ہیں؟

ملک کے مختلف صوبوں (اس وقت صوبہ ممبئی، صوبہ بنگال، صوبہ مدراس جیسے حصے تھے) کا نظام چلانے کے لیے ۱۹۴۶ء میں عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا گیا تھا۔ ہر صوبے کے عوامی نمائندوں نے اپنے میں سے کچھ نمائندے آئین ساز اسمبلی کے کام میں حصہ لینے کے لیے منتخب کیے تھے۔ اس کے علاوہ، اس زمانے میں ملک میں مختلف راجاؤں کی ریاستیں تھیں۔ ان ریاستوں کے حکمرانوں نے آئین ساز اسمبلی کے کام میں شامل ہونے کے لیے اپنے نمائندے بھیجے تھے۔ اس طرح صوبوں اور ریاستوں کے کل ۲۹۹/ اراکین آئین ساز اسمبلی میں شامل تھے۔ ان میں کچھ خاتون اراکین بھی تھیں۔

آئیے یہ جان لیں۔

آئین ساز اسمبلی کے اراکین دو طرح کے تھے۔
۱۔ صوبوں کی قانون ساز اسمبلیوں سے منتخب ہوکر آنے والے اراکین کی تعداد- ۲۲۹
۲۔ ریاستوں کے حکمرانوں کے ذریعے نامزد کردہ اراکین کی تعداد - ۷۰

آئیے تلاش کریں۔

۱۹۲۸ء میں ایمسٹرڈیم میں منعقدہ اولمپک میں بھارتی ٹیم نے پہلا اولمپک گولڈ میڈل جیتا تھا۔ اس ہاکی ٹیم کے کپتان آگے چل کر بھارتی آئین ساز اسمبلی کے رکن نامزد ہوئے۔ ان کا نام تلاش کیجیے۔

۳٫۲ آئین ساز اسمبلی کی کارروائی

آزاد بھارت کا آئین تیار کرنے کے لیے آئین ساز اسمبلی کا قیام عمل میں آیا۔ آئین ساز اسمبلی کی پہلی میٹنگ ۹ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ہوئی۔ ڈاکٹر سچدانند سنہا کو مجلس کا عارضی صدر منتخب کیا گیا۔ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ڈاکٹر راجندر پرساد کو آئین ساز اسمبلی کا

ڈاکٹر سچدانند سنہا

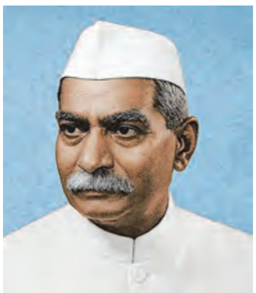
ڈاکٹر راجندر پرساد

مستقل صدر منتخب کیا گیا۔ بی۔ این۔ راؤ کو آئین ساز اسمبلی کا قانونی مشیر مقرر کیا گیا تھا۔

آئین ساز اسمبلی کے کام میں نظم و ضبط لانے کے لیے کل ۲۲ کمیٹیاں بنائی گئی تھیں۔

آئین ساز اسمبلی کی اہم کمیٹیاں

کمیٹی کا نام	کمیٹی کے سربراہ
آئین ساز اسمبلی کی قانون کمیٹی (اسٹیئرنگ کمیٹی)	ڈاکٹر راجندر پرساد
مسودہ کمیٹی	ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر
وفاقی کمیٹی	پنڈت جواہر لال نہرو
بنیادی حقوق اور اقلیتی کمیٹی	سردار ولبھ بھائی پٹیل

یہ اور دیگر تمام کمیٹیوں کی طرف سے پیش کی گئی روداد وں کا مجموعی جائزہ لے کر آئین کا خاکہ تیار کرنے کے لیے 'مسودہ کمیٹی' قائم کی گئی۔

۱ء۳ء۲ مسودہ کمیٹی

مسودہ کمیٹی بھارتی آئین کی تشکیل کرنے والی سب سے اہم کمیٹی تھی۔ اس کمیٹی کا قیام 29 اگست 1947 کو عمل میں آیا۔ مسودہ کمیٹی نے مختلف کمیٹیوں سے موصول ہونے والی رپورٹس کا جائزہ لے کر آئین کو حتمی شکل دینے والا ایک حقیقی مسودہ تیار کیا۔ اس کمیٹی کا تیار کردہ حتمی مسودہ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو آئین ساز اسمبلی نے منظور کر لیا۔

مسودہ کمیٹی کے اراکین:

مسودہ کمیٹی میں صدر سمیت کل سات اراکین تھے۔

۱۔ ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیڈکر (صدر)
۲۔ مسٹر این۔ گوپال سوامی اینگر
۳۔ مسٹر اَلّادی کرشنا سوامی اَیّر
۴۔ ڈاکٹر کے۔ ایم۔ منشی
۵۔ مسٹر محمد سعد اللہ
۶۔ مسٹر بی۔ ایل۔ مِتّر (ان کے استعفے کے بعد کے۔ این۔ مادھوراؤ کی تقرری ہوئی)
۷۔ مسٹر ڈی۔ پی۔ کھیتان (ان کی وفات کے بعد مسٹر ٹی۔ ٹی۔ کرشنما چاری کی تقرری ہوئی)

کیا آپ جانتے ہیں؟

دسمبر ۱۹۲۹ء کے لاہور اجلاس میں انڈین نیشنل کانگریس نے انگریزوں سے 'مکمل خود مختاری' کا مطالبہ کیا تھا۔ اس قرارداد کے مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء کا دن پورے ملک میں پہلی بار 'یومِ آزادی' کے طور پر منایا گیا تھا۔ بھارتیوں کی جدوجہد آزادی کے اسی تاریخی دن کی اہمیت اور یاد کو قائم رکھنے کے لیے '۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء' کو آئین نافذ کیا گیا، اسی لیے اس دن کو 'یوم جمہوریہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔

مسودہ کمیٹی میں ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کی خدمات

بھارتی آئین کا مسودہ دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد کو پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے مختلف ممالک کے آئین کا تقابلی مطالعہ کیا۔ نیز آئین ساز اسمبلی کی تمام کمیٹیوں کی رودادوں کا گہرا مطالعہ کرکے مسودہ تیار کیا اور اسے آئین ساز اسمبلی میں پیش کیا۔

اس مسودے کی ایک ایک دفعہ پر تفصیل سے بحث ہوئی۔ بحث کے دوران آئین ساز اسمبلی کے اراکین کے سوالات اور شکوک وشبہات کا جواب دینے کی ذمے داری ڈاکٹر باباصاحب

امبیڈکر نے بخوبی نبھائی۔ آئین ساز اسمبلی کی تجاویز کے مطابق آئین کے مسودے میں ترامیم کرنے کا اہم کام انھوں نے مکمل کیا اور آئین کا حتمی مسودہ تیار کیا۔ ان کی اس بے مثال خدمات کی وجہ سے انھیں 'بھارتی آئین کا معمار' کہا جاتا ہے۔

آئین ساز اسمبلی کی خاتون اراکین

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱) مسودہ کمیٹی کے تیار کردہ آئین کا پہلا مسودہ فروری ۱۹۴۸ء میں شائع کر کے اس پر مباحثہ کیا گیا۔

۲) آئین ساز اسمبلی میں مختلف موضوعات پر بحث ہوئی۔ زیادہ تر دفعات پر اتفاقِ رائے سے فیصلے کیے گئے۔

۳) آئین ساز اسمبلی کا کام ۲ سال، ۱۱ ماہ اور ۱۸ دن جاری رہا۔ (۹ دسمبر ۱۹۴۶ء سے ۲۵ نومبر ۱۹۴۹ء)

۴) آئین ساز اسمبلی کی مدت کے دوران ۵۳,۰۰۰ لوگوں نے وزیٹر گیلری میں بیٹھ کر آئین ساز اسمبلی کی کارروائی براہِ راست دیکھی۔

۵) آئین ساز اسمبلی کے اراکین نے آئین کی کاپی پر ۲۴ نومبر ۱۹۵۰ء کو دستخط کیے۔

۶) اصل آئین میں تمہید، ۲۲/ابواب، ۳۹۵/دفعات اور ۸/ضمیمے تھے۔

۷) ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو آئین ساز اسمبلی نے مکمل آئین کو منظور کیا۔ اس لیے ۲۶ نومبر کا دن 'یومِ آئین' کے طور پر منایا جاتا ہے۔

۸) آئین کے نفاذ کے لیے ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کا دن مقرر کیا گیا۔ اس لیے یہ دن ہم 'یومِ جمہوریہ' کے طور پر مناتے ہیں۔

۹) آئین کی ترتیب مکمل ہونے کے بعد ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۲ء میں پہلے عام انتخابات ہونے تک آئین ساز اسمبلی نے بھارت کی 'ہنگامی پارلیمان' کے طور پر کام کیا۔

آئیے یہ جان لیں۔

- آئین کا اصل انگریزی نسخہ لکھنے والے - **پریم بہاری نارائن رائے زادہ**
- آئین کا اصل ہندی نسخہ لکھنے والے - **وسنت کرشن ویدیہ**

دونوں نسخوں کی آرائش کرنے والے - **آچاریہ نندلال بوس**

مشق

سوال ۱ بتائیے تو بھلا۔

۱۔ قانون بنانے والی اسمبلی

....

۲۔ آئین ساز اسمبلی کے مستقل صدر

....

۳۔ بھارتی آئین کے معمار

....

سوال ۲ درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

کمیٹی کے سربراہ	کمیٹی کا نام
....	آئین ساز اسمبلی کی قانون کمیٹی
ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر	....
....	وفاقی کمیٹی
سردار ولبھ بھائی پٹیل	....

سوال ۳ تصوّرات واضح کیجیے۔

۱۔ آئین
۲۔ مسودہ کمیٹی

سوال ۴ ہر ملک کو آئین کی ضرورت کیوں ہوتی ہے، اس بارے میں اپنی رائے لکھیے۔

سوال ۵ آپ کیا کریں گے؟

'عام طور پر لڑکوں کے کرنے والے کاموں اور لڑکیوں کے کرنے والے کاموں میں بھید بھاؤ کیا جاتا ہے۔' 'آئین میں دی ہوئی مساوات' کی اقدار کو سمجھانے کے لیے آپ کیا کریں گے؟ آپ کا عمل کیا ہوگا؟

آپ کا عمل

....
....
....
....
....
....

سرگرمی

۱۔ جماعت کا مانیٹر منتخب کرنے کے لیے عملی طور پر انتخاب کا عمل کیجیے۔
۲۔ بیاض میں بنیادی حقوق اور ان سے جڑے اپنے فرائض (ذمے داریوں) کی ایک جدول تیار کیجیے۔

***

۳ بھارتی آئین کی تمہید اور خصوصیات

۳ء۱ تمہید	۳ء۳ بھارتی آئین کے مقاصد
۳ء۲ بھارتی آئین کے مطابق ریاست کی نوعیت	۳ء۴ بھارتی آئین کی خصوصیات

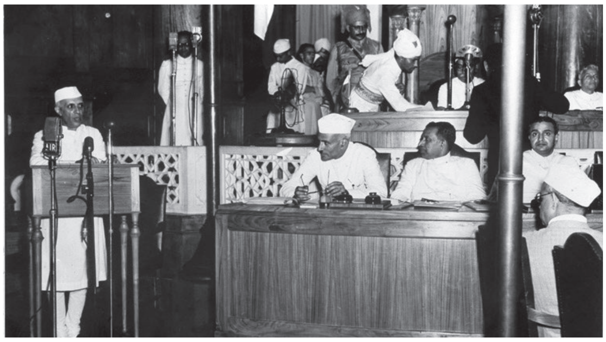

آئین ساز اسمبلی میں مقاصد کی قرارداد پیش کرتے ہوئے۔
پنڈت جواہر لال نہرو

۱۳ دسمبر ۱۹۴۶ء کو پنڈت جواہر لال نہرو نے آئین ساز اسمبلی کے سامنے 'مقاصد کی قرارداد' پیش کی۔ آگے چل کر اسی سے بھارتی آئین کی تمہید تیار ہوئی۔

۳ء۱ تمہید

بھارتی آئین کی تمہید کو 'دیباچہ' یا 'مقدمہ' یا 'سرنامہ' بھی کہا جاتا ہے۔ آئین کی تمہید سے آئین کی اقدار اور مقاصد واضح ہوتے ہیں۔ اس لیے، تمہید کو آئین کی روح کہا جاتا ہے۔

آیئے یہ کرکے دیکھیں۔

بھارتی آئین کی تمہید کو خوشخط تحریر کیجیے۔

بھارت کا آئین بھارت کے لوگوں نے تیار کیا ہے اور اپنی مرضی سے قبول کیا ہے۔ آئین کی تمہید میں بھارت کو 'مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی، جمہوریہ' قرار دیا گیا ہے۔

۳ء۲ بھارتی آئین کے مطابق ریاست (ملک) کی نوعیت

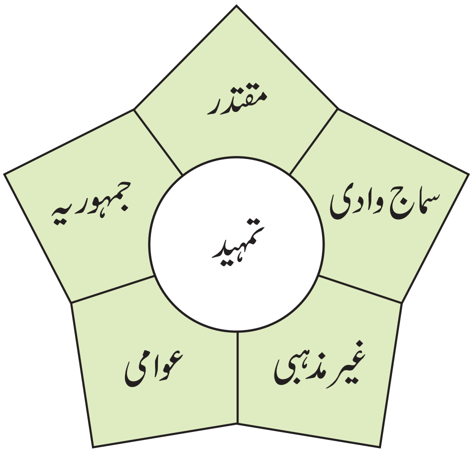

مقتدر : جس ملک پر کسی بیرونی طاقت کا کنٹرول نہیں ہوتا اور جو ملک اپنے فیصلے لینے میں پوری طرح آزاد ہوتا ہے۔ اس ملک کو مقتدر کہا جاتا ہے۔ بھارت کو اپنے قوانین بنانے اور خارجہ پالیسی طے کرنے کا اعلیٰ ترین اختیار حاصل ہے۔

سماج وادی : ملک کی دولت کی پیداوار سماج مل کر کرتا ہے اور وہ ریاست کی ملکیت ہوتی ہے۔ اسے ہی سماج وادی نظام کہتے ہیں۔ دولت کا ارتکاز نہ ہونے دینا اور سماج میں معاشی اور سماجی عدم مساوات کو کم کرنا اس کا مقصد ہے۔

غیر مذہبی : غیر مذہبی کا مطلب ہے کہ حکومت (ملک) کا اپنا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہے۔ تمام مذاہب کو یکساں مانا جاتا ہے اور ہر شہری کو اپنے عقیدے کے مطابق مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

عوامی : عوامی میں اقتدار کا سرچشمہ عوام ہوتے ہیں اور وہ خود اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔'عوام کی، عوام کے ذریعے، عوام کے لیے چلائی جانے والی حکومت' اس نظام کی پہچان ہے۔

جمہوریہ : جمہوریہ کا مطلب ہے کہ ملک کے تمام عوامی عہدے (جیسے صدر، وزیراعظم، وزیراعلیٰ، میئر، سرپنچ وغیرہ) خاندانی وراثت کے طور پر کسی کو نہیں ملتے۔ عوام کی جانب سے براہِ راست یا بالواسطہ ایک مخصوص مدت کے لیے منتخب کردہ نمائندے ان عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔

۳٫۳ بھارتی آئین کے مقاصد

بھارتی جدوجہد آزادی سے اُبھرنے والی اقدار انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت پر مبنی بھارت کی تشکیل کا مقصد آئین نے تسلیم کیا ہے۔

۱۔ **انصاف :** کسی پر بھی ذات، مذہب، نسل، جنس، یا زبان کی بنیاد پر کوئی تفریق کیے بغیر سب کو ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنا انصاف کہلاتا ہے۔ اس میں سماجی، معاشی، اور سیاسی انصاف شامل ہے۔

۲۔ **آزادی:** شہریوں پر کوئی غیر مناسب پابندی نہ ہونا اور ان کی شخصیت کی نشوونما کے لیے سازگار ماحول ہونا آزادی کہلاتا ہے۔ اس میں خیال، اظہار، تنظیم، پیشہ، عقیدہ (دین) اور عبادت کی آزادی شامل ہے۔

۳۔ **مساوات :** ذات، مذہب، نسل، جنس، زبان یا جائے پیدائش کی بنیاد پر کسی کو بھی اعلیٰ یا ادنیٰ مانے بغیر سب کو یکساں موقع دینا مساوات کہلاتا ہے۔

۴۔ **اخوت:** ملک کے تمام شہریوں میں ایسا اپنائیت کا جذبہ پیدا کرنا کہ ہم ایک ہی قوم ہیں، اخوت کہلاتا ہے۔ یہ جذبہ فرد کے وقار کو برقرار رکھتا ہے اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن دلاتا ہے۔

۳٫۴ بھارتی آئین کی خصوصیات

بھارت کے آئین کی کچھ نمایاں خصوصیات ہیں۔ ان خصوصیات سے آئین کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

۱۔ سب سے بڑا تحریری آئین

بھارت کا آئین انتہائی جامع، گہرا اور وسیع ہے۔ دنیا کے تمام تحریری آئینوں میں بھارت کا آئین سب سے بڑا ہے۔

۲۔ دنیا کے مختلف آئینوں سے منتخب باتوں کی شمولیت

آئین ساز اسمبلی نے دنیا کے مختلف آئینوں کا مطالعہ کرتے ہوئے ان آئینوں سے بھارت کے لیے جو چیزیں مناسب تھیں، انھیں اپنایا ہے۔

۳۔ لچک اور سختی کا سنگم

آئین کی دفعات میں آسانی سے تبدیلی کی جا سکتی ہو۔ اسے لچکدار آئین کہتے ہیں۔ آئین کی دفعات میں تبدیلی کرنا بہت مشکل ہو، اسے سخت آئین کہتے ہیں۔ بھارت کا آئین سختی اور لچکیلے پن کا سنگم ہے۔

۴۔ شہریوں کے بنیادی حقوق

بھارتی آئین نے بھارت کے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق فراہم کیے ہیں۔ ان کے تحفظ کی ذمے داری آئین نے عدلیہ کو سونپی ہے۔

۵۔ شہریوں کے بنیادی فرائض

بھارتی آئین نے بنیادی حقوق کے ساتھ کچھ بنیادی فرائض بھی دیے ہیں۔ ہر بھارتی شہری سے بنیادی فرائض کی پابندی کی توقع کی جاتی ہے۔

۶۔ ریاست کے لیے رہنما اصول

بھارتی آئین میں رہنما اصول دیے ہوئے ہیں۔ ان رہنما اصولوں کے مطابق نظامِ حکومت چلانے کی توقع کی جاتی ہے۔

۷۔ وفاقی نظام

بھارت ریاستوں کا ایک وفاق (Union of States) ہے۔ آئین نے ملک میں وفاقی (مرکزی) حکومت اور ریاستی حکومت کے اختیارات کی تقسیم کی ہے۔ مرکزی سطح کے موضوعات پر پارلیمنٹ قانون بنا سکتی ہے جب کہ ریاستی سطح کے موضوعات پر ریاستی مقنّنہ مجلس قانون بنا سکتی ہے۔

۸۔ پارلیمانی جمہوریت

پارلیمانی جمہوریت میں رائے دہندہ اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔منتخب نمائندوں میں سے ملک کا وزیراعظم چنا جاتا ہے اور وزیراعظم اپنی کابینہ کا انتخاب کرتا ہے۔

۹۔ ہمہ گیر بالغ حق رائے دہی

۱۸ سال کی عمر مکمل کرنے والے بھارتی شہری کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔اسے ’بالغ حقِ رائے دہی‘ کہتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

آئین ساز اسمبلی میں مہاراشٹر کے کچھ اہم اراکین

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر	ڈاکٹر پنجاب راؤ دیشمکھ	جناب کیشو راؤ جیدھے	ڈاکٹر درگابائی دیشمکھ	جناب شنکر راؤ دیو
جناب نرہر گاڈگل	جناب بالاصاحب کھرڈیکر	جناب دادا دھرم ادھیکاری	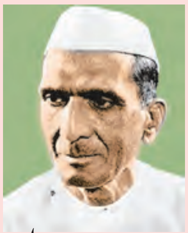 جناب برج لال بیانی	جناب مادھو (باپوجی) انے

مشق

سوال ۱ یاد کیجیے اور لکھیے۔

۱۔ میں آئین کا آغاز ہوں، مجھے آئین کی روح کہا جاتا ہے، میں کون ہوں؟

....

۲۔ میں ایک کتاب ہوں جس میں ملک چلانے کے اصول اور قوانین ہیں، میں کون ہوں؟

....

سوال ۲ جوڑیاں بنائیے۔

کالم’الف‘	کالم’ب‘
۱۔ آزادی	الف) ’میں‘ اور’دوسروں‘ میں فرق نہ ماننا۔
۲۔ مساوات	ب) ہم سب بھارتی ایک ہیں، یہ احساس۔
۳ اخوت	ج) اپنی ترقی کے لیے سازگار ماحول ملنا۔
	د) کوئی بھی کام بلا روک ٹوک کرنا۔

سوال ۳ ’ترازو کا توازن برقرار رکھیے‘

تصور: آئین نے ایک پلڑے میں ’حقوق‘ دیے ہیں اور دوسرے پلڑے میں ’فرائض‘۔

سوال: درج ذیل صورتِ حال میں ’توازن‘ کیسے برقرار رکھیں گے؟

۱۔ حق: مجھے ’عوامی باغ میں کھیلنے کا حق‘ حاصل ہے
لیکن میرا فرض کیا ہے؟

....

....

۲۔ حق: مجھے ’عوامی چیزیں (مثلاً آمد و رفت بورڈ کی بسیں) استعمال کرنے کا حق‘ حاصل ہے۔
لیکن میرا فرض کیا ہے؟

....

....

سوال ۴ تصوّرات واضح کیجیے۔

۱۔ غیر مذہبی

۲۔ عوامی

سوال ۵ اگلے ۱۰ سالوں میں آپ کے خوابوں کا بھارت کیسا ہوگا؟ اس بارے میں اپنی رائے لکھیے۔

سرگرمی

- اسکول کی لائبریری سے آئین کی کاپی حاصل کیجیے اور اس میں موجود شہریوں کے بنیادی فرائض تلاش کر کے لکھیے۔
- ’مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی، عوامی، جمہوریہ‘ ان الفاظ پر مبنی بھارتی آئین کے نعرے (سلوگن) تیار کیجیے اور ان کے پوسٹرز جماعت میں لگائیے۔

***

۴ دیہی مقامی انتظامی ادارے

۴ء۱ دیہی مقامی انتظامی اداروں کی تشکیل
۴ء۲ گرام پنچایت
۴ء۳ پنچایت سمیتی
۴ء۴ ضلع پریشد

”اصلی بھارت گاؤں میں بستا ہے۔“ - مہاتما گاندھی

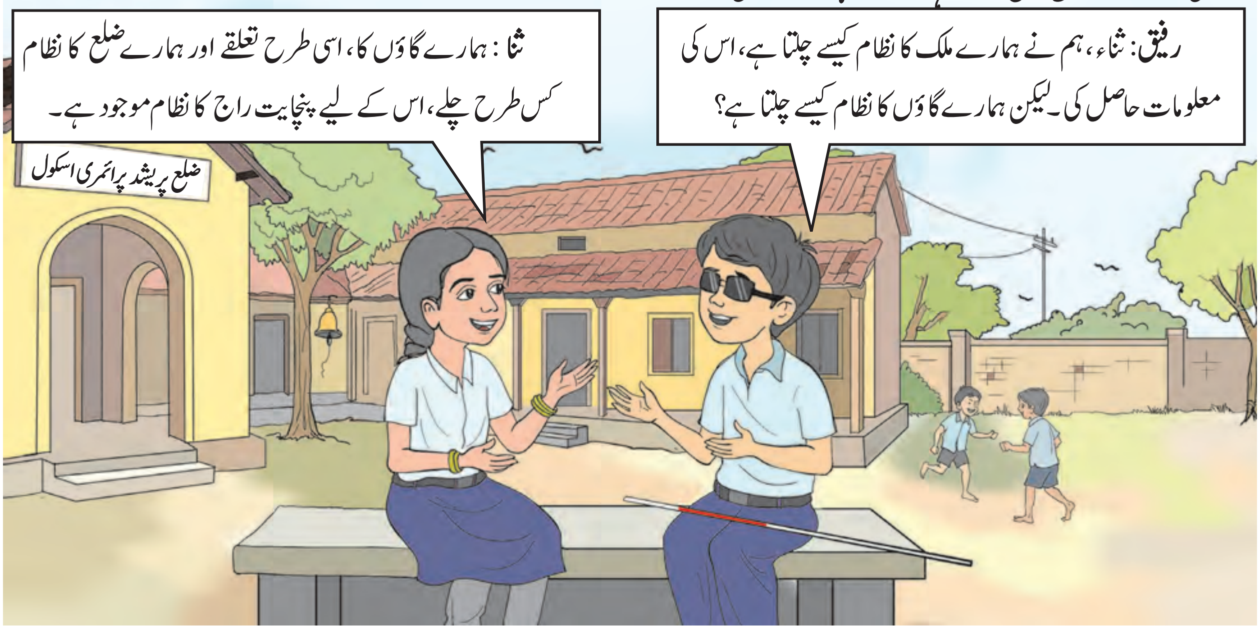

۴ء۱ دیہی مقامی انتظامی اداروں کی تشکیل

دیہی اور شہری علاقوں کے مقامی نظام حکومت کے اداروں کو 'پنچایت راج' کہا جاتا ہے۔ گاؤں، تعلقہ اور ضلع کی سطح پر نظامِ حکومت مقامی عوامی نمائندوں کے ہاتھ میں ہو، اس لیے پنچایت راج نظام قائم کیا گیا۔ اس کے مطابق گرام پنچایت، پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد جیسی تین سطحی ساخت تیار کی گئی۔ اس کی وجہ سے جمہوریت کی لامرکزیت ہوئی۔ مقامی سطح کے عوامی نمائندوں کے ہاتھ میں زیادہ سے زیادہ اقتدار دیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۲۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ہونے والی ۷۳ ویں اور ۷۴ ویں آئینی ترمیم کے ذریعے پنچایت راج اداروں کو آئینی درجہ حاصل ہوا۔

۴ء۲ گرام پنچایت

گاؤں کا نظام دیکھنے والی اور گاؤں کی ترقی کے کام کرنے والی مقامی حکومت کی اکائی کو 'گرام پنچایت' کہتے ہیں۔ پنچایت راج کے ڈھانچے میں گرام پنچایت بنیادی اکائی ہے۔ گرام

پنچایت کے اراکین کی تعداد گاؤں کی آبادی کے لحاظ سے طے کی جاتی ہے۔ ریاست مہاراشٹر میں گرام پنچایت کے اراکین کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم از کم ۷ اور زیادہ سے زیادہ ۱۷ تک ہوتی ہے۔ گرام پنچایت کی مدت پانچ سال ہوتی ہے۔ گرام پنچایت کے تمام اراکین کا انتخاب بالغ حقِ رائے دہی اور خفیہ رائے دہی کے طریقے سے کیا جاتا ہے۔ انتخاب میں حصہ لینے کے لیے امیدوار کی عمر کم از کم ۲۱ سال ہونا ضروری ہے۔

گرام پنچایت کے اراکین کے انتخاب کے لیے وارڈ بنائے جاتے ہیں۔ ہر وارڈ سے اراکین منتخب کیے جاتے ہیں۔ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے کچھ نشستیں محفوظ ہوتی ہیں۔ مہاراشٹر میں گرام پنچایت میں خاتون نمائندوں کے لیے ۵۰ فیصد نشستیں محفوظ ہوتی ہیں۔

آیئے تلاش کریں۔

ہماری پڑوسی ریاست کی گرام پنچایتوں میں خواتین کے لیے کتنے فی صد نشستیں محفوظ ہوتی ہیں؟

گرام پنچایت کے منتخب اراکین کو 'رکن' یا 'ممبر' کہا جاتا ہے۔ منتخب ہونے والے یہ اراکین اپنے میں سے ایک کو سرپنچ اور ایک کو نائب سرپنچ کے طور پر منتخب کیا کرتے تھے۔ تاہم فی الحال مہاراشٹر میں سرپنچ کا انتخاب براہِ راست عوام کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ سرپنچ گرام پنچایت کا عوام کی طرف سے منتخب کردہ عہدیدار ہوتا ہے۔

گرام پنچایت کے اراکین کی تعداد: آبادی کے لحاظ سے معیار

گٹ گرام پنچایت

چھ سو سے کم آبادی والے دو یا اس سے زیادہ گاؤں کے لیے ایک ہی گرام پنچایت ہوتی ہے، اسے گٹ گرام پنچایت کہتے ہیں۔

۱،۲،۴ گرام پنچایت کے کام

گاؤں کی ترقی کے لیے گرام پنچایت درج ذیل کام کرتی ہے۔

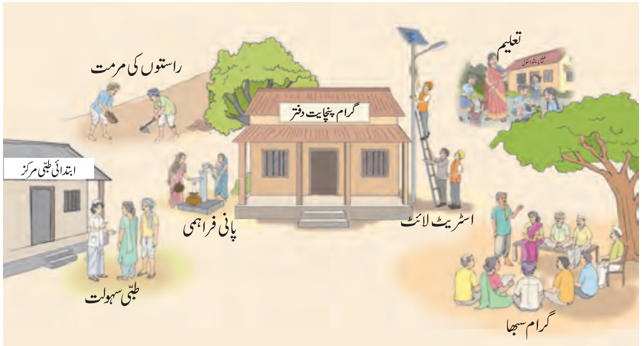

- گاؤں کے لیے سڑکیں بنانا اور مرمت کرنا۔
- گاؤں میں بجلی اور پینے کے پانی کی فراہمی اور گندے پانی کی نکاسی کا انتظام کرنا۔
- پیدائش، موت اور شادی کا اندراج رکھنا۔
- گاؤں میں صفائی قائم رکھنا۔
- گاؤں میں ابتدائی تعلیم اور صحت عامہ کی سہولیات فراہم کرنا۔
- گھر ٹیکس اور پانی ٹیکس (محصول) وصول کرنا۔
- گاؤں کے شہریوں کو سرکاری اسکیموں کی معلومات دینا۔

آیئے یہ جان لیں۔

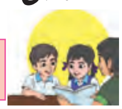

مہاراشٹر کی مثالی گرام پنچایت

ہیورے بازار ضلع اہلیانگر کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ مسلسل قحط سالی اور زراعت سے کم آمدنی ہیورے بازار کے لیے ہمیشہ کا مسئلہ تھی۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے گاؤں میں بارش کے پانی کا ذخیرہ اور واٹر شیڈ مینجمنٹ (آب گیر علاقے کی ترقی) کا کام کیا گیا۔ گاؤں میں کثیر تعداد میں درخت لگانے سے پانی کی سطح میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا۔

گاؤں والوں کے تعاون سے چند سالوں میں ہی ہیورے بازار ایک سرسبز و شاداب اور خوشحال گاؤں بن گیا۔ ہیورے بازار گاؤں نے مثالی گرام پنچایت کی ایک مثال قائم کی۔ اس کام کے لیے گاؤں کے اس وقت کے سرپنچ مسٹر پوپٹ راؤ پوار کو سال ۲۰۲۰ء میں حکومت ہند کی جانب سے پدم شری کے شہری اعزاز سے نوازا گیا۔

آیئے بات چیت کریں۔

درج تصویر دیکھیے اور جماعت میں تقابلی بات چیت کیجیے۔

غیر ترقی یافتہ اور ترقی یافتہ گرام پنچایت

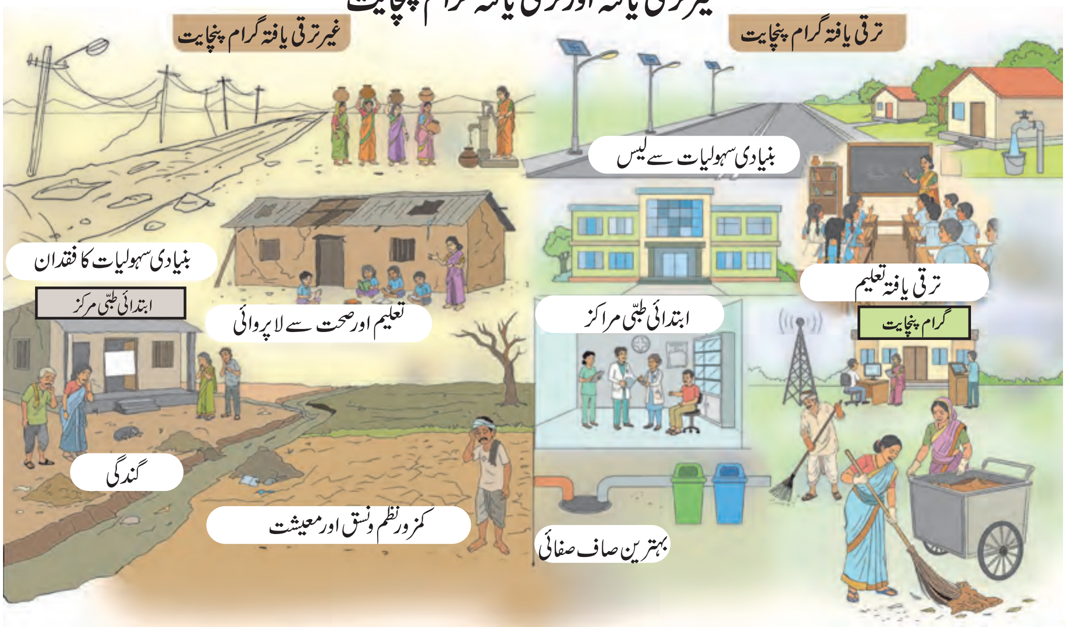

آیئے بات چیت کریں۔

- مثالی گاؤں سے کیا مراد ہے؟
- مہاراشٹر کے مثالی گاؤں کے نام تلاش کیجیے۔

۴.۲.۲ گرام سیوک/گرام پنچایت افسر

گرام سیوک گرام پنچایت کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ گرام پنچایت کا دفتری کام کاج اور روزمرہ کے معاملات دیکھنے کے لیے اس کا تقرر کیا جاتا ہے۔ گرام سیوک گرام پنچایت کا سیکرٹری ہوتا ہے۔ گرام پنچایت کے لیے ضرورت کے مطابق ایک یا زیادہ گرام سیوک مقرر کیے جا سکتے ہیں۔ ان کا تقرر ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر کی جانب سے کیا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حکومتی فیصلے مؤرّخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۲۴ء کے مطابق گرام سیوک کے عہدے کا نام بدل کر 'گرام پنچایت افسر' کر دیا گیا ہے۔

۴.۲.۳ گرام سبھا

گاؤں کے تمام رائے دہندگان سے مل کر گرام سبھا بنتی ہے۔ گرام سبھا کا صدر سرپنچ ہوتا ہے۔ سرپنچ کی غیر موجودگی میں نائب سرپنچ گرام سبھا کی صدارت کرتا ہے۔ گرام سبھا گرام پنچایت کے کام کاج کی نگرانی رکھنے والی اور گاؤں کے ترقیاتی کاموں کو حتمی منظوری دینے والی 18 سال سے زائد عمر کے تمام رائے دہندگان کی سبھا (مجلس) ہوتی ہے۔

گرام پنچایت کے نظام میں گرام سبھا کی بڑی اہمیت ہے۔ مہاراشٹر میں گرام سبھا کے لیے سال میں کم از کم چار میٹنگیں منعقد کرنا قانونی طور پر لازمی ہے۔ ۲۶ جنوری، یکم مئی،

۱۵/اگست، اور ۲/اکتوبر کے دن گرام سبھا کی میٹنگیں ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ خصوصی سبھا بلانے کا اختیار سرپنچ کو ہوتا ہے۔ سرپنچ گرام سبھا کی میٹنگیں منعقد کرتا ہے۔ گرام سبھا سے پہلے خواتین کی سبھا منعقد کی جاتی ہے۔

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

- گاؤں میں حال ہی میں ہونے والی گرام سبھا کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- اپنے گاؤں کے سرپنچ کا انٹرویو لیجیے۔ اس کے ذریعے انھوں نے گاؤں میں جو کام کیے ہیں ان کی فہرست بنائیے۔

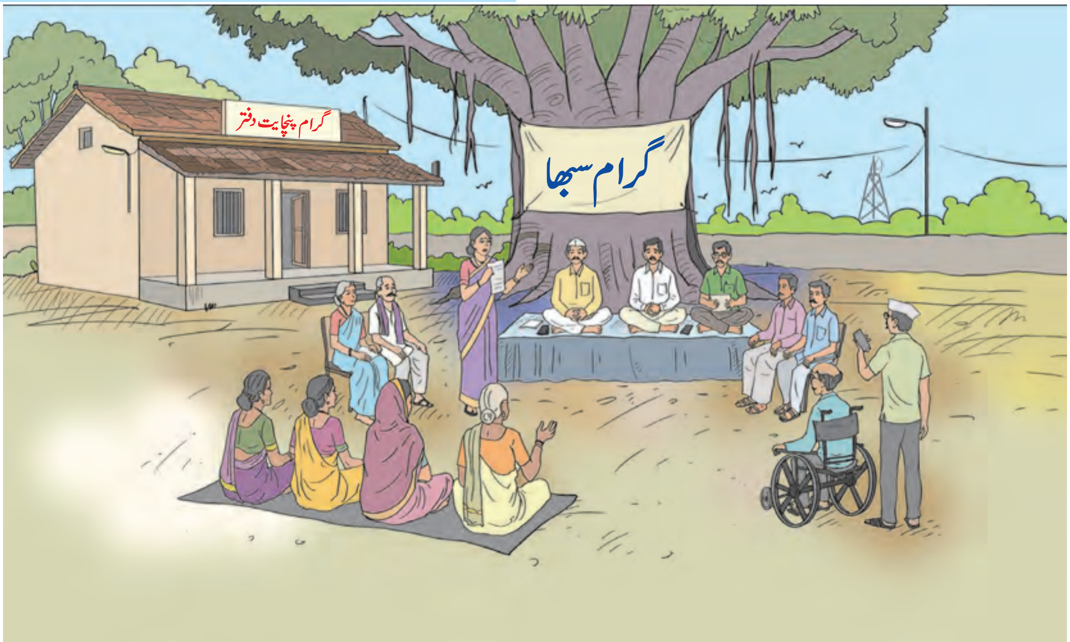

گرام سبھا کے کام

گرام پنچایت کی آمدنی و اخراجات کی جانچ کرنا اور انھیں منظوری دینا، سالانہ بجٹ منظور کرنا، پچھلے مالی سال کی رپورٹ اور رواں سال کے پروگراموں کا خاکہ طے کرنا۔ اس طرح کے کاموں پر گرام سبھا میں بحث ہوتی ہے اور فیصلے لیے جاتے ہیں۔ گرام سبھا کے تمام کام کاج کا ریکارڈ (اندراج) گرام پنچایت افسر کی جانب سے رجسٹر میں رکھا جاتا ہے۔

مقامی محصول، گھرپٹی، پانی پٹی اور مرکزی حکومت/ ریاستی حکومت/ضلع پریشد کی جانب سے ملنے والی امداد گرام پنچایت کی آمدنی کے اہم ذرائع ہیں۔ اس کے علاوہ بازار ٹیکس، پیشہ وارانہ ٹیکس اور گرام پنچایت کی ملکیت کے ذریعے ملنے والے کرایے سے سرمایہ کھڑا کیا جاتا ہے۔

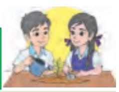

آئیے عمل کریں۔

اسکول میں فرضی گرام سبھا منعقد کیجیے۔

آئیے غور کریں۔

اگر آپ سرپنچ بن جائیں تو آپ کون سے کام کرنا پسند کریں گے؟

۴٫۳ پنچایت سمیتی

ایک تعلقہ کے تمام گاؤں پر مشتمل ایک ترقیاتی بلاک ہوتا ہے۔ اس ترقیاتی بلاک کا نظام دیکھنے والے ادارے کو 'پنچایت سمیتی' کہتے ہیں۔ گرام پنچایت اور ضلع پریشد کو جوڑنے والی اہم کڑی کے طور پر پنچایت سمیتی کام کرتی ہے۔ پنچایت سمیتی میں کم از کم ۱۵/اور زیادہ سے زیادہ ۴۵/اراکین ہوتے ہیں۔

پنچایت سمیتی کی تشکیل

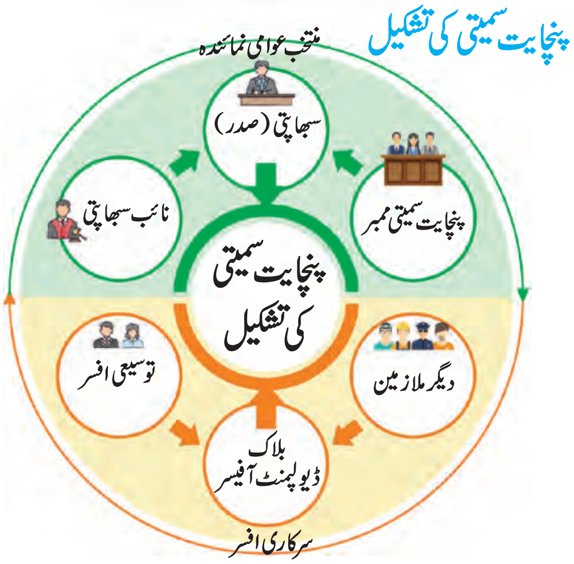

۴٫۳٫۱ پنچایت سمیتی سبھاپتی

پنچایت سمیتی کے منتخب اراکین اپنے میں سے ایک رکن کو سبھاپتی اور ایک کو نائب سبھاپتی کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔ پنچایت سمیتی کے سبھاپتی اور نائب سبھاپتی کی میعاد ڈھائی سال ہوتی ہے۔ پنچایت سمیتی کی میٹنگیں بلانا، میٹنگوں کی صدارت کرنا، میٹنگوں کو کنٹرول کرنا، ضلع پریشد کی جانب سے آئے ہوئے احکامات پر عمل درآمد کرنا اور پنچایت سمیتی کے کام کاج پر نگرانی رکھنا اس کے اہم فرائض ہیں۔ سبھاپتی کی غیر موجودگی میں نائب سبھاپتی اس کا کام کاج دیکھتا ہے۔

۴٫۳٫۲ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر

بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر پنچایت سمیتی کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے۔ مہاراشٹر میں ہر پنچایت سمیتی میں ایک بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کا انتخاب مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن کی جانب سے منعقد کیے جانے والے امتحانات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ تاہم تقرر مہاراشٹر حکومت کرتی ہے۔ وہ تعلقہ کے ترقیاتی منصوبوں اور فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کا کام کرتا ہے۔ اس کی نگرانی میں پنچایت سمیتی کا نظام کام کرتا ہے۔

۴٫۳٫۳ پنچایت سمیتی کے کام

- پنچایت سمیتی کے علاقے میں کاموں کی منصوبہ بندی کرنا۔
- ضلع پریشد کے دائرہ کار میں جاری کاموں کی نگرانی کرنا۔
- ضلع پریشد اور گرام پنچایتوں کے درمیان ہم آہنگی برقرار رکھنا۔
- تعلقے کے ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کرنا۔

یہ پنچایت سمیتی کے اہم کام ہیں۔ پنچایت سمیتی میں عمومی انتظامیہ، تعمیراتِ عامہ، خزانہ، زراعت، صحت، تعلیم، بہبودِ خواتین و اطفال اور سماجی بہبود وغیرہ کے محکمے ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے کام کی منصوبہ بندی اور کارروائی کی جاتی ہے۔ ضلع پریشد اور حکومت کے احکامات کے مطابق پنچایت سمیتی یہ کام کرتی ہے۔

پنچایت سمیتی کے پاس آمدنی کے خود کے آزاد ذرائع نہیں ہوتے۔ ضلع پریشد کے بجٹ میں پنچایت سمیتی کا بجٹ شامل ہوتا ہے۔ پنچایت سمیتی کے علاقے میں منصوبوں پر عمل درآمد کے لیے ضلع پریشد اور ریاستی حکومت کی جانب سے گرانٹ (امداد) دی جاتی ہے۔

آیئے تلاش کریں۔

- پنچایت سمیتی کے سبھاپتی کا انتخاب کون کرتا ہے؟
- بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر سے کیا مراد ہے؟

پنچایت سمیتی کی کمیٹیوں کے اہم کام

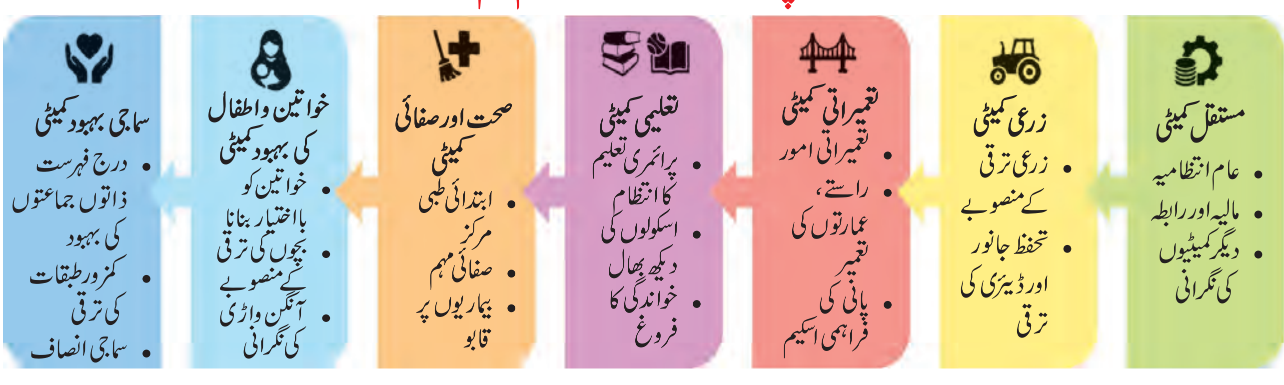

۴.۴ ضلع پریشد

ضلع پریشد مقامی حکومت کے اداروں کی ضلعی سطح پر کام کرنے والی اعلیٰ ترین اکائی ہے۔ مہاراشٹر میں فی الحال ۳۶ اضلاع ہیں۔ لیکن ضلع پریشدوں کی تعداد ۳۴ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ریاست کے ممبئی شہر اور ممبئی مضافات یہ دونوں اضلاع پوری طرح شہری آبادی والے ہونے کی وجہ سے وہاں ضلع پریشد نہیں ہے۔ ضلع پریشد میں بالغ حق رائے دہی کے طریقۂ کار کے مطابق انتخاب ہوتا ہے۔ ضلع پریشد میں کم از کم ۵۰ اور زیادہ سے زیادہ ۷۵ اراکین ہوتے ہیں۔ تمام پنچایت سمیتیوں کے سبھاپتی (صدور) ضلع پریشد کے بلحاظِ عہدہ اراکین ہوتے ہیں۔ اراکین کی مدتِ کار پانچ سال ہوتی ہے۔

۴.۴.۱ ضلع پریشد صدر

ضلع پریشد میں منتخب ہو کر آنے والے اراکین اپنے میں سے ایک کو صدر اور ایک کو نائب صدر کے طور پر منتخب کرتے ہیں۔ ان کی مدت ڈھائی سال ہوتی ہے۔ ضلع پریشد صدر کی غیر موجودگی میں نائب صدر اس کی ذمہ داریاں نبھاتا ہے۔ ضلع پریشد صدر، مستقل کمیٹی کا بلحاظِ عہدہ صدر ہوتا ہے۔

۴.۴.۲ چیف ایگزیکٹو آفیسر

ہر ضلع پریشد کے لیے ایک چیف ایگزیکٹو آفیسر ہوتا ہے۔ وہ ضلع پریشد کے انتظامی سربراہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ ضلع پریشد کی انتظامیہ پر اس کا کنٹرول ہوتا ہے۔ ضلع پریشد کا چیف ایگزیکٹو آفیسر انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (IAS) کا افسر ہوتا ہے۔ اس کا تقرر ریاستی حکومت کرتی ہے۔ ضلع پریشد کے کام کاج پر نگرانی رکھنا اور لیے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کرنا چیف ایگزیکٹو آفیسر کے اہم کام ہوتے ہیں۔

۴.۴.۳ ضلع پریشد کے کام

ضلع پریشد میں مستقل کمیٹی، مالیاتی کمیٹی، تعمیراتی کمیٹی، زرعی کمیٹی، سماجی بہبود کمیٹی، تعلیمی کمیٹی، محکمہ صحت کمیٹی، امورِ حیوانات و ڈیری کمیٹی، بہبود خواتین و اطفال کمیٹی اور انتظام و فراہمیِ آب کمیٹی جیسی کل ۱۰ کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ ان میں سے مستقل کمیٹی سب سے اہم کمیٹی ہوتی ہے۔ ہر کمیٹی کے لیے ایک صدر (سبھاپتی) منتخب کیا جاتا ہے۔ ضلع کی ترقی کے لیے ان کمیٹیوں کے ذریعے ضلع پریشد کام کرتی ہے۔ اس میں بنیادی طور پر ذیل کے کام شامل ہیں۔ پانی ٹیکس، جاترا ٹیکس، بازار ٹیکس یہ ضلع پریشد کی آمدنی کے ذرائع ہیں۔ اس کے علاوہ زمین کے محصول کے تناسب میں ایک مقررہ گرانٹ ریاستی حکومت ضلع پریشد کو دیتی ہے۔

ضلع پریشد کے محکمے اور اہم کام

کمیٹی	اہم کام
مستقل کمیٹی	۱۔ عمومی انتظامیہ، مالیات اور ہم آہنگی۔ ۲۔ دیگر کمیٹیوں کی نگرانی۔
مالیاتی کمیٹی	۱۔ ضلع پریشد کی آمدنی و اخراجات کا حساب رکھنا۔ ۲۔ آڈٹ کرنا۔
زرعی کمیٹی	۱۔ بیج، کھاد اور اوزاروں کی تقسیم۔ ۲۔ جدید زرعی ٹیکنالوجی کی تربیت۔
سماجی بہبود کمیٹی	۱۔ پسماندہ طبقات کے لیے مالی مدد۔ ۲۔ معذور اور بے سہارا لوگوں کے لیے منصوبے۔
تعلیمی کمیٹی	۱۔ پرائمری اسکولوں کی نگرانی اور انتظام۔ ۲۔ طلبہ میں اسکالرشپ اور یونیفارم کی تقسیم
امورِ حیوانات و ڈیری ترقی کمیٹی	۱۔ امورِ حیوانات کی ترقی کے منصوبے بنانا ۲۔ جانوروں کے شفاخانوں کی نگرانی۔
آبی انتظام و ترقی کمیٹی	۱۔ پینے کے صاف پانی کا انتظام کرنا۔ ۲۔ پانی حفاظت۔
تعمیراتی کمیٹی	۱۔ گاؤں کو جوڑنے والی سڑکیں اور چھوٹے پُل بنانا۔ ۲۔ پینے کے پانی کا انتظام کرنا۔
محکمہ صحت کمیٹی	۱۔ ابتدائی طبی مراکز (PHC) چلانا۔ ۲۔ متعدی بیماریوں پر کنٹرول اور ٹیکہ کاری۔
خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کمیٹی:	۱۔ خواتین کو بااختیار بنانا اور آنگن واڑی کی نگرانی۔ ۲۔ غذائیت بخش خوراک کی فراہمی۔

آیئے یہ کرکے دیکھیں۔

اپنے علاقے کی ضلع پریشد کی ویب سائٹ کا مشاہدہ کرکے ضلع پریشد کے طریقۂ کار کو سمجھیے۔

مقامی انتظامی ادارے : تقابلی جدول

جز	گرام پنچایت	پنچایت سمیتی	ضلع پریشد
سطح	گاؤں کی سطح	تعلقہ کی سطح	ضلع کی سطح
اراکین کی تعداد	۷ سے ۱۷	۱۵ سے ۴۵	۵۰ سے ۷۵
عہدیداران	سرپنچ، نائب سرپنچ	سبھاپتی، نائب سبھاپتی	صدر، نائب صدر
مدت کار	۵ سال - سرپنچ ۵ سال - رکن	۲.۵ سال - سبھاپتی ۵ سال - رکن	۲.۵ سال - صدر ۵ سال - رکن
انتخاب	ہر ۵ سال بعد	ہر ۵ سال بعد	ہر ۵ سال بعد
استعفیٰ	سرپنچ - سبھاپتی (پنچایت سمیتی) رکن - سرپنچ	سبھاپتی - صدر (ضلع پریشد) رکن - سبھاپتی (پنچایت سمیتی)	صدر - ڈویژنل کمشنر رکن - صدر (ضلع پریشد)
انتظامی افسر	گرام سیوک/گرام پنچایت افسر	بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر	چیف ایگزیکٹو آفیسر
میٹنگیں	ماہانہ (گرام سبھا سال میں ۴ مرتبہ)	مہینے میں ایک بار	۳ مہینے میں ایک بار

مشق

سوال ۱ درج ذیل مسائل اور انھیں حل کرنے والے افسران کی جوڑیاں بنائیے۔

کالم 'الف'	کالم 'ب'
الف) بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (BDO)	۱۔ گاؤں میں پیدائش و موت کا اندراج کرنا۔
ب) چیف ایگزیکٹو آفیسر (CEO)	۲۔ تعلقہ کے ترقیاتی کاموں کی نگرانی کرنا۔
ج) گرام پنچایت افسر	۳۔ ضلع پریشد کی جانب سے لیے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کرنا۔

سوال ۲ پہچانیے، میں کون ہوں؟

۱۔ گاؤں کا 'پہلا شہری'

....

۲۔ میں ضلع پریشد کے تمام انتظامی کام کاج دیکھتا ہوں۔

....

سوال ۳ آپ کیا کریں گے؟

صورتحال ۱ : آپ کے اسکول کے راستے میں بہت سے گڑھے پڑ گئے ہیں اور برسات میں وہاں پانی جمع ہوجاتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے آپ کسے خط لکھیں گے؟

الف) پولس اسٹیشن ب) گرام پنچایت

ج) بینک منیجر د) دیگر

مفت تقسیم کے لیے

آپ کا جواب اور وجہ:

....

....

....

....

....

صورتحال ۲ : ۲۵۰ آبادی والی بستی (واڑی) پر کیا 'گرام پنچایت' قائم کی جا سکتی ہے؟ اگر نہیں، تو وہاں نظامِ حکومت کا کون سا ادارہ کام کرے گا؟

آپ کا جواب اور وجہ:

....

....

....

....

....

سوال ۴ درج ذیل تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

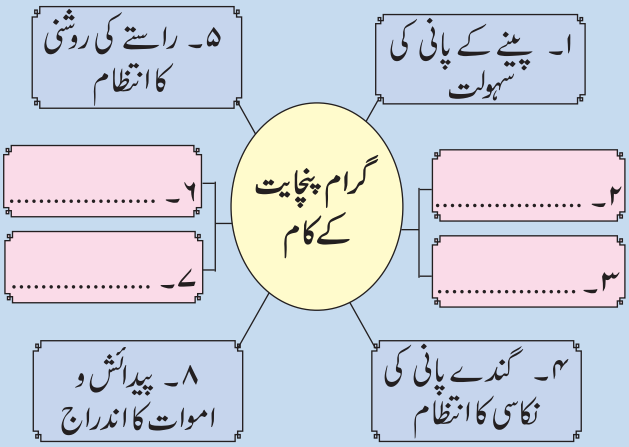

سوال ۵ درج ذیل رواں خاکہ مکمل کیجیے۔ (مہاراشٹر میں دیہی مقامی حکومت کی تین سطحی تشکیل)

سطح	عوامی نمائندہ سربراہ	انتظامی سربراہ
گرام پنچایت	....	....
پنچایت سمیتی	....	....
ضلع پریشد	....	....

سرگرمی

۱۔ اپنے علاقے میں حال ہی میں ہونے والے ترقیاتی کاموں کی معلومات حاصل کیجیے اور جماعت میں اس پر بات چیت کیجیے۔

۲۔ علاقے میں ہونے والے ترقیاتی کاموں سے ماحولیات کا تحفظ ہوا ہے یا نقصان، اس موضوع پر جماعت میں دو گروہ بنا کر بات چیت کیجیے۔

۳۔ قدیم بھارت میں جدید دور کی گرام پنچایت جیسے مزید کون سے ادارے قائم تھے، اسے تلاش کیجیے اور کمرۂ جماعت میں اس پر بات چیت کیجیے۔

مثال:

- جنپد
- مہاتما بسویشور کے دور کا 'انو بھومنٹپ'
- کوٹلیہ کی معاشی انتظامی تشکیل

****

۵ شہری مقامی انتظامی ادارے

۵ء۱ نگر پنچایت	۵ء۳ کارپوریشن
۵ء۲ نگر پریشد	۵ء۴ کنٹونمنٹ بورڈ

گزشتہ سبق میں ہم نے دیہی علاقوں کے مقامی انتظامی حکومت کے اداروں کا مطالعہ کیا۔ اس سبق میں ہم شہری سطح کے انتظامی حکومت کی تشکیل اور کاموں کو سمجھیں گے۔ شہری مقامی انتظامی حکومت کے اداروں میں نگر پنچایت، نگر پریشد، میونسپل کارپوریشن اور کنٹونمنٹ بورڈ شامل ہیں۔

شہرکاری کی وجہ سے ہمارے ملک میں شہروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ آیئے، شہر کے نظامِ حکومت اور انتظامیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

آیئے بات چیت کریں۔

شہروں کو درپیش مسائل پر آیئے بات چیت کیجیے۔

۵ء۱ نگر پنچایت

جب کسی دیہی آبادی کی شہرکاری شروع ہونے لگتی ہے، تب ریاستی حکومت اس آبادی کے لیے نگر پنچایت قائم کرتی ہے۔ نگر پنچایت ایک شہری مقامی نظام حکومت کا ادارہ ہے۔ گیارہ ہزار سے زائد اور پچیس ہزار سے کم آبادی والے شہروں میں نگر پنچایت قائم کی جاتی ہے۔ نگر پنچایت کے قیام میں آبادی سب سے اہم شرط ہے۔

۵ء۱ء۱ نگر پنچایت کی تشکیل

نگر پنچایت کے اراکین کا انتخاب بالغ اور خفیہ رائے دہی کے طریقے سے ہوتا ہے۔ نگر پنچایت کے اراکین کے انتخاب کے لیے وارڈ بنائے جاتے ہیں۔ ان وارڈز سے اراکین منتخب کیے جاتے ہیں۔ صدر کا انتخاب براہ راست عوام کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ نگر پنچایت میں ۱۷ اراکین ہوتے ہیں۔ خواتین اور محروم طبقات کے لیے کچھ نشستیں محفوظ ہوتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاراشٹر میں کل ۱۴۶ نگر پنچایتیں ہیں۔ سب سے زیادہ نگر پنچایتیں ناگپور ڈویژن میں ہیں۔

نگر پنچایت کے سربراہ کو 'صدر' کہتے ہیں۔ صدر براہ راست عوام سے منتخب ہوتا ہے۔ اس کی مدت کار ۵ سال ہوتی ہے۔ نگر پنچایت کے تمام کام اس کی صدارت میں انجام پاتے ہیں۔

شہری حکومتی ادارے

- میونسپل کارپوریشن: میئر، ڈپٹی میئر، کمشنر
- کنٹونمنٹ بورڈ: صدر، نائب صدر، ایگزیکیوٹو افسر
- نگر پریشد: صدر، نائب صدر، چیف افسر
- نگر پنچایت: صدر، نائب صدر، ایگزیکیوٹو افسر

نگر پنچایت کی تشکیل

نگر پنچایت

۱۱,۰۰۰ سے ۲۵,۰۰۰ آبادی والے شہروں میں قیام

عوامی نمائندے

صدر
- براہ راست عوام کے ذریعے انتخاب۔
- ۵ سال مدت کار۔
- نگر پنچایت کے اجلاس کی صدارت

نائب صدر
- منتخب اراکین میں سے انتخاب۔
- ۵ سال مدت کار۔
- صدر کی غیر موجودگی میں کام کاج سنبھالنا

نگر سیوک
- براہ راست عوام سے وارڈ کے لحاظ سے انتخاب۔
- وارڈز کی تعداد آبادی پر منحصر۔
- ۵ سال مدت کار۔

نامزد اراکین
- خصوصی علم یا تجربہ رکھنے والے افراد۔
- صدر کے ذریعے انتخاب۔
- محدود تعداد۔

انتظامیہ (سرکاری محکمہ)

ایگزیکٹو آفیسر
- ریاستی حکومت کے ذریعے تقرری، انتظامی سربراہ۔
- نگر پنچایت کے فیصلوں پر عمل درآمد کروانا۔

ملازمین
- مختلف محکموں کے ملازمین مثلاً صحت، آب فراہمی، روزمرہ کا کام کاج دیکھنا وغیرہ۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

درج ذیل تصویر میں نگر پریشد اور نگر پنچایت کے کام دکھائے ہوئے ہیں۔ ان کے نام لکھیے۔

نگر پنچایت اپنے دائرۂ کار میں مختلف ٹیکس لگاتی ہے۔ نگر پنچایت اپنے تمام کام ان حاصل شدہ ٹیکسوں سے کرتی ہے۔ اس کے علاوہ انھیں کچھ سرکاری گرانٹ (امداد) بھی ملتی ہے۔

۲ء۵ نگر پریشد (میونسپلٹی)

نگر پریشد کا قیام ۲۵ ہزار سے زائد آبادی والے شہروں میں کیا جاتا ہے۔ آبادی کے معیار پر نگر پریشدوں کو 'الف'، 'ب' اور 'ج' درجات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

نگر پریشد (شہری مقامی انتظامی ادارہ)

۲۵,۰۰۰ سے ۳,۰۰,۰۰۰ آبادی والے شہروں میں قیام

عوامی نمائندے

صدر
براہِ راست عوام کے ذریعے انتخاب۔ نگر پریشد کا سربراہ۔

نائب صدر
نگر سیوکوں میں سے انتخاب۔
صدر کی غیر موجودگی میں کام کاج۔

نگر سیوک
ہر وارڈ سے منتخب ہونے والے اراکین

مختلف کمیٹیاں
مستقل، صحت، تعمیرات، آب فراہمی، تعلیم وغیرہ۔

انتظامیہ (سرکاری محکمہ)

چیف آفیسر
ریاستی حکومت کے ذریعے تقرری۔ انتظامی سربراہ۔

عملہ / ملازمین
روزمرہ کام کاج انجام دینا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مہاراشٹر میں کل ۲۴۸ نگر پریشد ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ ۵۰ نگر پریشدیں پونہ اور ۴۹ چھترپتی سنبھاجی نگر ڈویژن میں ہیں۔ امراوتی میں ۴۱، ناشک میں ۴۵، ناگپور میں ۴۱ جبکہ کوکن ڈویژن میں ۲۲ نگر پریشد ہیں۔ حوالہ: (https://mahadma.maharashtra.gov.in/)

۱ء۲ء۵ نگر پریشد کی تشکیل

نگر پریشد میں خفیہ اور بالغ رائے دہی کے طریقے سے اراکین منتخب کیے جاتے ہیں۔ انھیں کونسلر کہا جاتا ہے۔ نگر پریشد کی مدت کار پانچ سال ہوتی ہے۔ نگر پریشد کے اراکین کی تعداد کم از کم 17 اور زیادہ سے زیادہ 38 ہوتی ہے۔

نگر پنچایت اور نگر پریشد کے کام

اہم قسم	کام کی نوعیت	تفصیل	
۱۔ لازمی کام	صحت	۱۔ شہر کی صفائی برقرار رکھنا اور صحت عامہ کی خدمات فراہم کرنا۔ ۲۔ عوامی اسپتال تعمیر کرکے لوگوں کو طبّی سہولیات فراہم کرنا۔ ۳۔ متعدی بیماریوں پر کنٹرول کرنا۔	۴۔ عوامی مقامات کی صفائی اور کچرے کا انتظام کرنا۔ ۵۔ شہر کے گندے پانی کی نکاسی اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا۔ ۶۔ شہر میں صحت سے متعلق بیداری پیدا کرنا۔
	تعلیم	۱۔ پرائمری تعلیم کا انتظام کرنا۔ ۲۔ سماج کے محروم طبقات کو تعلیم کے دھارے میں لانے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا انعقاد۔	۳۔ ضرورت کے مطابق نئے اسکول جاری کرنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا۔ ۴۔ پیشہ ورانہ تعلیم کی تربیت دینا۔
	دیگر	۱۔ سڑکیں اور اسٹریٹ لائٹ کا انتظام کرنا۔ ۲۔ شہریوں کی پیدائش اور موت (نیز شادی) کا اندراج رکھنا۔	۳۔ مختلف قسم کے ٹیکس وصول کرنا۔ ۴۔ شہر میں شمشان گھاٹ اور قبرستان کا انتظام کرنا۔
۲۔ اختیاری کام		۱۔ عوامی باغات اور پارک تیار کرنا اور ان کا انتظام کرنا۔ ۲۔ جمخانہ اور دھرم شالہ تعمیر کرنا۔ ۳۔ کھیل کے میدان مہیا کرنا۔	۴۔ غریبوں کے لیے گھر بنانا۔ ۵۔ روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔

۵ء۲ء۲ صدر بلدیہ

نگر پریشد کے سربراہ کو صدر بلدیہ کہتے ہیں۔ اس کا انتخاب براہ راست عوام کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس کی مدت کار پانچ سال ہوتی ہے۔ صدر بلدیہ شہر کا پہلا شہری ہوتا ہے۔ نگر پریشد کے تمام اجلاس کی صدارت صدر بلدیہ کرتا ہے۔ نگر پریشد کی مالیاتی انتظامیہ پر صدر بلدیہ نظر رکھتا ہے۔ اس کی غیر موجودگی میں نائب صدر بلدیہ اس کا کام کاج سنبھالتا ہے۔ نگر پریشد میں منتخب اراکین میں سے ہی نائب صدر کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

۵ء۲ء۳ ایگزیکٹو آفیسر:

نگر پریشد کا انتظامی سربراہ ایگزیکٹو آفیسر ہوتا ہے۔ یہ ریاستی حکومت کا افسر ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب ریاستی پبلک سروس کمیشن کے امتحانات کے ذریعے ہوتا ہے۔ نگر پریشد کے انتظامی کاموں کی ذمے داری اس پر ہوتی ہے۔

۵ء۲ء۴ نگر پریشد کی آمدنی کے ذرائع

نگر پریشد کی آمدنی کے اپنے آزاد ذرائع ہیں۔ نگر پریشد اپنے علاقے میں مختلف ٹیکس لگاتی ہے۔ نگر پریشد زمین اور عمارتوں، درآمدی مال، پیشے، گھروں، تجارت، ملازمت، تھیٹر، سینما گھروں، آب فراہمی، اسٹریٹ لائٹ وغیرہ پر ٹیکس لگاتی ہے۔ نگر پریشد کے اخراجات بنیادی طور پر ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے چلتے ہیں۔ اس کے علاوہ، نگر پریشد کو ریاستی حکومت کی طرف سے مالی امداد اور گرانٹ ملتی ہے۔

۵ء۳ میونسپل کارپوریشن (مہانگر پالیکا)

میونسپل کارپوریشن ایک شہری مقامی انتظامی حکومت کا ادارہ ہے۔ جس شہر کی آبادی تین لاکھ سے زیادہ ہو اور شہر کی آمدنی کم از کم ۲ کروڑ ہو، ایسے شہروں کے لیے میونسپل کارپوریشن قائم کی جاتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن قائم کرنے کا اختیار مہاراشٹر حکومت کو ہے۔ ممبئی مہاراشٹر کی پہلی میونسپل کارپوریشن ہے۔ اس وقت مہاراشٹر میں کل ۲۹ میونسپل کارپوریشن ہیں۔

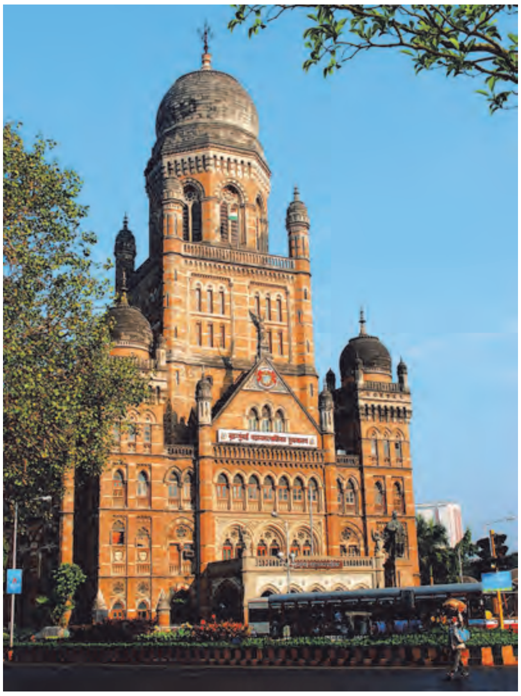

ممبئی عظمیٰ میونسپل کارپوریشن

۵ء۳ء۱ میونسپل کارپوریشن کی تشکیل

مہانگر پالیکا کے اراکین کی تعداد شہر کی آبادی کے لحاظ سے طے ہوتی ہے۔ ہر مہانگر پالیکا کے اراکین کی تعداد ریاستی الیکشن کمیشن طے کرتا ہے۔ اراکین کی تعداد طے ہونے کے بعد آبادی کے تناسب سے شہر کو مختلف وارڈز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ فی الحال مہاراشٹر میں چار رکنی وارڈ نظام ہے۔ صرف ممبئی میونسپل کارپوریشن میں ایک رکنی وارڈ ہیں۔

میونسپل کارپوریشن میں کم از کم اراکین کی تعداد ۶۵ ہے۔ ممبئی مہانگر پالیکا میں سب سے زیادہ ۲۲۷ اراکین ہیں۔ وارڈ سے منتخب ہونے والے رکن کو کارپوریٹر (نگر سیوک) کہا جاتا ہے۔ کارپوریٹرز کا انتخاب بالغ اور خفیہ رائے دہی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ کارپوریٹر کی مدتِ کار پانچ سال ہوتی ہے۔

میونسپل کارپوریشن کی مدتِ کار پانچ سال ہوتی ہے۔ مدت ختم ہونے سے پہلے ریاستی حکومت میونسپل کارپوریشن کو تحلیل کرسکتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے تحلیل ہونے یا مدت ختم ہونے کی صورت میں اگلے چھے ماہ کے اندر انتخابات ہونا لازمی ہوتا ہے۔

میونسپل کارپوریشن کی ساخت

میونسپل کارپوریشن
۳ لاکھ اور اس سے زیادہ آبادی والے شہروں میں قیام

عوامی نمائندے

میئر
شہر کا پہلا شہری۔
کارپوریٹرز میں سے
انتخاب۔اجلاس کا صدر۔

ڈپٹی میئر
میئر کی غیر موجودگی میں کام کاج۔

کارپوریٹر
ہر وارڈ سے براہ راست
عوام کے ذریعے انتخاب

مختلف کمیٹیاں
مستقل، ٹرانسپورٹ، صحت، تعلیم، قانون وغیرہ

انتظامیہ (سرکاری محکمہ)

میونسپل کمشنر
ریاستی حکومت کے ذریعے تقرری۔
آئی اے ایس افسر

ایڈیشنل / ڈپٹی کمشنر
ریاستی حکومت کے ذریعے تقرری۔ آئی اے ایس افسر

محکمہ سربراہ
سٹی انجینئر، ہیلتھ آفیسر، چیف اکاؤنٹس اینڈ فنانس آفیسر،
ایجوکیشن آفیسر، چیف فائر آفیسر وغیرہ۔

عملہ / ملازمین
روزمرہ کام کاج انجام دینا۔

میونسپل کارپوریشن کے صدر کو 'میئر' اور نائب صدر کو 'ڈپٹی میئر' کہا جاتا ہے۔ میئر شہر کا پہلا شہری ہوتا ہے۔ میئر اور ڈپٹی میئر کی مدتِ کار ڈھائی سال ہوتی ہے۔ مدت ختم ہونے سے پہلے وہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتے ہیں۔

۵ء۳ء۲ میونسپل کمشنر

میونسپل کارپوریشن کا چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر (انتظامی سربراہ) کمشنر ہوتا ہے۔ اس کی رہنمائی میں میونسپل کارپوریشن کا سارا کام کاج چلتا ہے۔ میونسپل کمشنر کی تقرری ریاستی حکومت کرتی ہے۔ کمشنر کے عہدے کا افسر انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (IAS) کا افسر ہوتا ہے۔ شہر کے انتظامیہ کی بنیادی ذمے داری میونسپل کمشنر پر ہوتی ہے۔

۵ء۳ء۳ میونسپل کارپوریشن کے کام

میونسپل کارپوریشن کے کاموں کو لازمی اور اختیاری کاموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

لازمی کام	اختیاری کام
شہر کی فراہمی آب اور گندے پانی کی نکاسی کا انتظام کرنا۔	شہر میں باغات تعمیر کرنا۔
بجلی کی فراہمی، سڑکوں کی تعمیر اور مرمت، شہر کی صفائی، اسپتالوں کا انتظام کرنا۔	لائبریری، تھیٹر، اسٹیڈیم، عجائب گھر تعمیر کرنا۔
شمشان گھاٹ-قبرستان کا انتظام اور پیدائش-موت کا اندراج رکھنا۔	شہر میں تفریح کے ذرائع مہیا کرنا۔

صحت اور پرائمری تعلیم کی سہولت فراہم کرنا۔	سڑک کے دونوں جانب اور دیگر مقامات پر شجرکاری کرنا، شہر کی خوبصورتی بڑھانا۔
متعدی بیماریوں پر قابو پانا۔	عوامی لائبریریاں قائم کرنا، وغیرہ کام۔
شہر کے ٹرانسپورٹ کا انتظام کرنا۔	میلے اور نمائشیں منعقد کرنا، آوارہ جانوروں کا مناسب انتظام کرنا۔
بوسیدہ خطرناک عمارتوں سے لوگوں کی حفاظت کرنا۔	دیگر کام

۵ء۳ء۴ میونسپل کارپوریشن کی مختلف کمیٹیاں

مہانگر پالیکا مختلف کمیٹیوں کے ذریعے کام کرتی ہے۔

- مثلاً مستقل کمیٹی، تعلیمی کمیٹی، ٹرانسپورٹ کمیٹی، پبلک ہیلتھ کمیٹی، قانون کمیٹی، پبلک ورکس کمیٹی اور بازار کمیٹی وغیرہ۔

مستقل کمیٹی میونسپل کارپوریشن کی سب سے اہم کمیٹی ہے۔

۵ء۳ء۵ میونسپل کارپوریشن کی آمدنی کے ذرائع

میونسپل کارپوریشن کی آمدنی کے دو ذرائع ہیں:

۱۔ میونسپل کارپوریشن براہِ راست ٹیکس لگا کر آمدنی حاصل کرتی ہے۔ براہ راست ٹیکس میں پراپرٹی ٹیکس، ٹرانسپورٹ ٹیکس، تفریح اور اشتہارات پر ٹیکس، پانی پٹی وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ بالواسطہ آمدنی میں فیس، جرمانے کی وصولی اور سرکاری گرانٹ و مالی امداد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مفادِ عامہ کے منصوبوں کے لیے حکومت کی منظوری سے قرض لینے کا حق بھی حاصل ہے۔

۵ء۴ چھاؤنی بورڈ (Cantonment Board)

چھاؤنی بورڈ شہری انتظامیہ کی ایک قسم ہے۔ ۱۹۲۴ء میں چھاؤنی بورڈز کا قیام عمل میں آیا۔ جس جگہ فوجی چھاؤنی ہوتی ہے وہاں عام شہریوں کی آبادی بھی ہوتی ہے۔ ایسے فوجی علاقوں میں شہریوں کو سہولیات فراہم کرنے اور ان کی شہری ضروریات پوری کرنے کے لیے چھاؤنی بورڈ قائم کیا گیا۔

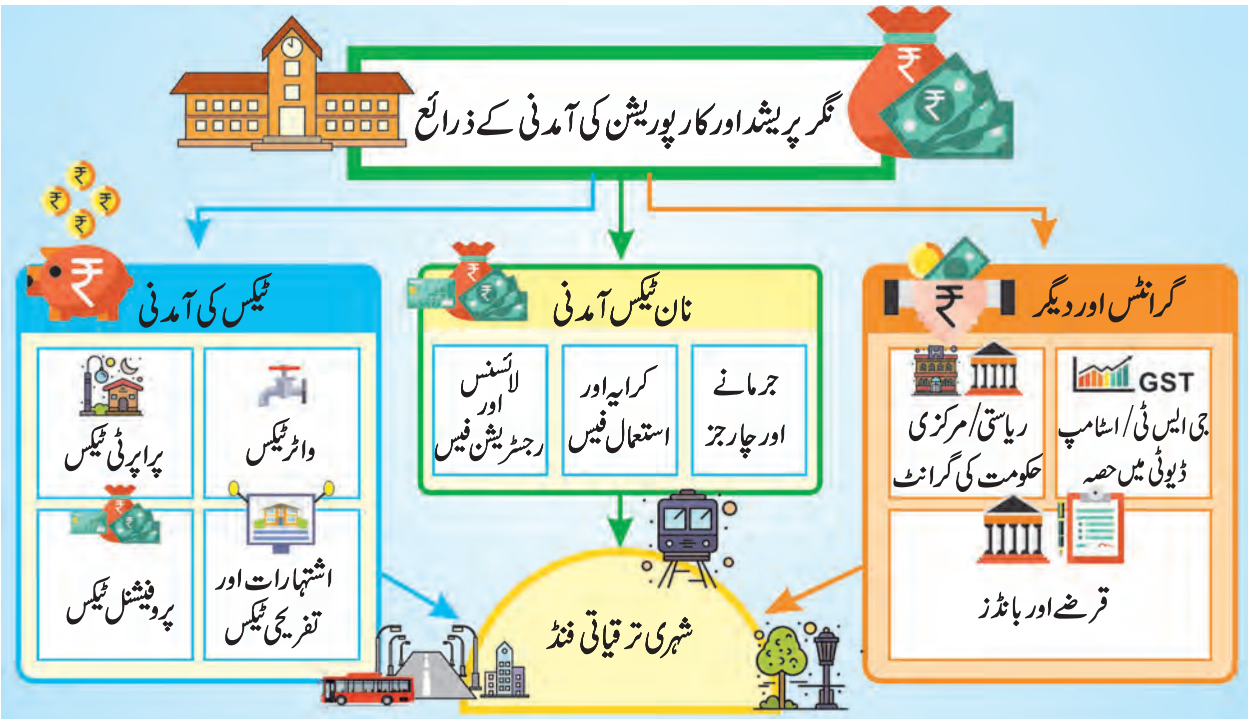

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارت میں کل ۶۲ چھاؤنی بورڈ موجود ہیں۔ ان میں سے ۷ چھاؤنی بورڈ مہاراشٹر میں ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں: کھڑکی، پونہ کیمپ، دیہو روڈ (پونہ)، بھنگار (اہلیانگر)، دیولالی (ناشک)، چھترپتی سنبھاجی نگر اور کامٹی (ناگپور)۔

بھارت کے تمام چھاؤنی بورڈز حکومت ہند کی وزارتِ دفاع کے تحت ہوتی ہیں۔مختلف چھاؤنی بورڈز میں اراکین کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ چھاؤنی بورڈ کا انتظامی سربراہ مرکزی حکومت کا مقرر کردہ ایگزیکٹو آفیسر ہوتا ہے۔ چھاؤنی بورڈ کی آبادی کے لحاظ سے وارڈ بنائے جاتے ہیں۔ان وارڈز سے عوام کے ذریعے منتخب کردہ نمائندے چھاؤنی بورڈ کے ممبر ہوتے ہیں۔ ان کی مدتِ کار ۵ سال ہوتی ہے۔اس کے علاوہ اتنی ہی تعداد میں حکومت کے نامزد کردہ فوجی افسران ہوتے ہیں۔

چھاؤنی کا چیف ملٹری آفیسر (اسٹیشن کمانڈر) چھاؤنی بورڈ کا باقاعدہ صدرنشین ہوتا ہے۔ چھاؤنی بورڈ کا نائب صدر شہری علاقے کے عوام کا نمائندہ ہوتا ہے۔

۵ء۴ء۱ چھاؤنی بورڈ کی خصوصیات

- حکومت ہند کی وزارت دفاع کی جانب سے چھاؤنی بورڈ کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔
- مرکز کے ماتحت کام کرنے والا چھاؤنی بورڈ واحد مقامی انتظامی حکومت کا ادارہ ہے۔
- چھاؤنی بورڈز کو اخراجات کے لیے ضروری مالی امداد، وزارتِ دفاع کی جانب سے دی جاتی ہے۔
- فوجیوں اور ان کے ساتھ چھاؤنی میں رہنے والے عام شہریوں کو ضروری خدمات فراہم کرتا ہے۔
- فوجی اڈے والے علاقے کا انتظامی کام کاج دیکھتا ہے۔

۵ء۴ء۲ چھاؤنی بورڈ کے کام

- فوجی اور شہری آبادی والے علاقوں کا مقامی انتظام دیکھنا۔
- چھاؤنی کے علاقے میں تعلیم،صحت، بازار، پانی کی فراہمی، سڑکیں وغیرہ کا انتظام کرنا۔
- اسٹریٹ لائٹس، باغات، صاف صفائی جیسی بنیادی سہولیات فراہم کرنا۔

چھاونی بورڈ کی ساخت : درجات اور اراکین کی تعداد

درجہ	آبادی کا پیمانہ	کل اراکین	اراکین کی ساخت: منتخب اراکین		اراکین کی ساخت: نامزد اراکین
پہلا درجہ (I)	۵۰،۰۰۰ سے زیادہ	۱۵	۷ منتخب	+	۸ نامزد/ بلحاظ عہدہ
دوسرا درجہ (II)	۱۰،۰۰۰ سے ۵۰،۰۰۰	۱۵	۷ منتخب	+	۸ نامزد/ بلحاظ عہدہ
تیسرا درجہ (III)	۲،۵۰۰ سے ۱۰،۰۰۰	۹	۴ منتخب	+	۵ نامزد/ بلحاظ عہدہ
چوتھا درجہ (IV)	۲،۵۰۰ سے کم	۳	۱ منتخب	+	۲ نامزد/ بلحاظ عہدہ

اہم نوٹ: چھاونی بورڈ میں فوجی انتظامیہ کا غلبہ برقرار رکھنے کے لیے نامزد/ باقاعدہ عہدہ اراکین کی تعداد ہمیشہ منتخب اراکین سے ایک زیادہ ہوتی ہے۔

- بچوں کی تعلیم کے لیے چھاؤنی علاقے میں اسکول چلانا اور تعلیمی سہولیات مہیا کرنا۔
- فائر بریگیڈ کا انتظام کرنا۔
- اسپتال، ٹیکہ کاری مہم وغیرہ کا انتظام کرنا۔
- سڑک کنارے درخت لگانا اور ان کی دیکھ بھال کرنا۔
- مقامی ٹیکس جمع کرنا اور ان ٹیکسوں سے شہریوں کے لیے سہولیات کا انتظام کرنا۔

چھاونی بورڈ کی آمدنی کے ذرائع

- چھاؤنی علاقے میں براہ راست ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی۔
- مرکزی حکومت اور مرکزی وزارت دفاع کی جانب سے مالی امداد۔

مشق

سوال ۱ نیچے دی ہوئی تصاویر کا مشاہدہ کرکے آپ کے آس پاس سہولیات مہیا کرنے والی متعلقہ حکومتی کمیٹی کون سی ہے، لکھیے۔

یہ سہولت پہنچانے والا محکمہ

....

یہ سہولت پہنچانے والا محکمہ

....

یہ سہولت پہنچانے والا محکمہ

....

یہ سہولت پہنچانے والا محکمہ

....

سوال۲ پہچانیے میں کون ہوں؟

۱۔ آبادی کم ہے لیکن شہرکاری شروع ہو چکی ہے، میں کون ہوں؟

....

۲۔ میرے بغیر نگر پریشد کا بجٹ منظور نہیں ہو سکتا، میں کون ہوں؟

....

۳۔ میں بڑے شہر کی 'انتظامی ریڑھ کی ہڈی' ہوں، میری تقرری ریاستی حکومت کرتی ہے، میں کون ہوں؟

....

سوال ۳ درج ذیل تصوراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

حکومتی ادارہ	اہم نمائندہ عہدیدار	انتظامی افسر
نگر پنچایت	صدر	....
....	....	چیف آفیسر
....	میئر	....

سوال۴ ایک 'مثالی شہر' کا خاکہ بنائیے۔ جس میں شہری مقامی ادارے کے ذریعے فراہم کردہ کم از کم ۵ سہولیات واضح ہوں۔

(جیسے سائیکل ٹریک، شمسی توانائی کے بلب، کچرا الگ کرنے کا مرکز، باغ، پینے کے پانی کی سہولت وغیرہ)

سوال ۵ اپنے شہر کو 'اسمارٹ اور صاف شہر' بنانے کے لیے کم از کم ۴ نعرے (اسلوگن) تیار کیجیے۔

مثال: 'شہر گھر ہے ہمارا، اسے صاف رکھنا فرض ہے ہمارا'

آپ کے نعرے:

۱۔ ....

۲۔ ....

۳۔ ....

۴۔ ....

سرگرمی:

۱۔ اپنے علاقے کے عوامی باغات کی موجودہ صورتِ حال دیکھ کر لکھیے کہ وہاں کن نئی سہولیات کی ضرورت ہے۔

۲۔ کیا شہر کی عوامی دیواروں پر مقامی انتظامیہ نے صفائی کا پیغام دینے والی تصویریں بنائی ہیں؟ ان کا مشاہدہ کیجیے اور لکھیے کہ ان میں کیا پیغام دیا گیا ہے۔

***

٦ ضلع انتظامیہ

٦.١ ضلع انتظامیہ کا تعارف	٦.٣ ضلع پولس انتظامیہ : ساخت، کام، اختیارات
٦.٢ ضلع محکمہ محصول : ساخت، کام اختیارات	٦.٤ ضلعی عدالتی انتظامیہ : تشکیل اور کام

''بچو! تصوّر کیجیے کہ ہم ایک بہت بڑے جہاز پر ہیں۔

اس جہاز پر ہزاروں لوگ ہیں۔ کسی کو بھوک لگی ہے، کسی کو اسپتال جانا ہے، تو کسی کو کھیلنے کے لیے محفوظ جگہ چاہیے۔ اب مجھے بتائیے، اتنے بڑے جہاز پر گڑبڑ نہ ہو اس کے لیے کسی کی تو ضرورت ہوگی نا؟'' اسی لیے جہاز پر کیپٹن ہوتے ہیں۔ یہ کیپٹن جہاز کے سربراہ ہوتے ہیں اور کوئی بھی مسئلہ پیدا ہونے پر وہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے اسے حل کرتے ہیں۔ جہاز کو محفوظ طریقے سے اپنی مطلوبہ منزل تک پہنچانے کے لیے 'کیپٹن' کا کردار انتہائی اہم ہوتا ہے۔

ہمارا ضلع بالکل اسی 'جہاز' کی طرح ہے اور ضلع کے ضلع کلکٹر اس کے 'کیپٹن' ہیں!

سانگلی ضلع کلکٹر آفس

٦.١ ضلع انتظامیہ کا تعارف

مختلف اضلاع سے مل کر بھارت کی ریاستیں بنی ہیں۔

ضلع انتظامیہ کی تشکیل

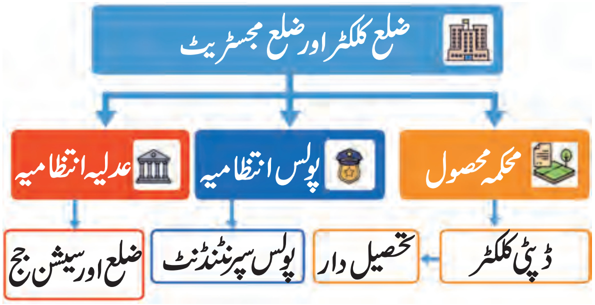

ضلع کا اپنا ایک آزاد انتظامی ڈھانچہ ہوتا ہے، اسے ہی ضلع انتظامیہ کہتے ہیں۔ ضلع کو انتظامیہ کا ایک اہم حصہ مانا جاتا ہے۔ ضلع انتظامیہ ریاستی انتظامیہ اور مقامی نظام حکومت کے اداروں کے درمیان ایک اہم کڑی ہے۔ محصول (ریونیو) جمع کرنا، زرعی آبپاشی، عوامی فلاحی کام، ہنگامی حالات کے کام، سستے اناج کی تقسیم، انتخابات کا انعقاد اور مقامی نظام حکومت کے اداروں کے کام کاج پر نگرانی رکھنے کی ذمے داری وغیرہ ضلع انتظامیہ کے کام ہوتے ہیں۔

ضلع کلکٹر ضلع انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ انتظامی نظام کے ایک اہم جز کے طور پر ضلع کو دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح کے بنیادی انتظامی نظام کے ذریعے چلنے والے تمام عوامی معاملات کا انتظام ہی ضلع انتظامیہ ہے۔ ضلع انتظامیہ کے مختلف محکموں کی معلومات درج ذیل ہیں۔

٦.٢ ضلع محکمہ محصول (ریونیو) : ساخت، کام، اختیارات

ضلع محکمہ محصول ضلع انتظامیہ کا ایک اہم محکمہ ہے، جس میں

ضلع کلکٹر، ڈپٹی کلکٹر، سب ڈویژنل آفیسر، تحصیل دار، نائب تحصیل دار، سرکل آفیسر (منڈل ادھیکاری) اور گاؤں کا ریونیو آفیسر (تلاٹھی) شامل ہوتے ہیں۔ یہ نظام زمین، ریونیو انتظامیہ، امن و امان، شہریوں کے کام، قدرتی آفات کا انتظام اور امدادی کارروائیوں جیسی اہم ذمے داریاں سنبھالتا ہے۔

ضلع محکمہ محصول : ساخت

۱۔ ضلع کلکٹر	ضلع کا چیف ریونیو آفیسر
۲۔ ڈپٹی کلکٹر	ضلع کلکٹر کی مدد کرتے ہیں۔
۳۔ تحصیل دار	تعلقہ کا چیف ریونیو آفیسر۔
۴۔ نائب تحصیل دار	تحصیل دار کی مدد کرتے ہیں۔
۵۔ سرکل آفیسر / سرکل انسپکٹر	کئی گاؤوں کے گروہ پر نگرانی کرتے ہیں۔
۶۔ تلاٹھی	گاؤں کا ریونیو آفیسر۔
۷۔ کوتوال:	تلاٹھی کی مدد کرتے ہیں۔

۱ء۲ء۶ ضلع کلکٹر

ضلع کلکٹر انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس کا افسر ہوتا ہے۔ وہ ضلع کی انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب یونین پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہوتا ہے لیکن اس کی تقرری ریاستی حکومت کرتی ہے۔ دیگر تمام کام انجام دینے کے ساتھ ساتھ اسے امن و امان برقرار رکھنا اور اراضی محصول (زمین کا لگان) جمع کرنے جیسے انتہائی اہم کام بھی انجام دینے پڑتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی اور قومی سطح کی مختلف فلاحی اسکیموں پر عمل درآمد کرنے کے اختیارات بھی ضلع کلکٹر کے پاس ہوتے ہیں۔

تحصیل دار:

ضلع مختلف چھوٹی سب ڈویژن سے مل کر بنا ہوتا ہے جسے تعلقہ کہتے ہیں۔ تحصیل دار تعلقہ انتظامیہ کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ تعلقہ کے تحت آنے والے تمام گاؤں، دیہات اور تعلقہ ہیڈکوارٹر

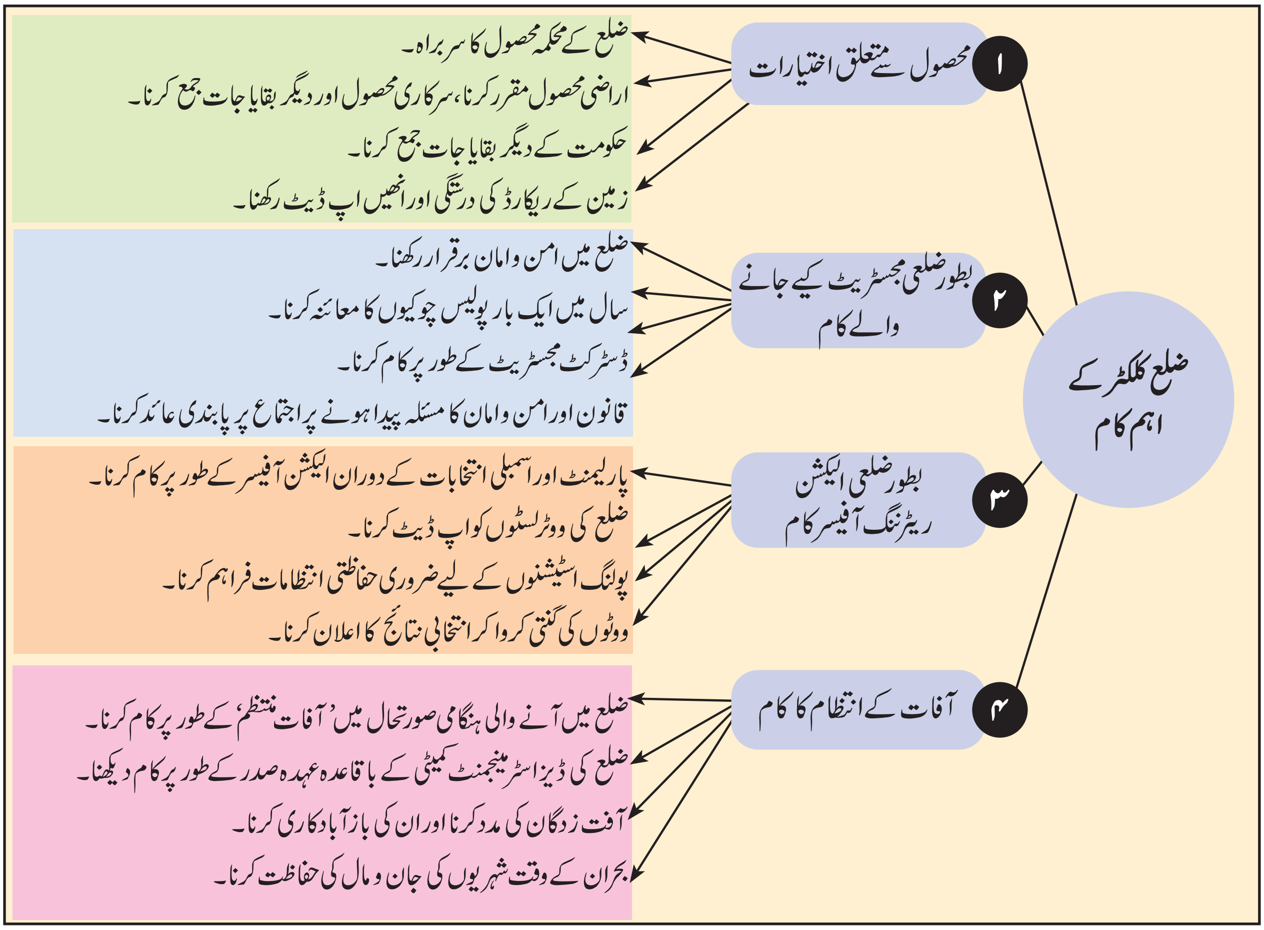

کی انتظامی ذمے داریاں انجام دیتا ہے۔ وہ ضلع کلکٹر کے کنٹرول میں کام کرتا ہے۔ اس کے کام درج ذیل ہیں:

- زمین کے دستاویزات کا اندراج اور تقسیم کرنا۔
- اراضی محصول وصولی کرنا۔
- زمین پر ناجائز قبضہ ہونے پر اسے ہٹانا۔
- آفات کے انتظام اور امدادی کاموں میں شامل ہونا۔
- شہری سہولیات سے متعلق تمام اہم سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔
- زمین سے متعلق دیوانی نوعیت کے کچھ معاملات (مقدمات) میں جوڈیشل مجسٹریٹ (منصف/ عدالتی مجسٹریٹ) کے طور پر کام کرنا۔

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

۱۔ تصویر دیکھیے اور بتائیے کہ اس سے آپ کیا سمجھے۔

۲۔ مرکزی حکومت کی جانب سے لڑکیوں کی ترقی اور ان کی تعلیم کے لیے شروع کی گئی اسکیموں کی مزید معلومات حاصل کیجیے اور جماعت میں اس پر بات چیت کیجیے۔

تلاٹھی

تلاٹھی گاؤں کی سطح پر محکمہ محصول کا ملازم ہوتا ہے۔ اسے دیہی ملکی انتظامیہ میں درج ذیل ذمے داریاں نبھانی پڑتی ہیں۔

- محصول کی وصولی، زرعی قرض دینا اور اس کی وصولی کرنا۔
- گاؤں کی زمینوں کا اندراج رکھنا اور ان کے اتارے/نقول جیسے 7/12 وغیرہ دینا۔
- قحط سالی کے سدِ باب کے کاموں کی کارروائی کرنا۔
- انتخابات سے متعلق سونپے گئے کاموں کو انجام دینا۔
- ضلع کلکٹر کی جانب سے وقتاً فوقتاً طے کردہ رجسٹر، کتب اور حساب کتاب رکھنا وغیرہ۔
- تلاٹھی پر براہِ راست کنٹرول سرکل آفیسر (منڈل ادھیکاری) اور اس کے بعد تحصیل دار کا ہوتا ہے۔

آئیے یہ جان لیں۔

مہاراشٹر کے کچھ سند یافتہ افسران/آئی اے ایس کے نمایاں کام:

ڈاکٹر راجیندر بھاروڈ (سیول سرونٹ IAS)

کووڈ-۱۹ کی عالمی وبا کا سامنا کرنے کے لیے نندربار کے اس وقت کے کلکٹر ڈاکٹر راجیندر بھاروڈ نے اپنے طبّی علم کا استعمال کرتے ہوئے 'آکسیجن پلانٹ' تیار کیے۔ جس کی وجہ سے نندربار ضلع آکسیجن کی دستیابی کے معاملے میں خودکفیل بن گیا۔ کورونا سے متاثرہ قبائلی (ادی واسی) افراد کو قرنطینہ کرنے کے لیے انھوں نے اسکولوں، سماج مندروں، ہاسٹلوں (اقامت گاہوں) اور دھرم شالاؤں میں آکسیجن کی سہولت کے ساتھ بیڈز تیار کیے۔

ای۔ زیڈ۔ کھوبراگڈے (سابق سیول سرونٹ IAS)

انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس میں رہتے ہوئے ای۔ زیڈ۔ کھوبراگڈے نے آئین (دستور) کے تئیں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے ضلع ناگپور کے ہر اسکول میں 'آئین کی تمہید کی بلندخوانی' کی مہم چلائی۔ حکومتِ مہاراشٹر نے اس مہم کے تحت سال ۲۰۰۸ء سے مہاراشٹر کے ہر اسکول میں دستور کی تمہید کا پڑھنا لازمی قرار دے دیا۔

۲ء۲ء۶ ضلع انتظامیہ کے ذریعے نافذ کی جانے والی اہم اسکیمیں

مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں پر عمل درآمد کرنے کی ذمے داری ضلع کلکٹر پر ہوتی ہے۔ ترقیاتی اور فلاحی نوعیت کی مختلف اسکیمیں ضلع کلکٹر نافذ کرتا ہے۔ اس کی معلومات درج ذیل ہے۔

۱۔ سماجی اور فلاحی اسکیمیں: سماج کی خواتین، چھوٹے بچوں، پسماندہ طبقات، سماجی اور معاشی طور پر کمزور طبقات وغیرہ کی فلاحی اسکیمیں جیسے بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم، انتودیا اسکیم وغیرہ۔

۲۔ دیہی ترقی اور روزگار پیدا کرنے والی اسکیمیں: روزی روٹی اور دیہی علاقوں میں ذرائع نقل وحمل کے نظام سے متعلق اسکیمیں۔ جیسے پردھان منتری گرامین سڑک ابھیان، مکھیہ منتری گرام سڑک یوجنا وغیرہ۔

۳۔ زراعت سے متعلق اسکیمیں: زرعی پیداوار بڑھانا، آبپاشی اور ذخیرہ کرنے کی سہولیات کو بہتر بنانا، فصلوں میں تنوع لانا، کسانوں کو قرض فراہم کرنا وغیرہ اسکیمیں ضلعی انتظامیہ کے ذریعے نافذ کی جاتی ہیں مثلاً پردھان منتری کرشی سنچائی یوجنا۔

بتائیے تو بھلا!

اگر آپ 'ضلع کلکٹر' بن گئے، تو آپ کیا کیا کریں گے؟

۶٫۳ ضلع پولس انتظامیہ : ساخت، کام اور اختیارات

ضلع پولس نظام کے اہم کاموں میں عوامی تحفظ، امن و امان برقرار رکھنا اور جرائم کی روک تھام کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ پولس نظام کے فعال رہنے سے لوگوں کو تحفظ ملتا ہے، انصاف ملتا ہے۔ شہریوں کی جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے۔

ضلعی سطح پر پولس نظام کا سربراہ سپرنٹنڈنٹ آف پولس (ایس پی) ہوتا ہے اور وہ ضلعی پولس فورس کی قیادت کرتا ہے۔ ضلع کا تمام پولس نظام پولس سپرنٹنڈنٹ کے کنٹرول میں کام کرتا ہے۔ اس کا انتخاب یونین پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہوتا ہے۔

آئیے تلاش کریں۔

'सद्रक्षणाय खलनिग्रहणाय'

یہ مہاراشٹر پولس سروس فورس کا نعرہ ہے۔ اس جملے کا مطلب تلاش کیجیے۔

ضلع پولس انتظامیہ کی تشکیل:
۱۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولس (S.P.)
۲۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولس (S.P.Addl.)
۳۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولس (Dy.S.P.)
۴۔ پولس انسپکٹر (P.I.)
۵۔ اسسٹنٹ پولس انسپکٹر (A.P.I.)
۶۔ پولس سب انسپکٹر (P.S.I.)
۷۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر آف پولس (A.S.I.)
۸۔ پولس حوالدار (H.C.)
۹۔ پولس کانسٹیبل (P.C.)

۶٫۳٫۲ سپرنٹنڈنٹ آف پولس کے کام اور اختیارات

- ضلع میں جرائم کو روکنا اور انھیں قابو میں لانا۔
- عوام میں تحفظ کا احساس پیدا کرنا۔
- ٹریفک کا انتظام کرنا۔
- آفات کے انتظام اور ہنگامی حالات میں امدادی کردار ادا کرنا۔

انتہائی اہم شخصیات کی حفاظت کی ذمے داری ضلع پولس انتظامیہ پر ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سائبر کرائم:

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے کسی شخص، ادارے وغیرہ کے کمپیوٹر سسٹم میں داخل ہوکر اس کی معلومات ہیک کرنا (چرانا)، اس کا غلط استعمال کرنا، وائرس بھیجنا، ای میل کے ذریعے دھوکا دہی، دھمکی دینا، بھتّا مانگنا جیسے کاموں کو سائبر کرائم کہا جاتا ہے۔

سائبر ہیلپ لائن فون نمبر: 1930

۶.۴ ضلعی عدالتی انتظامیہ: تشکیل اور کام

ضلعی جج ضلع کی سطح پر چیف جوڈیشل اتھارٹی (اعلیٰ عدالتی افسر) ہوتا ہے۔ جب وہ دیوانی مقدمات کے حوالے سے کام کرتے ہیں، تو انھیں ضلعی جج (ڈسٹرکٹ جج) کہا جاتا ہے اور جب وہ فوجداری مقدمات کے حوالے سے کام دیکھتے ہیں تو انھیں سیشن جج کہا جاتا ہے۔

۶.۴.۱ ضلعی عدالت

عدلیہ یا نظام انصاف کو آئین کا محافظ مانا جاتا ہے۔ سپریم کورٹ کے ماتحت ہائی کورٹ اور ہائی کورٹ کے ماتحت ضلعی عدالت کام کرتی ہے۔ ہائی کورٹ کے مشورے پر ریاست کے گورنر ضلعی جج کی تقرری کرتے ہیں۔ ضلع کے تمام قانونی تنازعات کو حل کرنے کا اختیار ضلعی عدالت کے پاس ہوتا ہے۔

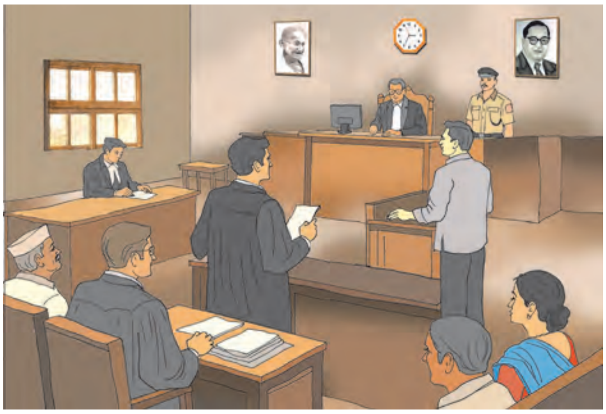

ضلعی عدالت

> ہر ضلع کی ضلعی عدالت میں ایک چیف جج ہوتا ہے جسے ضلعی جج کہا جاتا ہے۔ ضلعی ججوں کو ان کے کام میں مدد کرنے کے لیے دیگر کچھ ماتحت جج ہوتے ہیں۔ ضلعی عدالت میں دیوانی اور فوجداری دونوں طرح کے کام دیکھے جاتے ہیں۔

ضلع اور سیشن کورٹ کا خاکہ

دیوانی مقدمات	فوجداری مقدمات
ضلع جج	سیشن جج
اضافی ضلع جج	اضافی سیشن جج
سول جج سینئر ڈویژن	چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کورٹ
سول جج جونیئر ڈویژن	جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس

۶.۴.۲ ضلعی عدالت کے کام

۱۔ **عدالتی اختیارات:** ضلعی عدالتیں ضلعی سطح پر دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کرتی ہیں۔

- **دیوانی مقدمات:** الف) زمین اور دیگر جائیداد کے مالکانہ حقوق، قبضہ، ناجائز تجاوزات وغیرہ سے متعلق تنازعات کے دعوے چلانا۔ ب) خاندان میں جائیداد کی تقسیم، وراثت کے حقوق وغیرہ سے متعلق دعوے۔
- **فوجداری مقدمات:** 3 سال سے زیادہ سزا والے تمام جرائم کے مقدمات سیشن کورٹ میں چلائے جاتے ہیں۔ مثلاً ڈکیتی، قتل وغیرہ سنگین جرائم۔

۲۔ **اپیل کی سماعت:** ضلعی عدالت ضلع میں اپیل کرنے کی عدالت ہوتی ہے۔ ماتحت عدالت کی طرف سے دیے ہوئے احکامات پر اسے 'اپیل کورٹ' کے طور پر جانا جاتا ہے۔ سول جج (سینئر ڈویژن) اور چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کے فیصلوں کے خلاف دائر کی گئی اپیلوں کی سماعت کا اختیار ضلعی عدالت کو ہوتا ہے۔

۳۔ انتظامی اختیارات : ضلع اور سیشن کورٹ کے دائرہ کار میں آنے والی عدالتوں کے عملے کی تقرری، ترقی، تبادلے اور تادیبی کارروائی کے تمام اختیارات ضلعی عدالت کے پاس ہوتے ہیں۔

ضلعی سطح کی دیگر عدالتیں

- فیملی کورٹ
- صارفین کی شکایات کا ازالہ
- لیبر/ انڈسٹریل کورٹ
- جووینائل جسٹس بورڈ

آیئے یہ جان لیں۔

لیگل سروسز اتھارٹی کیا ہے؟

سماج کے کمزور طبقات کو مفت قانونی امداد فراہم کرنے کے مقصد سے بھارت میں ۱۹۸۷ء میں لیگل سروسز اتھارٹی (قانونی خدمات اتھارٹی) قائم کی گئی۔ سماج کے کمزور طبقے کو مفت عدالتی یا قانونی خدمات اور مدد فراہم کرنا لیگل سروسز اتھارٹی کا بنیادی مقصد ہے۔ اس اتھارٹی کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ مالی یا کسی دوسری معذوری کی وجہ سے کسی بھی شہری کو انصاف سے محروم نہ رکھا جائے۔

مشق

سوال ۱ پہچانیے میں کون ہوں؟

۱۔ میں ضلع کا پہلا انتظامی افسر ہوں اور آفات انتظامیہ کمیٹی کا صدر ہوں۔

....

۲۔ میں گاؤں کی سطح پر امن برقرار رکھنے کے لیے پولس کی مدد کرتا ہوں۔

....

۳۔ میں تعلقہ کی سطح پر محصول جمع کرتا ہوں اور 'تعلقہ مجسٹریٹ' کے طور پر بھی جانا جاتا ہوں۔

....

۴۔ میں ضلع میں جرائم روکنے کے لیے پولس فورس کی قیادت کرتا ہوں۔

....

سوال ۲ درج ذیل حالات میں آپ کس افسر کے پاس جائیں گے؟

۱۔ اگر آپ کو اپنی زمین کا 'سات بارہ' (7/12) چاہیے۔

....

۲۔ اگر آپ کے علاقے میں چوری ہو گئی ہو اور آپ کو شکایت درج کروانی ہو۔

....

۳۔ اگر دو افراد کے درمیان زمین کا تنازعہ عدالت میں لے جانا ہو۔

....

۴۔ قدرتی آفت (جیسے ژالہ باری) کی وجہ سے فصلوں کے نقصان کا پنچ نامہ کرنے کے لیے۔

....

سوال ۳ درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

عہدیدار	کام
ضلع کلکٹر	ضلع کا محصول جمع کرنا اور امن و امان برقرار رکھنا۔
ضلع پولس سپرنٹنڈنٹ	
تحصیل دار	
ضلع جج	
تلاٹھی	

سوال ۴ تصوّرات واضح کیجیے۔

۱۔ ضلع کلکٹر

۲۔ تحصیل دار

سوال ۵ تصوّر کیجیے اور لکھیے: 'اگر میں ضلع کلکٹر بن گیا تو...'

آپ کے ضلع میں بھاری بارش کی وجہ سے سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ ایسے وقت میں ایک ضلع کلکٹر کے طور پر آپ کون سے تین کاموں کو سب سے زیادہ ترجیح دیں گے اور کیوں؟

سرگرمی

۱۔ ضلع انتظامیہ کے ذریعے چلائے جانے والے 'آفات انتظامیہ' کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور ہنگامی رابطہ نمبروں (ایمرجنسی کانٹیکٹس) کی فہرست بنائیے۔

۲۔ ضلع کلکٹر اور دیگر محکموں کے سربراہان (مثلاً تعلیم، صحت) مل کر ضلع کی ترقی پر تبادلۂ خیال کر رہے ہیں، اس پر ایک چھوٹا ڈراما پیش کیجیے۔

۳۔ اپنے علاقے کے کسی بھی انتظامی افسر کا انٹرویو لیجیے۔

۴۔ ضلع کلکٹر یا تحصیل دار بننے کے لیے کون سا امتحان پاس کرنا ہوتا ہے، اس کی معلومات حاصل کیجیے اور اس پر جماعت میں بات چیت کیجیے۔

***

بچّو، مزید معلومات کے لیے یہ بھی پڑھیے۔

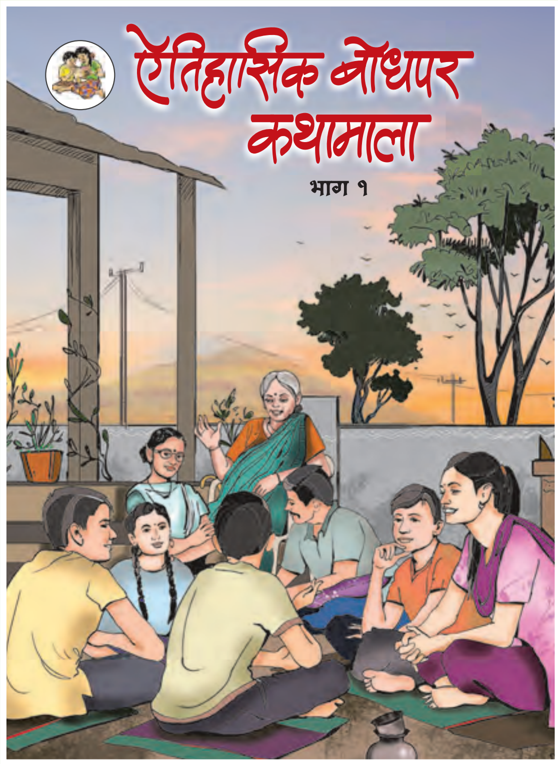

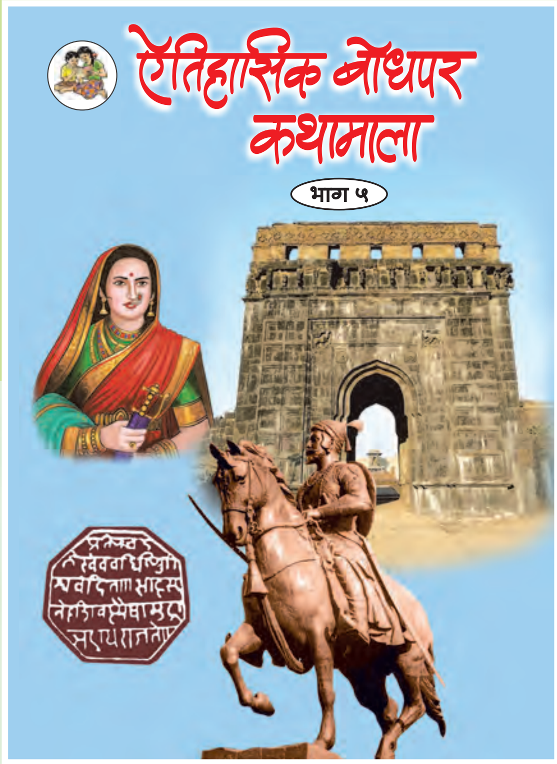

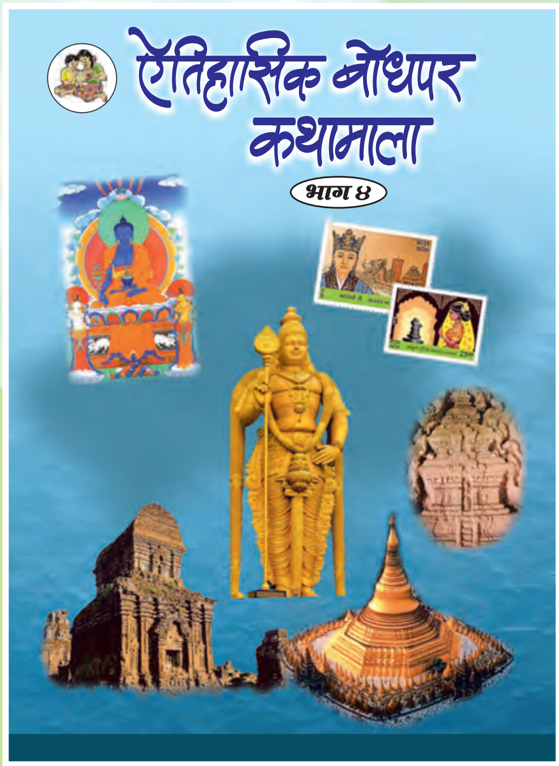

پیارے طالب علم دوستو اور سہیلیو!

اگر آپ کو کسی نے نامناسب طریقے سے چھوا تو آپ بے چین ہو گئے ہوں گے، اس پر آپ بالکل خاموش نہ رہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے، تو آپ کو درج ذیل کام کرنے چاہئیں۔

1) اپنے آپ کو موردِ الزام نہ ٹھہرائیں۔
2) آپ کو جس پر بھروسہ ہے اسے اس واقعے کے بارے میں بتائیں۔
3) آپ پوکسو ای-باکس کے ذریعے آپ کے حقوق کے تحفظ کے لیے قائم کردہ قومی کمیشن کو بھی مطلع کر سکتے ہیں۔

جب کوئی آپ کو نامناسب طریقے سے چھوتا ہے تو آپ کو بُرا لگ سکتا ہے، آپ اُلجھن محسوس کر سکتے ہیں، آپ بے بسی محسوس کر سکتے ہیں، لیکن 'بُرا' محسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ یہ آپ کی غلطی بالکل نہیں ہے۔

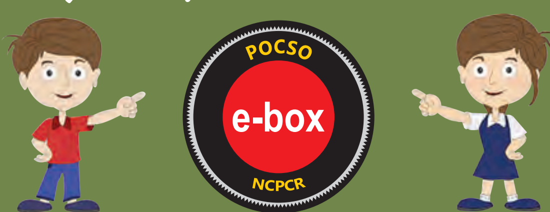

اس بٹن کو دبائیں۔

POCSO یہ e-box ویب سائٹ : ncpcr@gov.in پر دستیاب ہے۔

اگر آپ کی عمر 18 سال سے کم ہے اور آپ کو ہراساں کیا گیا ہے، آپ اُلجھن میں ہیں، پریشان ہیں یا تناؤ کا شکار ہیں، یا کسی ایسے بچّے کے بارے میں جانتے ہیں جسے ہراساں کیا گیا ہے، تو 1098 پر رابطہ کریں۔ اس طرح آپ کی اور دوستوں کی زندگی بدل سکتی ہے۔

چائلڈ لائن 1098: یہ ایک 24 گھنٹے والی ٹول فری قومی فون سروس ہے۔ یہ چائلڈ لائن فاؤنڈیشن کی طرف سے شروع کی گئی ایک پہل ہے، جسے وزارت برائے ہنگامی حالات برائے خواتین اور بچوں کی ترقّی نے متاثرین کے لیے شروع کیا ہے۔

नए समाज की ओर
Towards a new dawn

• ہدایت: طلبہ کو محفوظ اور غیر محفوظ لمس کے تعلق سے معلومات دیں۔

समग्र शिक्षा
Samagra Shiksha

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل،
پونہ-۴۱۱۰۰۴

मफ़्त تقسیم کے لیے

इतिहास व नागरिकशास्त्र इयत्ता सहावी (उर्दू माध्यम)